عمران سیریز
گریٹ ایڈونچر
ظہیر احمد
ظہیر احمد
عمران سیریز
فراسکو ہیڈ کوارٹر
ظہیر احمد
عمران سیریز
اناتا
ماورائی نمبر
ظہیر احمد
ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان

85A

عمران سیریز نمبر

# گریٹ ایڈونچر

ظہیر احمد

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان

اس ناول کے تمام نام، مقام کردار، واقعات اور پیش کردہ سچویشنز قطعی فرضی ہیں، بعض نام بطور استعارہ ہیں۔ کسی قسم کی جزوی یا کلی مطابقت محض اتفاقیہ ہوگی۔ جس کے لئے پبلشرز، مصنف، پرنٹر قطعی ذمہ دار نہیں ہوں گے۔

ناشران ---- محمد ارسلان قریشی
---------- محمد علی قریشی
ایڈوائزر ---- محمد اشرف قریشی
کمپوزنگ ہایڈیٹنگ محمد اسلم انصاری
طابع ------ شہکار سعیدی پرنٹنگ پریس ملتان

Price Rs 150/-

Mob 0333-6106573 0336-3644440 0336-3644441
Phone 061-4018666



محترم قارئین!
السلام علیکم!

میرا نیا ناول ''گریٹ ایڈونچر'' آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ ناول انتہائی تیز رفتار ایکشن اور مسلسل بدلتے ہوئے نئے اور سسپنس سے بھرپور واقعات پر مشتمل ہے جو یقیناً آپ کے اعلیٰ معیار پر پورا اترے گا۔ مجھے یقین ہے کہ نئے اور انوکھے انداز میں لکھا گیا یہ ناول آپ کو یقیناً بے حد پسند آئے گا اور آپ میرے سابقہ ناولوں کی طرح میری اس کاوش کو بھی پسند کریں گے۔ ناول پڑھنے سے پہلے اپنے چند خطوط اور ان کے جواب بھی ملاحظہ کر لیں جو دلچسپی کے لحاظ سے کم نہیں ہیں۔

لاہور سے عامر سعید صاحب لکھتے ہیں۔ میں نے اب تک آپ کے لکھے ہوئے تمام ناول پڑھے ہیں جو ایک سے بڑھ کر ایک اور اپنی مثال آپ ہیں۔ آپ کے لکھے ہوئے ماورائی نمبر اور خاص طور پر سپریم نمبر بے حد پسند ہیں جن میں میجر پرمود یا کرنل فریدی جیسے عظیم کردار بھی ہوتے ہیں۔ کافی عرصہ سے نہ آپ کا ماورائی نمبر پڑھنے کو ملا ہے اور نہ ہی سپریم نمبر۔ اس کی کیا وجہ ہے۔ امید ہے میرے سوال کا جواب ضرور دیں گے۔

محترم عامر سعید صاحب۔ خط لکھنے اور ناولوں کی پسندیدگی کا شکریہ۔ ماورائی ناول میرے لئے بھی پسندیدہ ہوتے ہیں۔ میں ان

پر خصوصی توجہ دیتا ہوں۔ انشاء اللہ جلد ہی میں آپ کی خواہش کے مطابق نہ صرف ماورائی نمبر تحریر کروں گا بلکہ سپریم نمبر بھی تحریر کروں گا جن میں آپ کے پسندیدہ کردار میجر پرمود اور اس کے ساتھی اور کرنل فریدی اور اس کے ساتھی بھی موجود ہوں گے۔ اس کے لئے آپ کو زیادہ انتظار نہیں کرنا پڑے گا۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

کراچی سے احمد حسین لکھتے ہیں۔ آپ کے نئے ناول اب ضخامت میں کم ہوتے جا رہے ہیں جبکہ آپ کے دو حصوں کے ناولوں میں بے حد چارم ہوتا ہے اور ان میں ایکشن اور سسپنس کے ساتھ مزاح بھی عروج پر ہوتا ہے۔ آپ سے درخواست ہے کہ آپ اپنے ڈائمنڈ جوبلی نمبر ''ڈائمنڈ مشن، فور کنگز اور اس سلسلے کے آخری ناول سی ورلڈ'' جیسے طویل نمبر تحریر کریں جو دو ہزار صفحات سے بھی زیادہ تھے۔ امید ہے اگلی بار ہمیں اس سے بھی طویل اور فاسٹ ایکشن سے بھرپور ناول پڑھنے کو ملیں گے۔

محترم احمد حسین صاحب۔ خط لکھنے اور ناولوں کی پسندیدگی کا شکریہ۔ آپ نے جس خواہش کا اظہار کیا ہے۔ اس پر جلد کام کرنا تو ممکن نہیں البتہ سپریم نمبر لکھتے وقت میں اس بات کا خیال رکھوں گا کہ آپ کی خواہش کے عین مطابق طویل ناول لکھ سکوں۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

کراچی سے احمد شہزاد لکھتے ہیں۔ آپ کے ناولوں کو بار بار پڑھا ہے اور ہر بار ناولوں میں نئی چاشنی اور نئی جہت پائی ہے جو بار بار پڑھنے کے باوجود نئی ہی معلوم ہوتی ہے۔ آپ کے لکھنے کا طرز انتہائی دلچسپ اور نرالا ہے۔ آپ سے درخواست ہے کہ آپ زیادہ سے زیادہ ماورائی نمبر لکھا کریں کیونکہ ماورائی ناول لکھنے میں آپ کا کوئی مدمقابل نہیں ہے۔ آپ کے لکھے ہوئے ماورائی ناول نہ صرف انفرادیت کے حامل ہوتے ہیں بلکہ ایسے ناول ہم نے زندگی میں نہ سنے ہوتے ہیں اور نہ ہی پڑھے ہوتے ہیں۔ اس لئے آپ سے درخواست ہے کہ آپ ماورائی سلسلے پر دو حصوں پر مشتمل ناول تحریر کریں۔

محترم احمد شہزاد صاحب۔ خط لکھنے اور ناولوں کی پسندیدگی کا شکریہ۔ عامر سعید صاحب کی طرح آپ نے بھی ماورائی ناولوں کی فرمائش کی ہے۔ آپ کی فرمائش بھی سر آنکھوں پر۔ میں جلد ہی آپ کے لئے نئے اور حیرت انگیز موضوع پر ماورائی نمبر تحریر کروں گا جو پہلے تمام ناولوں سے کہیں بڑھ کر اور انتہائی انوکھے واقعات پر مشتمل ہوگا۔ ایسا ناول جو آپ نے بلکہ کسی نے کبھی نہ پڑھا ہو گا۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

لاہور سے سید کمال لکھتے ہیں۔ آپ کے نئے ناول آنا کم ہو گئے ہیں۔ کیا بات ہے آپ نے لکھنا تو نہیں چھوڑ دیا ہے۔ پچھلے دو ماہ سے ہمیں آپ کا لکھا ہوا کوئی ناول نہیں ملا ہے۔ آپ کے ناول ہمارے لئے لازم و ملزوم ہو گئے ہیں۔ ہر ماہ ہم شدت سے

آپ کے ناولوں کا انتظار کرتے ہیں اور جب آپ کے ناول میسر نہیں ہوتے تو ہمیں کوفت ہوتی ہے۔ آپ سے گزارش ہے کہ آپ ہر ماہ باقاعدگی سے ناول شائع کرایا کریں۔ ممکن ہو سکے تو ہر ماہ دو ناول ضرور تحریر کریں۔

محترم سید کمال صاحب۔ سب سے پہلے خط لکھنے اور ناولوں کی پسندیدگی کے لئے شکریہ قبول کریں۔ دو ماہ واقعی کچھ طبیعت ناساز تھی اور کچھ حالات ایسے تھے کہ بروقت نہ لکھ سکا تھا لیکن اب میں آپ جیسے دوستوں کی دعاؤں سے روبصحت ہوں اور روانی اور تسلسل کے ساتھ لکھ رہا ہوں۔ میری کوشش ہو گی کہ ہر ماہ آپ کو میرے لکھے ہوئے ناول مل سکیں۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔اب اجازت دیجئے۔

والسلام

آپ کا مخلص

ظہیر احمد



تابات کے جنگل میں تاحد نگاہ برف ہی برف پھیلی ہوئی تھی۔ سفید برف نے نہ صرف جنگل کے درختوں پر اپنا رنگ جمایا ہوا تھا بلکہ جنگل کی زمین بھی برف کی موٹی چادر کی تہوں سے ڈھکی ہوئی تھی۔ جنگل سے آگے بڑا اور کھلا میدان تھا جہاں طویل پہاڑی سلسلہ شروع ہو جاتا تھا۔ اس پہاڑی سلسلے کا شاید ہی کوئی ایسا حصہ ہو جو برف کی چادر سے ڈھکا ہوا نہ ہو۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے یہ سارا میدانی علاقہ اور پہاڑیاں برف سے ہی بنی ہوئی ہوں۔

جنگل سے آگے میدانی علاقہ زیادہ خطرناک اور دشوار گزار تھا جہاں بڑی بڑی اور گہری کھائیاں برف میں چھپ گئی تھیں۔ اس علاقے کی کھائیاں اتنی گہری اور خوفناک تھیں کہ ایک بار ان میں کوئی گر جاتا تو اس کی لاش کو بھی دریافت کرنا ناممکن ہو جاتا تھا۔ یہ جنگل اور پہاڑی سلسلے خاموش اور ویران تھے۔ سردیوں کی شدت میں جب برف باری ہوتی تھی تو بڑے بڑے ایڈونچر پسند افراد اور

کوہ پیما بھی اس طرف آنے سے گریز کرتے تھے۔ کسی میں ہمت نہ ہوتی تھی کہ وہ اس علاقے میں پیدل یا خچروں پر بھی سفر کر سکے۔

جنگل سے کچھ فاصلے پر ایک طویل گہری کھائی تھی جو میدان کے درمیانی حصے کو کاٹتی ہوئی سانپ کی طرح بل کھاتی ہوئی آگے جا رہی تھی۔ اس کھائی کی لمبائی تو بہت زیادہ تھی لیکن اس کی چوڑائی عام بہنے والی نہر سے زیادہ نہ تھی۔ یہ کھائی جو کسی نالے یا ندی کے راستے جیسی تھی دور تک سانپ کی طرح بل کھاتی ہوئی چلی جا رہی تھی۔ دونوں اطراف اونچی دیواریں تھیں اور ان دیواروں پر بھی برف کی تہیں جمی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔ کھائی چونکہ دو سو فٹ گہری تھی اس لئے اوپر چلنے والی یخ بستہ ہوائیں کھائی میں جانے والوں پر زیادہ اثر انداز نہیں ہوتی تھیں

کھائی کی زمین بھی برف کی موٹی چادر سے ڈھکی ہوئی تھی اور اس وقت چونکہ رات تھی اس لئے کھائی میں تاریکی ضرورت سے زیادہ ہی بڑھی ہوئی تھی۔ آسمان پر گہرے بادلوں کی وجہ سے چاند بھی بادلوں میں کہیں چھپا ہوا تھا اس لئے وہاں روشنی نام کی معمولی سی کرن بھی دکھائی نہیں دے رہی تھی۔ اچانک کھائی کے ایک موڑ پر روشنی کی تیز دھار سی دکھائی دی جس کا سرا ایک بڑے دائرے کی شکل میں سامنے والی دیوار پر لہرا رہا تھا۔ روشنی کی دھار حرکت کرتی ہوئی آگے بڑھ رہی تھی۔ پھر ایک آدمی تھا جس نے گرم لباس اور فر کا بنا ہوا لمبا کوٹ پہنا ہوا تھا۔ موڑ پر نمودار ہوا۔ اس کا سارا جسم



حتیٰ کہ چہرہ بھی گرم لباس میں چھپا ہوا تھا اور اس کی آنکھوں پر سفید شیشوں والی گاگل چڑھی ہوئی تھی اور اس کی کمر پر بھاری سفری بیگ موجود تھا۔

اس کے ہاتھ میں ہیوی ٹارچ تھی۔ روشنی کی تیز دھار اسی ٹارچ سے نکل رہی تھی۔ وہ کھائی میں روشنی ڈالتا ہوا آگے آیا اور پھر موڑ کی دوسری طرف روشنی ڈال کر راستہ دیکھنا شروع ہو گیا۔ روشنی کی دھار دور تک پھیلتی چلی گئی اور اس روشنی میں کھائی صاف شفاف اور دور تک جاتی دکھائی دینے لگی۔

''اوکے۔ راستہ صاف ہے۔ آگے آ جاؤ سب''۔ اس نے پلٹ کر موڑ کی طرف روشنی ڈالتے ہوئے کہا تو اسی لمحے مزید کئی ٹارچیں روشن ہوئیں اور پھر کھائی کے اس حصے میں جیسے روشنی کا سیلاب سا امنڈ آیا۔ وہ سب پندرہ افراد تھے ان سب نے ہی ٹارچیں روشن کر لی تھیں۔ ان سب کے جسموں پر گرم لباس تھے اور سب نے ہی فر کے لمبے کوٹ پہنے ہوئے تھے۔

ان سب کی کمروں پر پہلے آدمی کی طرح بھاری سفری تھیلے لٹکے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ وہ سب بے حد تھکے تھکے سے دکھائی دے رہے تھے جیسے وہ مسلسل پیدل چلتے ہوئے طویل سفر طے کر کے آئے ہوں۔ ان پندرہ افراد میں چودہ افراد مرد تھے اور ایک عورت۔ سب سے زیادہ وہ عورت ہی تھکی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔

"بس۔ بہت سفر کر لیا۔ اب میں بری طرح سے تھک چکی ہوں۔ مجھ سے اب مزید نہیں چلا جائے گا۔ اس لئے بہتر ہے کہ اب یہاں پڑاؤ ڈال لیا جائے"...... اس لڑکی نے تھکے تھکے لہجے میں کہا۔

"ارے۔ اتنی بھی جلدی کیا ہے۔ ابھی تو رات شروع ہی ہوئی ہے۔ رات کے صرف آٹھ ہی بجے ہیں اور تم ابھی سے تھک گئی۔ ابھی تو ہم نے بہت آگے جانا ہے۔ اگر اسی طرح ہم تھک کر جگہ جگہ پڑاؤ ڈالتے رہے تو منزل تک پہنچتے پہنچتے ہمیں کئی ماہ لگ جائیں گے اور اس شدید سردی میں ہم سب کی قلفیاں جم جائیں گی اور یقین کرو ہماری بنی ہوئی قلفیاں خریدنے یہاں کوئی نہیں آئے گا"...... سب سے پہلے آگے والے نوجوان نے شوخ بھرے لہجے میں کہا۔

"تم سے تو بات کرنا ہی فضول ہے"...... لڑکی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تو پھر کسی اور سے بات کر لو۔ یہاں میرے سوا اور بھی افراد موجود ہیں"...... نوجوان نے مسکراتے ہوئے کہا تو لڑکی اسے گھور کر رہ گئی۔

"مادام ایرا ٹھیک کہہ رہی ہیں مسٹر چارلی۔ ہم نے واقعی کافی سفر کر لیا ہے اور یہ وہی مقام ہے جہاں ہمیں پہنچنا تھا۔ میرے خیال میں اب ہمیں یہاں پڑاؤ ڈال ہی لینا چاہئے۔ باس چی کائی





یہیں پر آئیں گے پھر ان کی رہنمائی میں ہم آگے کا سفر کر سکیں گے"...... دوسرے نوجوان نے آگے بڑھ کر کہا جس نے شاید ان کی باتیں سن لی تھیں۔

"ٹھیک ہے۔ میں نے کب منع کیا ہے کہ یہاں پڑاؤ نہ ڈالو۔ میں بھی تھکا ہوا ہوں۔ میں تو اس لئے چل رہا تھا کہ جلد سے جلد اس مقام تک پہنچ سکوں جہاں چی کائی نے ہمیں پہنچنے کا کہا تھا"...... اس نوجوان نے کہا جسے چارلی کہا گیا تھا۔ وہ سب وہاں رک گئے اور چٹانوں کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھ گئے۔

ایک آدمی نے اپنی کمر سے سفری بیگ اتارا اور پھر اس نے بیگ نیچے رکھ کر اسے کھولا اور اس میں موجود فلاسک نکال لیا۔ ساتھ ہی اس نے ڈسپوزیبل گلاس نکالے اور پھر وہ فلاسک سے ان گلاسوں میں کافی انڈیلنے لگا جو مخصوص فلاسک میں ابھی تک گرم تھی۔ اس نے سب کو کافی دی اور پھر ایک گلاس لے کر وہ خود بھی کافی سپ کرنے لگا۔ گرم گرم کافی نے ان کے جسموں میں زندگی کی نئی لہریں سی دوڑا دی تھیں اور وہ خود کو پہلے سے بہتر اور توانا محسوس کرنے لگے۔ ابھی وہ کافی پی رہے تھے کہ اچانک چارلی چونک پڑا۔

"کیا ہوا"...... چارلی کی ساتھی لڑکی جو اس کے قریب دوسری چٹان سے ٹیک لگائے بیٹھی ہوئی تھی، نے اسے چونکتے دیکھ کر حیرت سے پوچھا۔

''چی کائی آ رہا ہے''...... چارلی نے جواب دیا۔ اس کی بات سن کر لڑکی نے چونک کر دیکھا تو دور سے اسے ٹارچ کی روشنی چمکتی ہوئی دکھائی دی۔ ٹارچ کی روشنی بے حد مدہم تھی لیکن وہ بار بار جل بجھ رہی تھی۔

''ہونہہ۔ یہ تو خواہ مخواہ ہماری جان کو آ گیا ہے''...... ایرا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''تم ہو ہی اتنی حسین کہ تمہیں جو ایک بار دیکھ لیتا ہے وہ تمہیں بار بار دیکھنے کی ہوس میں مبتلا ہو جاتا ہے''...... نوجوان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''فضول بکواس مت کرو۔ مجھے اس سے سچ مچ چڑ سی ہونے لگ گئی ہے''...... ایرا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''اب اس شدید سردی اور برفیلے علاقے میں اور میں کر بھی کیا سکتا ہوں سوائے فضول بکواس کرنے کے''...... چارلی نے ہنس کر کہا تو ایرا منہ بنا کر دوسری طرف دیکھنے لگی۔ باقی افراد نے بھی دور سے ٹارچ کا کاشن دیکھ لیا تھا۔ وہ سب مطمئن انداز میں بیٹھے ہوئے تھے۔ پھر دس منٹ بعد ایک لمبا تڑنگا اور دیو قامت انسان تیز تیز چلتا ہوا ان کے قریب پہنچ گیا۔ اس نے بھی گرم لباس اور فر کا کوٹ پہنا ہوا تھا اور اس کے کاندھوں پر بھی کوہ پیمائی کا سامان دکھائی دے رہا تھا۔

''چی کائی''...... آنے والے نوجوان نے تاباتی زبان میں کہا۔



''چارلی''...... چارلی نے جواب دیا تو نوجوان تیزی سے ان کی طرف بڑھ آیا۔

''تو آپ سب یہاں تک پہنچ ہی گئے''...... چی کائی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ طویل سفر طے کرنا پڑا ہے۔ جنگل اور پھر یہ میدانی سلسلہ اور پھر اس کھائی میں سفر کرتے ہوئے ہمیں ہماری گزری ہوئی نانیاں اور دادیاں تک یاد آ گئی ہیں''...... چارلی نے مسکراتے ہوئے کہا تو چی کائی بے اختیار مسکرا دیا۔

''یہ راستے انتہائی خطرناک اور دشوار گزار ہیں۔ عام آدمیوں کا ان راستوں پر سفر کرنا ممکن نہیں لیکن آپ لوگوں نے واقعی ہمت دکھائی ہے اور اس قدر دشوار گزار راستے طے کر کے یہاں تک پہنچ گئے ہیں یہ واقعی آپ کی بڑی کامیابی ہے''...... چی کائی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کافی پیو گے''...... چارلی نے بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔

''جی نہیں شکریہ۔ ابھی دو کپ پی کر آ رہا ہوں''...... چی کائی نے کہا۔

''میں بھی دو کپ پینے کا سوچ رہا تھا کیونکہ یہاں ٹھنڈ ہڈیوں میں اترتی ہوئی معلوم ہو رہی ہے اور ایسا لگ رہا ہے جیسے میں زندہ انسانی برف کا مجسمہ بنتا جا رہا ہوں''...... چارلی نے مسکراتے ہوئے کہا تو چی کائی ایک بار پھر ہنس پڑا۔

''ابھی تو راستے بے حد طویل اور منزل دور ہے مسٹر چارلی۔ کھائی میں ہونے کی وجہ سے اتنی سردی نہیں ہے۔ جب ہم پہاڑیوں پر چار سو فٹ سے زیادہ کی بلندی پر اوپر جائیں گے تب پتہ چلے گا کہ سردی ہوتی کیا ہے۔ وہاں واقعی ہمیں برف کے مجسمے ہی بنا پڑے گا''...... چی کائی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ارے باپ رے۔ تو کیا میں بھی برف کا پتلا بن جاؤں گا۔ اگر میں برف کا پتلا بن گیا تو پھر میری شادی کیسے ہو گی۔ بے چارہ برف کا پتلا تو کنوارہ ہی مر جائے گا''...... چارلی نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا تو وہ سب بے اختیار ہنس پڑے۔

''ظاہر ہے برف کے پتلوں کی شادیاں نہیں ہوتیں اور انہیں کنوارا ہی رہنا پڑتا ہے''...... چی کائی نے ہنستے ہوئے کہا۔

''کیوں۔ یہاں کیا صرف برف کے پتلے ہی بنتے ہیں برف کی پتلیاں نہیں۔ اگر برف کے پتلے کے ساتھ برف کی کوئی پتلی بن جائے تو اس سے تو شادی ہو سکتی ہے نا''...... چارلی نے کن انکھوں سے ایرا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو وہ سب ایک بار پھر ہنسنے لگے۔

''برف کے پتلے ہوں یا برف کی پتلیاں وہ سب بے جان ہوتے ہیں مسٹر چارلی۔ اس لئے ان کی بھلا شادیاں کیسے ہو سکتی ہیں''...... چی کائی نے کہا۔

''کیوں نہیں ہو سکتیں۔ ایک جگہ برف کا پتلا بنا دیا جائے اور





اس کے ساتھ ایک برف کی پتلی بنا کر رکھ دی جائے اور ان کے ہاتھ ایک دوسرے کے ہاتھ میں دے دیئے جائیں تو ان کا بھی جوڑا بن ہی جاتا ہے اور جن کا جوڑا بن جائے وہ شادی شدہ ہی کہلاتا ہے۔ کیوں مس ایرا''...... چارلی نے شرارت بھرے لہجے میں کہا تو وہ سب ہنسنے لگے جبکہ ایرا اسے تیز نظروں سے گھورنے لگی۔

''فضول باتیں نہ کرو چارلی''...... ایرا نے منہ بنا کر کہا۔

''آپ سب کافی تھکے ہوئے لگ رہے ہیں خاص طور پر مس ایرا کے چہرے پر کافی تھکن دکھائی دے رہی ہیں''...... چی کائی نے ان سب کی طرف اور ایرا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''اوہ نہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے مسٹر چی کائی''...... ایرا نے جلدی سے کہا۔

''نہیں۔ تھکاوٹ آپ کے چہرے پر عیاں ہیں۔ میرے خیال میں ہمیں یہاں قیام کر لینا چاہئے ورنہ ہم اس راستے پر نصف رات تک سفر کرتے ہیں اور پھر قیام کرتے ہیں۔ ابھی ہمارا سفر بے حد طویل ہے۔ اس لئے ابھی آرام کر لینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ کیوں مسٹر چارلی''...... چی کائی نے پہلے ایرا اور پھر چارلی کی طرف دیکھ کر اس سے مخاطب ہو کر کہا۔

''اگر تم صرف ایرا کو ہی آرام کا مشورہ دے رہے ہو تو میں تمہاری اس کیوں کا کیا جواب دوں بھائی''...... چارلی نے بے

چارگی کے عالم میں کہا تو چی کائی بے اختیار ہنس پڑا۔

"میرا یہ مشورہ سب کے لئے ہے"...... چی کائی نے کہا۔

"تو پھر خیمے لگا دیئے جائیں۔ خیموں میں پیٹرومکس لیمپ جلا کر ہم انہیں گرم کر سکتے ہیں۔ جسموں میں گرمائش پیدا ہو گی تو ہم آسانی سے مزید سفر کر سکیں گے"...... چارلی نے کہا تو چی کائی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ چارلی کے حکم پر اس کے ساتھی تیزی سے حرکت میں آ گئے اور انہوں نے اپنے کاندھوں سے بھاری بھرکم تھیلے اتارے اور پھر ان تھیلوں سے ایئر ٹائٹ خیمے نکال کر انہیں وہاں لگانا شروع کر دیا۔ انہوں نے چار خیمے لگائے تھے۔ ان چاروں خیموں کو انہوں نے ایک ساتھ اس انداز میں جوڑ دیا تھا جو اندر سے کھلے ہوئے تھے۔ وہ چاہتے تو اندر سے خیمے کے پردے گرا کر ان کی زپ بند کر کے انہیں الگ الگ بھی کر سکتے تھے لیکن چونکہ انہوں نے ایک ساتھ بیٹھنا تھا اس لئے انہوں نے اندر کے پردے نہ گرائے تھے۔ اس لئے یہ ایک بڑا خیمہ بن گیا تھا۔ خیمے کے تین حصے ان سب کے لئے تھے جبکہ چوتھا حصہ جو دوسرے حصوں سے چھوٹا تھا ایرا کے لئے تھا۔

خیمے لگا کر انہوں نے وہاں گرم بستر بچھائے اور پھر چار پیٹرومیکس لیمپ جلا کر مختلف جگہوں پر رکھ دیئے اور خیموں کو چاروں طرف سے بند کر دیا تا کہ سرد ہوائیں اندر نہ آ سکیں۔ وہ سب ایک دوسرے کے ساتھ بیٹھ گئے۔ چی کائی کے کہنے پر اس کے ایک





ساتھی نے بیگ سے کھانے کے بند ڈبے اور پانی کی بوتلیں نکال کر ان کے سامنے رکھ دیں تو وہ سب ڈبے کھول کر کھانا کھانے اور پانی پینے میں مصروف ہو گئے۔ اس دوران وہ بالکل خاموش تھے۔ بند ڈبوں کے کھانے گو سرد تھے لیکن یہ پروٹین، وٹامن اور تمام ضروری غذائیت سے بھرپور تھے اس لئے وہ سرد ہونے کے باوجود کھاتے رہے۔ کھانا کھانے کے بعد ایک بار پھر کافی کا دور چلا اور پھر وہ سب آپس میں باتیں کرنے میں مصروف ہو گئے۔

"لگتا ہے مسٹر چارلی کہ آپ کی وائف پہلی بار کوہ پیمائی کے لئے آئی ہیں"...... چی کائی نے چارلی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نہیں۔ یہ پہلے بھی میرے ساتھ کئی بار کوہ پیمائی کر چکی ہیں لیکن اس بار ہم آٹھ سال بعد کوہ پیمائی کے لئے نکلے ہیں اس لئے کچھ دشواری محسوس ہو رہی ہے"...... چارلی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تو یہ بات ہے"...... چی کائی نے کہا۔

"جی ہاں۔ آپ شاید یہیں کے رہنے والے ہیں اور اکثر کوہ پیمائی کرتے رہتے ہیں"...... چارلی نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں۔ آپ کا خیال بالکل ٹھیک ہے مسٹر چارلی"...... چی کائی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"یہ بتائیں کہ اس علاقے میں بھیڑیئے اور برفانی ریچھ پائے

جاتے ہیں یا نہیں''...... چارلی نے کہا۔

''جی ہاں۔ دونوں قسم کے درندے یہاں کافی تعداد میں موجود ہیں''...... چی کائی نے جواب دیا۔

''کتنی تعداد میں اور کیا یہ الگ الگ ہوتے ہیں یا ٹولیوں کی شکل میں''...... چارلی نے پوچھا۔

''ریچھوں کو تو عموماً دو دو تین تین کی ٹولیوں میں دیکھا گیا ہے لیکن بھیڑیئے زیادہ تعداد میں نکلتے ہیں وہ دس سے بارہ کی ٹولیوں میں شکار کی تلاش میں نکلتے ہیں اور پھر شکار دیکھ کر ایک ساتھ ہی ان پر جھپٹتے ہیں''...... چی کائی نے جواب دیا۔

''تمہارا ان سے کبھی مقابلہ ہوا ہے''...... چارلی نے پوچھا۔

''ہاں۔ ایک بار ہوا تھا۔ ہم پر بیس سے زائد بھیڑیوں نے حملہ کرنے کی کوشش کی تھی اس وقت میرے ساتھ چھ آدمی تھے لیکن شکر ہے کہ ہمارے پاس بھاری اسلحہ تھا اس لئے ہم نے ان سب کو مار گرایا تھا''...... چی کائی نے جواب دیا۔ چارلی کی ساتھی لڑکی ایرا ان کے قریب ہی بیٹھی خاموشی سے ان کی باتیں سن رہی تھی۔ اس نے ان کی باتوں میں کوئی دخل نہ دیا تھا۔ اس سے پہلے کہ چارلی، چی کائی سے کوئی اور بات کرتا اسی لمحے چی کائی کے ایک ساتھی نے اسے آواز دی۔

''اوہ۔ میرا ساتھی بلا رہا ہے۔ میں ابھی آتا ہوں''...... چی کائی نے کہا تو چارلی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ تیزی سے اٹھا اور



اس ساتھی کی طرف بڑھتا چلا گیا جس نے اسے پکارا تھا۔

''شکر ہے جلد ہی جان چھوٹ گئی اس سے''...... چارلی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ ورنہ یہ تو جیسے چپک کر ہی رہ جاتا ہے''...... ایرا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''مجبوری ہے۔ اس سے ہمیں اس علاقے کے بارے میں بہت کچھ پتہ چل گیا ہے۔ تمہاری وجہ سے یہ مجھ سے باتیں کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے اور بار بار ہمارے پاس آ جاتا ہے اور میں اس کا فائدہ اٹھا کر اس سے معلومات حاصل کر لیتا ہوں''...... چارلی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''مجھے نہیں معلوم کہ تم کیا کر رہے ہو۔ تمہاری تو عادت بن گئی ہے کہ ہر بات یا تو گھما پھرا کر کرتے ہو یا پھر باتوں کو گول ہی کر جاتے ہو''...... ایرا نے منہ بنا کر کہا۔

''چھوڑو اور ٹیڑھا میڑھا کرنے سے تو اچھا ہے کہ میں باتیں گول کر جاتا ہوں۔ یہ بھی میری مہارت کا ثبوت ہے''...... چارلی نے مسکراتے ہوئے کہا تو ایرا برے برے منہ بنانے لگی۔

''اچھا چھوڑو۔ یہ بتاؤ کہ اب کیا پروگرام ہے۔ کیا ہمیں ان کے ساتھ ہی رہنا ہے''...... ایرا نے کہا۔

''نہیں۔ میں نے اس سے بہت کچھ معلوم کر لیا ہے۔ آج رات ہم ان سے الگ ہو جائیں گے''...... چارلی نے کہا۔

''رات کی تاریکی میں''...... ایرا نے چونک کر کہا۔

''ہاں''...... چارلی نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

''لیکن ہم جس راستے سے آئے ہیں وہ بے حد دشوار گزار اور خطرناک تھا۔ اگر ہم واپس اس طرف گئے اور کہیں ہمارے پیر پھسل گئے تو انجام جانتے ہو کہ کیا ہو سکتا ہے''...... ایرا نے کہا۔

''جو بھی ہو گا اچھا ہی ہو گا۔ تم فکر نہ کرو۔ تم سے شادی کئے بنا نہ میں مر سکتا ہوں اور نہ مجھ سے شادی کئے بغیر تم۔ آخر ہم دونوں نے جنازے جائز کرنے ہیں''...... چارلی نے شرارت بھرے انداز میں کہا تو ایرا اسے گھور کر رہ گئی۔

''چی کائی بے حد چالاک اور تیز طرار ہے۔ اس کی آنکھوں میں دھول جھونک کر نکلنا کیا آسان ہو گا''...... ایرا نے کہا۔

''کیا مطلب''...... چارلی نے چونک کر کہا۔

''میرا کہنے کا مطلب ہے کہ جب ہم یہاں سے نکلیں گے تو کیا ہم ان کی نگاہوں سے بچ سکیں گے۔ اگر انہوں نے ہمیں اکیلے جاتے دیکھ لیا تو ہم انہیں کیا جواب دیں گے''...... جولیا نے کہا۔

''بے فکر رہو۔ یہ سوال کرنے کے قابل ہی نہیں رہیں گے پھر ہمیں انہیں کوئی جواب دینے کی ضرورت ہی پیش نہیں آئے گی''...... چارلی نے کہا تو ایرا اسے گھور کر رہ گئی۔

''کرو گے کیا''...... ایرا نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

''خود ہی دیکھ لینا''...... چارلی نے مختصر سا جواب دیا۔





لیکن کیسے۔ یہ سب تو ہر وقت ہم پر نظریں جمائے رہتے ہیں۔ کوئی سوتا ہے تو کوئی جاگتا رہتا ہے''...... ایرا نے کہا۔ اس سے پہلے کہ ان میں مزید کوئی بات ہوتی اسی لمحے چی کائی تیز تیز چلتا ہوا واپس آ گیا۔

''اب ہمیں سو جانا چاہئے مسٹر چارلی۔ ہمیں صبح سویرے جاگنا ہے تاکہ ہم آگے کا سفر جاری رکھ سکیں۔ کیا خیال ہے''...... چی کائی نے کہا۔

''بڑا نیک خیال ہے۔ کھانا کھا کر مجھ پر تو غنودگی چھا رہی ہے اس لئے میں تو سونے لگا ہوں''...... چارلی نے کہا اور پھر وہ سونے کے لئے لیٹ گیا۔

''مس ایرا آپ اپنے خیمے میں چلی جائیں اور اس سائیڈ سے خیمہ بند کر لیں''...... چی کائی نے کہا تو ایرا نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر وہ اٹھ کر آخری خیمے کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے خیمے کا پردہ گرایا اور اسے زپ لگا کر بند کر دیا۔ وہ سب بھی اپنے اپنے بستروں میں لیٹ گئے۔ چونکہ وہ طویل سفر کر کے آئے تھے اور بے حد تھکے ہوئے تھے اور پھر اب انہوں نے کھانا کھایا تھا اس لئے لیٹتے ہی انہیں نیند آنا شروع ہو گئی اور پھر وہ سب سو گئے۔ انہیں سوئے ہوئے ابھی تھوڑی ہی دیر گزری ہو گی کہ چارلی نے یکلخت آنکھیں کھول دیں۔ اس نے سر اٹھا کر دیکھا تو وہ سب اطمینان سے سوئے ہوئے تھے۔ چارلی کے ہونٹوں پر ہلکی سی

مسکراہٹ آ گئی۔ وہ فوراً اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس نے کوٹ کی اندرونی جیب میں ہاتھ ڈالا اور جب اس کا ہاتھ جیب سے باہر آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک چھوٹی سی کھلونے نما گن تھی۔ اس گن کی نال چھوٹی مگر چوڑی تھی۔ چارلی نے گن کا رخ ایک طرف کیا اور پھر اس پر لگا ہوا ایک بٹن پریس کر دیا۔ بٹن پریس کرتے ہوئے اس نے اپنا سانس روک لیا تھا۔ گن کی نال سے سبز رنگ کے دھوئیں کی دھار سی نکلی اور دوسرے لمحے خیمے میں سبز رنگ کا ہلکا ہلکا دھواں بھرتا چلا گیا۔ چارلی نے گن کے بٹن سے انگلی ہٹائی اور اسے واپس جیب میں ڈال لیا۔

چند لمحے وہ اسی طرح سانس روکے بیٹھا رہا پھر وہ اٹھا اور خیمے کے کنارے کی طرف آ گیا جس طرف دروازہ تھا۔ اس نے زپ کھول کر دروازہ کھول دیا۔ خیمے میں بھرا ہوا سبز دھواں تیزی سے باہر نکلتا چلا گیا۔ کچھ ہی دیر میں خیمے سے سارا دھواں نکل گیا۔ چارلی نے ایک بار پھر خیمے کو زپ لگا کر بند کیا اور پھر اس نے چند لمحے توقف کے بعد روکا ہوا سانس دوبارہ لینا شروع کر دیا۔ اب وہاں گرین گیس کی معمولی سی بھی بو نہ تھی۔ ساری گیس دروازہ کھلتے ہی باہر نکل گئی تھی۔ اس کے ساتھی اسی طرح بے سدھ پڑے ہوئے تھے۔ چارلی رکے بغیر تیزی سے ایرا کے خیمے کی طرف بڑھا۔

"جولیا۔ کیا تم جاگ رہی ہو"...... چارلی نے خیمے کے پاس پہنچ کر اندر موجود لڑکی کو آواز دیتے ہوئے کہا۔ اس کی آواز بدلی ہوئی





تھی اور وہ پاکیشیائی زبان میں بول رہا تھا۔ ایرا نے چونکہ ایئر ٹائٹ خیمہ بند کر رکھا تھا اس لئے اسے یقین تھا کہ گرین گیس کا اثر ایرا کے خیمے تک نہ پہنچا تھا اس لئے وہ اس گیس کے اثر سے محفوظ رہی ہو گی۔

"جولیا۔ جولیا"...... جواب نہ ملنے پر چارلی نے جولیا کو اونچی آواز میں پکارنا شروع کر دیا۔ یہ عمران تھا جو ایکریمین نوجوان چارلی کے میک اپ میں تھا اور ایرا جو اس کی ساتھی جولیا تھی اور وہ بھی ایک ایکریمین لڑکی کے میک اپ میں تھی۔

"کیا ہوا"...... اندر سے جولیا کی آواز سنائی دی۔ وہ اس کی آواز سن کر جاگ گئی تھی۔

"میں ہوں جولیا۔ خیمے کا دروازہ کھولو۔ جلدی"...... عمران نے اونچی آواز میں کہا۔

"کیوں کیا ہوا"...... جولیا کی آواز سنائی دی۔ پھر چند لمحوں بعد خیمے کی زپ کھلنے کی آواز سنائی دی۔ جولیا خیمہ کھول کر اس طرف آ گئی۔ اس نے سب کی طرف دیکھا جو اطمینان سے سوئے ہوئے تھے جبکہ عمران ہشاش بشاش انداز میں اس کے سامنے کھڑا تھا۔

"کیا ہوا۔ یہ تم مجھے میرے نام سے کیوں پکار رہے ہو۔ ان میں سے کسی نے سن لیا تو"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بے فکر رہو۔ یہ بے سدھ پڑے ہوئے ہیں۔ اب یہ نہ سن

سکتے ہیں اور نہ دیکھ سکتے ہیں۔ ان کی ساری حسیں سوئی ہوئی ہیں۔ اب اگر ہم یہاں ڈھول بھی پیٹنا شروع کر دیں تو یہ نہیں جاگیں گے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تو کیا تم نے ان سب کو بے ہوش کر دیا ہے"...... جولیا نے چونکتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے۔ اگر ایسا نہ کرتا تو یہ ہمیں یہاں سے کبھی نہ جانے دیتے۔ اب ان باتوں کو چھوڑو اور اپنا سامان اٹھاؤ اور نکل چلو یہاں سے۔ اب ہم اپنا سفر خود کریں گے ان سب کے بغیر"۔ عمران نے واپس مڑتے ہوئے کہا۔

"لیکن......" جولیا نے کہنا چاہا۔

"وقت ضائع نہ کرو اور جلدی چلو"...... عمران نے کہا۔ جولیا نے اسے گھور کر دیکھا پھر اس نے واپس اپنے خیمے والے حصے میں جا کر فر کا کوٹ پہنا جو اس نے سونے سے پہلے اتار دیا تھا۔ کچھ ہی دیر میں وہ اپنا تھیلا کمر پر ڈالے باہر آ گئی۔ عمران خیمے کے دروازے کے پاس کھڑا تھا۔ اس کے کاندھوں پر نہ صرف اس کا اپنا سفری بیگ لٹک رہا تھا بلکہ یہ دیکھ کر جولیا چونک پڑی کہ عمران کے دوسرے کاندھے پر تاباتی نوجوان چی کائی کا تھیلا بھی لٹک رہا تھا۔ جولیا نے چونک کر ایک طرف لیٹے ہوئے چی کائی کی طرف دیکھا جو گہری نیند سو رہا تھا۔

"یہ تو چی کائی کا تھیلا ہے"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے



میں کہا۔

"میں جانتا ہوں یہ چی کائی کا ہی تھیلا ہے۔ ہمیں اسی کی ضرورت ہے۔ آؤ"...... عمران نے سنجیدگی سے کہا اور پھر خیمے سے باہر آ گیا۔ جولیا بھی اس کے پیچھے باہر آ گئی۔ عمران نے خیمے کو باہر سے زپ لگا کر بند کیا اور پھر اس نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی ٹارچ روشن کر لی۔

"آخر تم کر کیا رہے ہو۔ ان سب کو یہاں چھوڑ کر کہاں جا رہے ہو"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہی تو میں نے پروگرام بنایا تھا کہ جب یہ سو جائیں گے تو ہم ان سے الگ ہو جائیں گے اور میں اکیلا نہیں جا رہا ہوں۔ تم بھی میرے ساتھ چل رہی ہو"...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

"لیکن جانا کہاں ہے"...... جولیا نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تم ساتھ چل رہی ہو خود ہی دیکھ لینا"...... عمران نے آگے بڑھتے ہوئے کہا وہ اس طرف بڑھ رہا تھا جس طرف سے وہ سفر کرتے ہوئے آئے تھے۔

"تم نے انہیں بے ہوش کیسے کیا ہے"...... جولیا نے پوچھا۔

"میں نے خیمے میں گرین گیس فائر کی تھی جس سے سب بے ہوش ہو گئے ہیں۔ تم نے چونکہ اندر سے خیمہ بند کر رکھا تھا اس لئے گیس کا اثر تم تک نہ پہنچا تھا اور تم بے ہوش نہیں ہوئی تھی۔ گیس کے اثر سے بچنے کے لئے میں نے سانس روک لیا تھا اور

پھر جب وہ سب گیس کے اثر سے بے ہوش ہو گئے تو میں نے خیمے کا دروازہ کھول کر ساری گیس باہر نکال دی۔ اب وہ آرام سے پڑے سوتے رہیں گے اور ہم صبح تک ان کی پہنچ سے بہت دور نکل جائیں گے۔ جب یہ جاگیں گے اور ہمیں اپنے درمیان نہ پا کر باہر آ کر ہمیں ڈھونڈنے کی کوشش کریں گے تو انہیں ایسا ماحول ملے گا کہ ہم دونوں چہل قدمی کے لئے باہر نکلے تھے اور باہر کچھ دور آتے ہی ہم پر برفانی ریچھوں نے حملہ کر دیا اور وہ ہمیں شدید زخمی حالت میں یہاں سے گھسیٹتے ہوئے لے گئے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کیا مطلب۔ ایسا کیسے ہوسکتا ہے''۔ جولیا نے چونک کر کہا۔

''بے فکر رہو۔ میں سارا انتظام کر کے آیا ہوں''...... عمران نے کہا اس کے ہاتھ میں چوڑی لکڑی تھی جو کافی لمبی تھی۔ تھوڑی دور آتے ہی اس نے برف پر سے اپنے قدموں کے نشان مٹاتے ہوئے لکڑی کے کنارے سے ایسے نشان بنانا شروع کر دیئے جیسے وہاں دو ریچھ آئے ہوں اور انہوں نے یکلخت ان پر حملہ کر دیا ہو۔ نشانات بنانے کے بعد عمران نے لکڑی جولیا کو پکڑائی اور پھر اس نے کوٹ کی اندرونی جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک پلاسٹک بیگ نکال لیا جو خون سے بھرا ہوا تھا۔

''یہ تو بلڈ معلوم ہوتا ہے''...... جولیا نے کہا۔

''یہ بلڈ ہی ہے۔ میں ضرورت کے لئے انہیں ساتھ لایا





تھا''...... عمران نے کہا اور پھر اس نے بیگ کھول کر جگہ جگہ خون بکھیرنا شروع کر دیا۔ جولیا کو ہدایات دیتے ہوئے وہ اس سے مخصوص انداز میں لکڑی سے برف پر نشانات بنوا رہا تھا اور خود خون کو جگہ جگہ بکھیر رہا تھا۔

یہ نشانات ایسے تھے جیسے دو ریچھوں نے یکلخت ان پر حملہ کر دیا ہو اور وہ بے حد زخمی ہو گئے ہوں۔ ان کا خون نکل کر برف پر گرا ہو۔ تھوڑا آگے جا کر عمران نے کاندھے سے تھیلا اتار کر نیچے ڈالا اور پھر اس نے جولیا کو بھی ایسا کرنے کا کہا اور پھر وہ اپنے قدموں کے نشانات پر ان تھیلوں کو گھسیٹتے ہوئے انداز میں لے کر آگے بڑھتے چلے گئے۔ عمران یہاں بھی خون بکھیر رہا تھا۔ ان نشانوں میں ان کے پیروں کے نشانات چھپ رہے تھے اور ایسے نشان بن رہے تھے جیسے ریچھوں نے انہیں ہلاک کر دیا ہو اور ان کی لاشیں گھسیٹتے ہوئے لے جا رہے ہوں۔ تقریباً نصف میل تک عمران اور جولیا نے ایسے ہی نشانات بنائے تھے اور پھر وہ ایک ایسے موڑ کی طرف پہنچ گئے جو دو اطراف نکلتا تھا۔ ایک راستہ دائیں طرف چلا جاتا تھا جبکہ دوسرا راستہ بالکل سیدھا تھا۔

دائیں طرف جانے والا راستہ نشیبی تھا جو دور کسی گہری کھائی کی طرف جاتا دکھائی دے رہا تھا۔ عمران نے وہاں بھی خون بکھیرا اور پھر اس نے جی کائی کا تھیلا کھول کر اس میں موجود سامان نکال کر ادھر ادھر بکھیرنا شروع کر دیا۔

عمران نے تھیلے کو آدھے سے زیادہ خالی کیا اور پھر اس نے
تھیلے میں برف بھرنا شروع کر دی۔ وہ برف کے بڑے بڑے ڈلے
کاٹ کر تھیلے کو بھاری کر رہا تھا۔ جب تھیلا کافی بھاری ہو گیا تو
عمران نے تھیلے کو زمین پر ادھر ادھر گھسیٹتے ہوئے برف پر بڑے
بڑے نشان بنانے شروع کر دیئے۔ اس کے بعد عمران موڑ کے
ڈھلانی حصے کی طرف بڑھا اور پھر اس نے تھیلے کو ڈھلوان میں لڑھکا
دیا۔ تھیلا ڈھلوان میں تیزی سے نیچے جا رہا تھا۔ عمران اس پر ٹارچ
کی روشنی ڈال کر دیکھ رہا تھا۔ جب تھیلا ٹارچ کی روشنی کی رینج سے
نکل کر تاریکی میں غائب ہو گیا تو عمران کے چہرے پر قدرے
اطمینان کے تاثرات نمایاں ہو گئے۔

"آؤ"...... عمران نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا اور پھر موڑ کی
ڈھلوان والی سائیڈ چھوڑ کر دوسرے راستے کی طرف بڑھنے لگا تو
جولیا اس کے پیچھے چل پڑی۔ اس نے جولیا کو آگے چلنے کا کہا تھا
عمران چوڑی لکڑی جولیا سے لے لی تھی اور وہ آگے بڑھتا ہوا اپنے
اور جولیا کے پیروں کے نشان برف میں صاف کرتا جا رہا تھا۔ تقریباً
مزید ایک کلومیٹر چلتے رہنے کے بعد وہ ایک ایسے راستے پر پہنچ گئے
جہاں کچھ جگہوں پر تو برف تھی اور بعض جگہیں ایسی تھیں جہاں
چٹانیں باہر کو ابھری ہوئی تھیں اس لئے چٹانوں کے اوپر تو برف کی
تہیں موجود تھیں لیکن نیچے برف نہ تھی۔

وہ رات بھر اسی طرح سے رکے بغیر سفر کرتے رہے۔ جب دن





کا اجالا نمودار ہونا شروع ہوا تو وہ کھائی سے نکل کر ایسے راستے پر آ
گئے جو اوپر جا رہا تھا۔ جولیا مسلسل چل چل کر بری طرح سے تھک
گئی تھی۔

"بس عمران۔ اب میں بری طرح سے تھک چکی ہوں۔ اب
میں مزید نہیں چل سکتی"...... جولیا سے آخر کار نہ رہا گیا تو اس نے
عمران سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

"نہیں جولیا۔ ابھی ہمیں مزید آگے جانا ہے۔ اگر ہم رک گئے
تو ہمارے سارے کئے کرائے پر پانی پھر جائے گا۔ اس لئے ہمت
کرو اور چلتی رہو"...... عمران نے کہا۔

"لیکن میری ٹانگیں"...... جولیا نے کہنا چاہا۔

"پلیز جولیا۔ میرے پاس سامان ہے ورنہ میں تمہیں اٹھا کر
اپنے کاندھوں پر بٹھا لیتا۔ اس لئے چلو۔ ہمت کرو"...... عمران نے
کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ راستہ اب زیادہ دشوار گزار
نہیں تھا اس لئے وہ آہستہ آہستہ چلتے ہوئے اوپر کی طرف بڑھتے
چلے گئے۔ ایک گھنٹے بعد جب وہ کھائی سے نکل کر باہر آئے تو
سورج نکل آیا تھا اور اب چاروں اطراف تیز اور چمکیلی دھوپ پھیل
گئی تھی۔

وہ رکے بغیر آگے بڑھتے رہے اور پھر وہ ایک ایسی جگہ پہنچ گئے
جہاں پہاڑی چٹانوں کے نیچے ایک سڑک دکھائی دے رہی تھی۔ وہ
چٹانوں کے ایسے حصے میں تھے جہاں پر انہیں نہ تو اوپر سے چیک

کیا جا سکتا تھا اور نہ ہی سڑک کی طرف سے دیکھا جا سکتا تھا۔ سڑک دیکھ کر عمران کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آ گئی اور اس نے جولیا کو ان چٹانوں کے درمیان ہی رکنے کا اشارہ کر دیا۔ جولیا نے اپنے کاندھوں سے بیگ اتارا اور اسے نیچے رکھ کر چٹان کے ساتھ لگ کر بیٹھ گئی۔ اس کے چہرے پر بے حد تھکاوٹ دکھائی دے رہی تھی۔ چٹان کے پاس دھوپ پڑ رہی تھی وہ اس جگہ بیٹھ کر دھوپ میں ستانا چاہتی تھی۔

''اب کیا کرنا ہے''...... جولیا نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جس نے اپنا تھیلا بھی اتار کر ایک طرف رکھ دیا تھا اور دوسری چٹان کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھ گیا تھا۔

''ہمیں ابھی بہت دور جانا ہے لیکن فکر نہ کرو۔ اب ہم پیدل نہیں جائیں گے''...... عمران نے کہا۔

''تو کیا یہاں کوئی گاڑی آئے گی جس پر ہم سفر کریں گے''...... جولیا نے سڑک کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ ہم یہاں سے خچروں پر سفر کریں گے۔ سڑک آگے جا کر ختم ہو جاتی ہے اور جس طرف ہمیں جانا ہے یہ سڑک اس طرف نہیں جاتی''...... عمران نے کہا۔

''اوہ۔ لیکن یہاں ہمیں خچر کہاں سے ملیں گے۔ مجھے تو دور دور تک کا علاقہ ویران دکھائی دے رہا ہے''...... جولیا نے کہا۔

''ایسی بات نہیں ہے۔ سڑک کے اس پار وہ چھوٹی پہاڑی دیکھ





رہی ہو''...... عمران نے سڑک کی دوسری طرف موجود ایک برف سے ڈھکی ہوئی پہاڑی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

''ہاں''...... جولیا نے کہا۔

''اس پہاڑی کی دوسری طرف ایک چھوٹا سا قصبہ ہے۔ وہاں سے ہمیں خچر مل جائیں گے''...... عمران نے کہا۔

''تو کیا وہ ہمیں بغیر کسی ضمانت کے خچر دے دیں گے''۔ جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہم کار یا ہیلی کاپٹر لینے نہیں جا رہے جس کے لئے ہمیں انہیں کوئی ضمانت دینی پڑے۔ خچر ہیں۔ زیادہ سے زیادہ وہ خچروں کی ہم سے قیمت لے لیں گے''...... عمران نے منہ بنا کر کہا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

''تو پھر چلو۔ یہاں کیوں رک گئے ہو''...... جولیا نے کہا۔

''تمہاری وجہ سے رکنا پڑا ہے''...... عمران نے کہا۔

''میری وجہ سے۔ کیا مطلب۔ میں نے کیا کہا ہے''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''کہا تو کچھ نہیں لیکن تمہارے چہرے پر ضرورت سے زیادہ ہی تھکاوٹ نظر آ رہی ہے۔ اگر میں نے تمہیں اس حالت میں مزید چلنے کا کہا تو تم چلتے چلتے گر پڑو گی اور میرے ناتواں کاندھے تمہارا بوجھ برداشت نہ کر سکیں گے اور جھک جائیں گے''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیوں۔ تم میرا بوجھ بھی نہیں اٹھا سکتے۔ کیا میں بہت بھاری ہوں"...... جولیا نے اسے گھور کر کہا۔

"تم بھاری نہیں ہو لیکن تم پر تھکاوٹ کا جو بھاری پن سوار ہے وہ تو تم سے بھی زیادہ بھاری ہو گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

"تو کیا اب ہم یہاں آرام کریں گے"...... جولیا نے سر جھٹک کر پوچھا۔

"ہاں۔ ہم ان سب سے کافی دور آ چکے ہیں۔ اس طرف کوئی آتا جاتا بھی نہیں ہے۔ ہم چٹانوں کے بیچ میں بیٹھے ہوئے ہیں اور یہاں ہمیں دھوپ بھی مل رہی ہے۔ یہاں ہم آرام کر سکتے ہیں لیکن یہ آرام ہم زیادہ سے زیادہ دو گھنٹے کریں گے اور پھر یہاں سے چل پڑیں گے"...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

"آخر ہمیں جانا کہاں ہے۔ ہماری منزل کیا ہے اور ہم یہاں تابات کے اس برفیلے علاقے میں کس مشن پر آئے ہیں۔ اب تو کچھ بتا دو"...... جولیا نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"تمہیں تمہارے ہر سوال کا جواب مل جائے گا لیکن ابھی آرام کرو"...... عمران نے کہا اور پھر اس نے آنکھیں موند لیں۔ جولیا سمجھ گئی کہ ابھی عمران اسے کوئی بات نہیں بتانا چاہتا۔ وہ واقعی تھکی ہوئی تھی اور نیند سے اس کی پلکیں بھاری ہو رہی تھیں اس لئے اس



نے بھی طویل سانس لیا اور پھر آنکھیں موند لیں اور پھر اسے پتہ ہی نہ چلا کہ وہ کب نیند کی گہری وادیوں میں پہنچ گئی۔

"جولیا۔ اٹھو۔ کافی وقت ہو گیا ہے۔ اٹھ جاؤ اب"...... اچانک اسے عمران کی تیز آواز سنائی دی۔ وہ اسے جھنجوڑ جھنجوڑ کر جگا رہا تھا۔ جولیا نے آنکھیں کھولیں تو اس کے سامنے ہر طرف روشنی پھیلی ہوئی تھی۔ وہ انہی چٹانوں میں موجود تھی جو سڑک کے قریب تھی۔ عمران اس کے سامنے کھڑا تھا۔

"کیا ہوا"...... جولیا نے اسے دیکھ کر سیدھے ہوتے ہوئے پوچھا۔

"دو گھنٹے کا کہا تھا۔ تم چار گھنٹوں تک سوتی رہی ہو۔ اب جاگ جاؤ۔ اس سے زیادہ ہم یہاں نہیں رک سکتے"...... عمران نے کہا تو جولیا چونک پڑی۔

"چار گھنٹے"...... جولیا نے کہا اور پھر اس نے فوراً اپنی ریسٹ واچ دیکھی تو ایک طویل سانس لے کر رہ گئی۔ وہ واقعی چار گھنٹوں تک سوتی رہی تھی۔

"ہاں۔ تم گہری نیند سوئی ہوئی تھی۔ میں چاہتا تھا کہ تم پوری طرح سے فریش ہو جاؤ اس لئے میں نے تمہیں جگانا مناسب نہیں سمجھا تھا لیکن چار گھنٹے گزرنے کے باوجود تم نہ جاگی تو مجھے مجبوراً تمہیں جگانا پڑا۔ اب چلو"...... عمران نے کہا تو جولیا اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ دوپہر ہو رہی تھی۔ دھوپ کافی تیز ہوتی جا رہی تھی۔ چونکہ وہ

دھوپ میں پڑی رہی تھی اس لئے اس کے جسم میں کافی حد تک
حدت پیدا ہو گئی تھی اور اس کی ساری تھکاوٹ کافور ہو گئی تھی۔
عمران نے اپنا میک اپ بدل لیا تھا۔ وہ ایک نئے ایکریمین روپ
میں تھا۔ اس نے جولیا کا بھی نیا میک اپ کیا اور پھر وہ دونوں اٹھ
کھڑے ہوئے۔ جولیا نے اپنا بیگ کمر پر لاد لیا۔ عمران پہلے ہی تیار
تھا۔ جولیا نے دیکھا دور تک اسی طرح خاموشی اور ویرانی مسلط تھی۔
سڑک کی طرف سے بھی کوئی آواز سنائی نہ دے رہی تھی۔ عمران
نے ایک برفیلی چٹان پر رسی باندھ کر سڑک کی طرف لٹکا دی تھی۔
وہ جولیا کو لے کر اس رسی کی طرف آیا اور پھر اس نے رسی سے
جولیا کو نیچے اترنے کا کہا۔ جولیا رسی پکڑ کر نیچے اترتی چلی گئی۔ اس
کے نیچے پہنچتے ہی عمران رسی پر لٹکا اور پھر وہ تیزی سے رسی پر پھسلتا
ہوا نیچے آ گیا۔

نیچے آتے ہی اس نے رسی کو مخصوص انداز میں جھٹکا دیا تو رسی
جس چٹان پر بندھی ہوئی تھی اس پر سلپ ہوتی ہوئی باہر آ کر نیچے آ
گری۔ عمران نے تیزی سے رسی سمیٹی اور پھر اس نے رسی کو اپنے
بیگ میں ڈال لیا اور جولیا کو لے کر سامنے والی پہاڑی کی طرف
چل پڑا۔ سڑک کافی چوڑی تھی۔ عمران اور جولیا ابھی سڑک کے
درمیان پہنچے ہی تھے کہ اسی لمحے انہیں ایک تیز انسانی آواز سنائی
دی۔ اس آواز کو سن کر وہ یکلخت ٹھٹھک کر رک گئے۔ انہیں یوں
محسوس ہوا جیسے خاص طور پر کسی نے انہیں ہی زور سے پکارا ہو۔





چی کائی نے آنکھیں کھولیں اور پھر وہ اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس نے
ادھر ادھر دیکھا اور پھر چارلی کی خالی جگہ دیکھ کر چونک پڑا۔ اس کی
نظریں بے اختیار ایرا کے الگ خیمے کی طرف اٹھ گئیں اور پھر ایرا
کے خیمے کا کھلا حصہ دیکھ کر وہ حیران رہ گیا۔ خیمہ خالی تھا۔ وہاں ایرا
دکھائی نہ دے رہا تھا۔

"یہ کیا۔ یہ صبح صبح چارلی اور مس ایرا کہاں غائب ہو گئے
ہیں"...... چی کائی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کے سارے
ساتھی اسی طرح سوئے ہوئے تھے۔ چی کائی اٹھا اور ایرا کے خیمے
کی طرف بڑھ گیا۔ وہاں ایرا کا سفری بیگ بھی نہیں تھا۔ وہ تیزی
سے واپس آیا اور پھر یہ دیکھ کر ایک طویل سانس لے کر رہ گیا کہ
چارلی کا سفری تھیلا بھی نظر نہیں آ رہا تھا۔ چی کائی نے پہلے سوچا
کہ وہ اپنے ساتھیوں کو جگا کر چارلی اور ایرا کے غائب ہونے کے
بارے میں بتائے لیکن پھر وہ کچھ سوچ کر تیزی سے بیرونی

دروازے کی طرف بڑھا۔ دروازے پر زپ لگی ہوئی تھی۔ وہ زپ کھول کر باہر آیا اور پھر ارد گرد کا علاقہ چیک کرنا شروع ہو گیا۔ اسے جولیا اور عمران کے قدموں کے نشان برف پر مل گئے تھے اور آگے جاتے ہی اسے ایسے نشانات دکھائی دیئے جیسے وہاں دو طاقتور برفانی ریچھ آئے ہوں اور انہوں نے ایک ساتھ چارلی اور ایرا پر حملہ کر دیا ہو۔ ریچھوں نے ان دونوں کو شدید زخمی کیا ہو اور پھر وہ انہیں ہلاک کر کے ان کی لاشیں گھسیٹتے ہوئے لے گئے ہوں۔

''ہونہہ۔ لگتا ہے ان دونوں نے ہمیں چھوڑ کر واپس جانے کا پروگرام بنا لیا تھا۔ میں نے چارلی کو بتایا بھی تھا کہ یہ علاقہ بھیڑیوں اور برفانی ریچھوں کا علاقہ ہے۔ اکیلے جا کر انہوں نے غلطی کی ہے اور ریچھوں نے ان پر حملہ کر کے انہیں ہلاک کر دیا۔ بے چارے دونوں بے موت ہی مارے گئے ہیں''...... چی کائی نے بے حد تاسف بھرے لہجے میں کہا۔

''لیکن سمجھ میں نہیں آ رہا کہ اگر یہ لوگ ہمارے ساتھ آگے نہیں جانا چاہتے تھے تو پھر یہ یہاں تک آئے ہی کیوں تھے اور اگر انہیں واپس ہی جانا تھا تو پھر یہ مجھے بتائے بغیر خاموشی سے کیوں نکلے تھے۔ اگر یہ مجھ سے کہہ دیتے تو میں یا میرے ساتھی انہیں واپس چھوڑ آتے''...... چارلی نے حیرت سے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

وہ تیزی سے واپس مڑا اور دوبارہ خیمے میں آ گیا۔ اب اپنے ساتھیوں کو جگانے اور انہیں چارلی اور ایرا کے غائب ہونے اور ان





کے ریچھوں کا شکار بننے کے بارے میں بتانا ضروری تھا۔ اس لئے اس نے سب کو جگایا اور انہیں چارلی اور ایرا کے غائب ہونے اور باہر موجود خون اور ان پر ریچھوں کے حملے کے بارے میں بتانے لگا۔ سب یہ سن کر حیرت زدہ رہ گئے کہ چارلی، ایرا کو لے کر اور انہیں یہاں سوتا چھوڑ کر واپس جانا چاہتا تھا۔

''یہ سب کیا ہے۔ ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔ مسٹر چارلی کو اس طرح چھپ کر اپنی ساتھی لڑکی کے ساتھ باہر جانے کی کیا ضرورت تھی۔ وہ ہمیں بتا کر بھی تو جا سکتے تھے''...... چی کائی کے ایک ساتھی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''مجھے بھی حیرت ہو رہی ہے۔ اگر چارلی اور مس ایرا نے واپس ہی جانا تھا تو ہمیں بتا کر چلے جاتے۔ ہم نے کون سا انہیں روک لینا تھا۔ کم از کم وہ اس طرح ریچھوں کا شکار تو نہ بنتے''...... چی کائی کے دوسرے ساتھی نے کہا۔

''اپنا سامان چیک کرو''...... چی کائی نے کہا تو وہ سب اپنا سامان چیک کرنے لگے۔ چی کائی نے اپنا تھیلا ڈھونڈنا چاہا لیکن اس کا تھیلا نہ ملا۔

''میرا تھیلا نہیں ہے''...... چی کائی نے کہا۔

''کیا مطلب۔ تمہارا تھیلا کہاں جا سکتا ہے۔ چیک کرو یہیں کہیں ہو گا''...... اس کے ساتھی نے کہا۔

''نہیں۔ میں نے چیک کر لیا ہے۔ لگتا ہے وہ دونوں میرا تھیلا

بھی اپنے ساتھ لے گئے تھے"...... چی کائی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"لیکن کیوں۔ انہیں تمہارا تھیلا اپنے ساتھ لے جانے کی کیا ضرورت تھی"......اس کے ساتھی نے کہا۔

"میں نہیں جانتا۔ چلو جلدی کرو۔ اپنا سامان اٹھاؤ اور خیمے سمیٹو۔ ہم ان نشانوں کے پیچھے جاتے ہیں۔ شاید کہیں ہمیں ان کی لاشیں مل جائیں۔ ان کے تھیلے اور میرا تھیلا بھی کہیں نہ کہیں مل جائے گا۔ میرے تھیلے میں میرا بہت سا ضروری سامان تھا"۔ چی کائی نے کہا تو وہ سب تیزی سے اپنا سامان سمیٹنے لگے۔ سامان سمیٹ کر وہ خیموں سے باہر آئے تو باقی افراد نے خیمے کھولے اور پھر سمیٹنا شروع کر دیئے۔

"جلدی کرو۔ ریچھ ان کی لاشیں دور نہیں لے گئے ہوں گے"...... چی کائی نے کہا تو وہ سب اس طرف چلنا شروع ہو گئے جہاں خون اور لاشوں کے گھسیٹ کر لے جانے کے نشان بنے ہوئے تھے۔ ایک کلو میٹر چلتے رہنے کے بعد وہ ڈھلوانی موڑ کے پاس آ گئے تو بے اختیار ٹھٹھک کر رک گئے۔ ڈھلوانی راستے کے پاس چی کائی کے تھیلے کا سامان بکھرا ہوا تھا۔

"یہ تو میرا سامان ہے"...... چی کائی نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

"یہاں تو جگہ جگہ دو انسانی لاشوں کے گھسیٹے جانے کے نشانات





دکھائی دے رہے ہیں اور یہ نشان اس ڈھلوان کی طرف جا رہے ہیں"...... ایک آدمی نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ دونوں ریچھ مسٹر چارلی اور اس کی ساتھی لڑکی ایرا کو گھسیٹ کر اس ڈھلوانی راستے پر لائے ہوں گے اور پھر ریچھوں کی عادت ہے کہ وہ ایک دوسرے کے شکار پر جھپٹتے رہتے ہیں۔ لگتا ہے یہاں ان میں زبردست جھپٹا جھپٹی ہوئی ہے اور اسی جھپٹا جھپٹی میں وہ لاشوں سمیت اس ڈھلوانی کھائی میں گر گئے ہیں۔ نیچے بھی خون ہی خون دکھائی دے رہا ہے"...... چی کائی نے ڈھلوان کی طرف جھک کر دیکھتے ہوئے کہا تو ان سب کے چہرے ست گئے۔

"وہ اپنی غلطی کی وجہ سے اس حادثے کا شکار بنے ہیں۔ اس میں ہمارا کوئی قصور نہیں ہے"...... چی کائی کے ایک اور ساتھی نے کہا۔

"ہاں۔ انہوں نے اکیلے واپس جانے کا سوچ کر ہی غلطی کی تھی جس کا خمیازہ انہیں بھگتنا پڑا"...... ایک اور آدمی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اب کیا ہو سکتا ہے۔ جو ہونا ہوتا ہے وہ ہو کر ہی رہتا ہے۔ انہیں شاید ان کی موت ہی خیموں سے باہر لے گئی تھی"...... ایک اور شخص نے سنجیدگی سے کہا۔

"تو کیا ہم نیچے جا کر انہیں تلاش کریں"...... ایک آدمی نے چی کائی سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"نہیں۔ ہم اس کھائی میں اترنے کی حماقت نہیں کر سکتے۔ کھائی انتہائی گہری ہے۔ اس میں کوئی گر جائے تو اس کی واپسی ناممکن ہوتی ہے"...... چی کائی نے کہا۔

"اب کیا کریں"...... چی کائی کے ایک ساتھی نے کہا۔

"اب کچھ نہیں کیا جا سکتا ہے۔ جو ہونا تھا ہو گیا۔ وہ اپنی حماقت کا شکار ہوئے ہیں۔ اب مجھے باس کو کال کر کے ان کی موت کے بارے میں بتانا ہو گا"...... چی کائی نے کہا اور ساتھ ہی اس نے کوٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالا اور جدید اور لانگ رینج کا ایک ٹرانسمیٹر نکال لیا۔ اس نے ٹرانسمیٹر آن کیا اور اس پر ایک فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے لگا۔ فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے کے بعد اس نے دوسری طرف مسلسل کال دینا شروع کر دی۔

"ہیلو ہیلو۔ ایس ایس فائیو کالنگ۔ ہیلو ہیلو۔ اوور"...... اس نے دوسری طرف کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ ایس ایس ون اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک کرخت آواز سنائی دی۔

"چی کائی بول رہا ہوں باس۔ اوور"...... چی کاؤ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کوڈ بتاؤ۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"برائٹ سن۔ اوور"...... چی کائی نے کہا۔

"او کے۔ کیا رپورٹ ہے چی کائی۔ اوور"...... باس نے پوچھا۔





"وہ دونوں برفانی ریچھوں کا شکار بن گئے ہیں باس۔ اوور"۔ چی کائی نے جواب دیا۔

"کیا مطلب۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ اوور"...... دوسری طرف سے باس نے چونکتے ہوئے کہا۔

"انہوں نے شاید ہمارے ساتھ مزید سفر کرنے کا پروگرام بدل دیا تھا باس۔ پوائنٹ سکس پر جب ہم سب گہری نیند سو گئے تو وہ خاموشی سے اٹھے اور پھر وہ اپنا سامان لے کر خیموں سے نکل گئے اور پھر وہ واپس اس راستے کی طرف چل پڑے جس طرف سے وہ آئے تھے۔ جس راستے پر وہ گئے تھے وہاں دو برفانی ریچھ موجود تھے۔ ان ریچھوں نے ان پر حملہ کیا جس کے نتیجے میں وہ شاید ہلاک ہو گئے اور ریچھ ان کی لاشیں گھسیٹ کر لے گئے۔ ہم نے ان نشانوں کا تعاقب کیا۔ نشان ایک کھائی تک آ گئے۔ یہاں ریچھوں نے ایک دوسرے کا شکار چھیننے کے لئے ایک دوسرے پر حملہ کیا اور پھر ان کی لاشوں سمیت کھائی میں گر گئے"...... چی کائی نے کہا اور پھر وہ باس کو برف پر گھسٹنے کے نشانات اور خون کے نشانات کے ساتھ ساتھ کھائی تک موجود تمام نشانات کے بارے میں تفصیل بتانے لگا۔

"لیکن انہیں اس طرح خاموشی سے واپس جانے کی کیا ضرورت تھی اور تم بتا رہے ہو کہ وہ اپنے سامان کے ساتھ تمہارا تھیلا بھی لے گئے تھے۔ ایسا کیوں کیا تھا انہوں نے۔ اوور"...... باس

نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اس بات پر تو مجھے بھی حیرت ہے باس کہ وہ اپنے ساتھ میرا سامان بھی کیوں لے گئے تھے لیکن ان کا باہر آنا اور واپس جانا ان کی موت کا باعث بنا ہے۔ اوور''...... چی کائی نے کہا۔

''کیا تمہیں یقین ہے کہ وہ دونوں واقعی ریچھوں کا شکار بنے ہیں اور ریچھ ان کی لاشوں سمیت کھائی میں گر چکے ہیں۔ اوور''۔ باس نے کہا۔

''یس باس۔ حالات اور شواہد تو ایسے ہی ہیں اور یہاں ہر طرف خون ہی خون بکھرا ہوا ہے۔ اوور''...... چی کائی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''حالات اور شواہد کو چھوڑو۔ اپنی رائے بتاؤ۔ اگر تمہارے خیال کے مطابق یہ دونوں وہی ہیں تو کیا یہ اتنی آسانی سے ہلاک ہو سکتے ہیں۔ اوور''...... باس نے کہا۔

''نو باس۔ میں ان سے مطمئن نہیں ہوں۔ مجھے ایسا لگ رہا ہے جیسے یہ سب ہمیں ڈاج دینے کے لئے کیا گیا ہو۔ بظاہر سب نشانات اصل ہیں اور خون بھی اصلی ہی دکھائی دے رہا ہے لیکن مجھے شک ہے کہ ان پر کسی ریچھ نے حملہ نہیں کیا تھا۔ اوور''۔ چی کائی نے کہا۔

''اس خیال کی وجہ۔ اوور''...... باس نے پوچھا۔

''برفانی ریچھوں کے حملوں کے انداز سے میں بخوبی واقف ہوں





باس۔ برفانی ریچھ انسانی گوشت سے زیادہ خون کو ترجیح دیتے ہیں۔ وہ برف پر بکھرا ہوا خون چاٹ لیتے ہیں لیکن یہاں خون پر ایسا کوئی نشان موجود نہیں ہے کہ کسی ریچھ نے ان کا خون چاٹا ہو۔ اس کے علاوہ کھائی کے پاس میرے تھیلے کا ہی سامان بکھرا ہوا ہے۔ ان کے پاس بھی سامان تھا۔ ان کے سامان میں سے ہمیں کچھ نہیں ملا ہے اور سب سے بڑی حیرانی کی بات تو یہ ہے کہ کھائی میں ایک ہی جسم کے گھسٹ کر نیچے جانے کے نشان ہیں۔ یہ نشان انسانی جسم کے ہیں یا نہیں اس کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔ ہوسکتا ہے کہ انہوں نے تھیلے سے میرا سامان نکال کر اس میں برف بھری ہو اور اس تھیلے کو بھاری بنا کر نیچے پھینک دیا ہو۔ اگر ریچھوں نے ان پر حملہ کیا ہوتا اور ان کی لاشوں سمیت نیچے گرے ہوتے تو یہاں ان دونوں کی لاشوں اور ریچھوں کے گرنے کے بھی نشان ہوتے لیکن ایسا نہیں ہے۔ اوور''...... چی کائی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''تو پھر اسے ڈاج ہی سمجھو۔ یہ سب انہوں نے تمہیں دھوکا دینے کے لئے کیا ہے۔ انہیں یقیناً اس بات کا پتہ چل گیا ہو گا کہ تم کون ہو۔ اس لئے وہ تمہیں ڈاج دے کر نکل گئے ہوں گے۔ اوور''...... باس نے کہا۔

''یس باس۔ ایسا ہی لگ رہا ہے۔ اوور''...... چی کائی نے کہا۔

''یہ بتاؤ کہ پوائنٹ سکس کے ارد گرد کون سا علاقہ ہے اور وہاں آبادی والے کتنے قصبے موجود ہیں۔ اوور''...... باس نے

پوچھا۔

"یہاں سے دس کلو میٹر شمال کی طرف قصبہ کورتو ہے باس اور مشرق کی طرف بیس کلو میٹر کی دوری پر ایک اور ریکا نامی قصبہ ہے لیکن اس طرف جانا ناممکن ہے۔ ان اطراف میں گہری کھائیاں اور انتہائی دشوار گزار راستے ہیں۔ ان سے بچ نکلنا ان کے بس کی بات نہیں ہے۔ اوور"...... چی کائی نے کہا۔

"تو پھر وہ یقیناً کورتو کی طرف گئے ہوں گے۔ تم اپنے ساتھیوں کو لے کر فوراً اس طرف روانہ ہو جاؤ۔ سب سے پہلے تم بس اڈے پر جانا۔ ہوسکتا ہے وہ بس اڈے کی طرف گئے ہوں تاکہ کوئی بس پکڑ کر دارالحکومت پہنچ سکیں۔ اوور"...... باس نے کہا۔

"یس باس۔ ایسا ممکن ہے۔ میں سارا علاقہ چیک کر کے آپ کو رپورٹ کروں گا۔ اوور"...... چی کائی نے کہا۔

"اوکے۔ انہیں جلد سے جلد ڈھونڈو اور وہ جہاں نظر آئیں بے شک انہیں گولیاں مار دینا کیونکہ وہ جس طرح تمہیں ڈاج دے کر نکلے ہیں اس سے ان پر یہ شک بڑھ جاتا ہے کہ وہ یقیناً عمران ہی تھا اور اس کے ساتھ آنے والی لڑکی کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہوسکتا ہے۔ اوور"...... باس نے کہا۔

"یس باس۔ اوور"...... چی کائی نے کہا اور باس نے اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ منقطع کر دیا تو چی کائی نے ٹرانسمیٹر آف کیا اور پھر وہ ایک بار پھر وہاں بنے ہوئے نشانات اور بکھرے ہوئے خون کو





دیکھنے لگا۔

"تم اتنی آسانی سے مجھے ڈاج دے کر نہیں نکل سکتے عمران۔ میں چی کائی ہوں۔ چی کائی کو دھوکا دینا اتنا آسان نہیں ہے۔ تم کہیں بھی جا کر چھپ جاؤ میں تمہیں ڈھونڈ نکالوں گا اور تم میرے ہاتھوں سے زندہ نہیں بچ سکو گے"...... چی کائی نے غراہٹ بھرے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ دوسری طرف جانے والے راستے کی طرف بڑھ گیا جس طرف عمران اور جولیا اپنے پیروں کے نشان صاف کرتے ہوئے گئے تھے۔ آگے بڑھتے ہوئے چی کائی کو ایسے نشانات دکھائی دیئے جیسے وہاں بننے والے پیروں کے نشانات کو صاف کر کے برف کی سطح برابر کرنے کی کوشش کی گئی ہو۔ گو یہ نشان بے حد مدہم تھے لیکن چی کائی کی تیز نظروں نے ان نشانات کو چیک کر لیا تھا اور ان نشانوں کو دیکھتے ہی چی کائی کے ہونٹوں پر مسکراہٹ دوڑنے لگی۔ اس کے چہرے پر ایسے تاثرات ابھر آئے جیسے اسے یقین آ گیا ہو کہ وہاں جتنے بھی نشانات تھے وہ سب انہیں دھوکا دینے کے لئے ہی بنائے گئے تھے اور عمران اور جولیا جو اس کے سامنے چارلی اور ایرا بنے ہوئے تھے اسی راستے سے باہر چلے گئے تھے۔

"میری بات سنو"...... کسی نے ان سے مخاطب ہو کر کہا تو عمران تیزی سے مڑا تو اسے سامنے ایک چٹان کے پیچھے سے ایک لمبے چوڑے جثے والا مضبوط جسامت کا تاباتی نوجوان آدمی نکل کر اس طرف آتا ہوا دکھائی دیا۔ اس آدمی نے گرم لباس پہن رکھا تھا۔ اس کے چہرے پر پیشہ ورانہ مسکراہٹ تھی۔ اس کے پہلو میں گائیڈوں والا مخصوص تھیلا لٹکا ہوا تھا۔

"کون ہو تم اور کیا چاہتے ہو"...... عمران نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔ اس کا لہجہ بے حد سرد تھا۔

"میرا نام کلاریو ہے اور میں گائیڈ ہوں جناب"...... اس آدمی نے ان کے قریب آتے ہوئے بڑے لجاجت بھرے لہجے میں کہا تو عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ جولیا کے چہرے پر بھی سکون آ گیا تھا۔ انہیں پہلے ایسا محسوس ہوا تھا جیسے چی کائی یا اس کا کوئی آدمی یہاں پہنچ گیا ہو اور اس نے ہی انہیں آواز دے کر روکا



ہو لیکن وہ گائیڈ تھا۔

"کیا چاہتے ہو"...... عمران نے سخت لہجے میں پوچھا۔

"گائیڈ چاہئے جناب"...... اس نے کہا۔

"گائیڈ کے لئے پوچھنے کا یہ کون سا طریقہ ہے"...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

"اوہ۔ سوری جناب۔ کافی دنوں بعد اس طرف کوئی دکھائی دیا تھا تو میں نے آپ کو پکار لیا۔ آپ کو برا لگا تو رئیلی ویری سوری جناب"...... کلاریو نے ندامت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا تم سچ میں گائیڈ ہی ہو"...... عمران نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"جی ہاں جناب۔ پچھلے دس سالوں سے میں گائیڈ کا کام کر رہا ہوں اور اس علاقے میں میرے علاوہ ایسا کوئی گائیڈ نہیں ہے جو آپ کو یہ سارے علاقے دکھا سکے"...... کلاریو نے کہا۔

"تو تم ان سارے علاقوں سے بخوبی واقف ہو"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں جناب۔ ہمارا سارا ہی خاندان یہی کام کرتا ہے اور یہاں ہم سب سے زیادہ معلومات رکھنے والے گائیڈ ہیں۔ ہمارے پاس ایسی معلومات ہیں جو دوسرے گائیڈز کے پاس نہیں ہیں"۔ کلاریو نے جواب دیا۔

"گڈ۔ معاوضہ کیا لو گے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''دن بھر کا خرچہ آپ کے ذمہ ہوگا جناب۔ ان سب سے ہٹ کر میں دس ہزار ین لوں گا۔ اگر آپ ڈالرز کی شکل میں ادائیگی کریں گے تو پانچ سو ڈالرز ہوں گے''...... کلاریو نے کہا۔

''پانچ سو ڈالرز''...... عمران نے کہا۔

''جی ہاں۔ دوسرے گائیڈز کے مقابلے میں یہ بہت کم ہیں جناب۔ ورنہ سب منہ پھاڑ کر دو ہزار سے تین ہزار ڈالرز مانگتے ہیں اور الگ سے لوٹنے سے بھی باز نہیں آتے لیکن میں جائز معاوضہ ہی وصول کرتا ہوں تاکہ کسی پر بار نہ پڑے''...... کلاریو نے کہا۔

''گڈ شو۔ خاصے ایماندار لگتے ہو''...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

''جی ہاں جناب۔ میں اپنا کام پوری ایمانداری سے کرتا ہوں''...... کلاریو نے جواباً مسکراتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ اور ہاں ایک بات اور ہے''...... عمران نے کہا۔

''وہ کیا جناب''...... کلاریو نے پوچھا۔

''یہ بتاؤ کہ یہاں گھوڑے یا پھر خچر مل سکتے ہیں''...... عمران نے پوچھا۔

''جی ہاں جناب۔ کیوں نہیں۔ یہاں گھوڑے بھی مل جائیں گے۔ گدھے بھی اور خچر بھی۔ جو آپ پسند کریں''...... کلاریو نے کہا۔

''میری وائف تو شاید ایک ہی گدھے کو پسند کرتی ہے اس لئے



تم تین خچر لے آؤ۔ وہی ٹھیک رہیں گے''...... عمران نے مسکرا کر جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو جولیا ایک طویل سانس لے کر رہ گئی۔

''تین خچر۔ وہ کس لئے جناب''...... کلاریو نے پوچھا۔

''ایک میرے لئے۔ ایک مری وائف کے لئے اور تیسرا تمہارے لئے''...... عمران نے کہا۔

''اوہ۔ سمجھ گیا۔ یہ بتائیں کہ آپ ادائیگی ین کی شکل میں کریں گے یا ڈالرز کی صورت میں''...... کلاریو نے پوچھا۔

''ڈالرز میں''...... عمران نے جواب دیا۔

''تو آپ مجھے چھ سو ڈالرز فی خچر کے حساب سے دے دیں۔ میں خچر لے آتا ہوں''...... کلاریو نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلایا اور اس نے جیب ڈالرز کی گڈی نکالی اور اس میں سے اس نے سو سو والے نو ڈالرز نکال کر اسے دے دیئے۔ کلاریو کی نظریں اس کی گڈی پر جمی ہوئی تھیں۔ گڈی دیکھ کر اس کی آنکھوں میں عجیب سی چمک آ گئی تھی۔

''آپ یہیں رکیں۔ میں پندرہ بیس منٹ میں خچر لے آؤں گا''...... کلاریو نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ کلوریو نے ان سے اجازت لی اور تیزی سے ان چٹانوں کی طرف دوڑتا چلا گیا جس طرف سے نکل کر وہ آیا تھا۔

''یہ کیا۔ تم نے اس پر اتنی جلدی کیسے بھروسہ کر لیا۔ وہ گائیڈ نہ

ہوا تو پھر''...... جولیا نے اس کے جانے کے بعد عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

''وہ واقعی ایماندار آدمی ہے۔ میں نے اس کی آنکھیں پڑھ لی تھیں۔ وہ ہمیں دھوکا نہیں دے گا البتہ وہ ہمارا شکار کرنے کا پروگرام بنا رہا ہے''...... عمران نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

''ہمارا شکار۔ کیا مطلب''...... جولیا نے چونک کر کہا۔

''باتیں وہ ایمانداری کی کر رہا تھا لیکن جب میں نے اس کے سامنے ڈالرز کی گڈی نکالی تو میں نے اس کی آنکھوں میں حرص اور سفاکی دیکھی تھی۔ اس کے چہرے پر ایسے تاثرات ابھر آئے تھے جیسے اس کا بس نہ چل رہا ہو کہ وہ ہمیں ہلاک کر کے ہم سے ڈالرز چھین لے۔ اب وہ ایسا ہی کرے گا۔ ہمیں کسی ایسی جگہ لے جائے گا جہاں پر وہ ہمیں ہلاک کر سکے اور ہمیں لوٹ سکے''...... عمران نے کہا۔

''اوہ تو یہ بات ہے لیکن......'' جولیا نے کہنا چاہا۔

''لیکن کیا''...... عمران نے پوچھا۔

''جب تم نے اس کے چہرے کے تاثرات سے اندازہ لگا لیا تھا کہ وہ ہمارے لئے خطرناک ثابت ہو سکتا ہے تو پھر تم نے اسے اپنے ساتھ رکھنے کا فیصلہ کیوں کیا ہے''...... جولیا نے کہا۔

''اس نے یقیناً ہمیں اوپر والے راستے سے نیچے آتے دیکھ لیا تھا۔ میں نہیں چاہتا کہ وہ کسی کو اس بارے میں بتا سکے''...... عمران





نے سنجیدگی سے کہا۔

''اوہ۔ تو تم الٹا اس کا شکار کرنے کا پروگرام بنا رہے ہو''۔ جولیا نے کہا۔

''ہاں۔ میں بطور گواہ اسے زندہ چھوڑنے کا رسک نہیں لے سکتا''...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

''میں سمجھ گئی''...... جولیا نے کہا۔

''سمجھ گئی ہو تو پھر یہ بھی سن لو کہ کوہ پیمائی کی ٹیم میں بھی ہماری باقاعدہ نگرانی کی جا رہی تھی۔ اسی لئے مجھے اس ٹیم سے الگ ہونا پڑا اور وہاں ایسے انتظامات کرنے پڑے کہ وہ لوگ یہی سمجھیں کہ ہم باہر نکل کر برفانی خونخوار ریچھوں کا شکار بن گئے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ نگرانی کا تو مجھے بھی پتہ چل گیا تھا۔ وہ سب ہماری طرف ہی متوجہ رہتے تھے اور ہماری ہر بات پر دھیان دیتے تھے خاص طور پر وہ چی کائی''...... جولیا نے کہا۔

''چی کائی کو میں نے ہم سے الگ ہو کر لانگ رینج ٹرانسمیٹر پر ہمارے بارے میں رپورٹس دیتے ہوئے بھی چیک کیا تھا۔ وہ کسی باس سے بات کرتا تھا اور اس سے احکامات لیتا تھا اور چیف اسے مسلسل ہم پر نظر رکھنے کا کہتا تھا۔ اسے ہم پر شک تھا کہ ہم ایکریمیا سے محض کوہ پیمائی کے لئے نہیں آئے ہیں بلکہ ہمارا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے چونکہ ان کے پاس اس بات کا کوئی

پروف نہ تھا اس لئے وہ ہماری نگرانی کر رہے تھے تاکہ ہماری حقیقت کا پتہ چلا سکیں''...... عمران نے کہا۔ تھوڑی دیر بعد کلاریو تین خچر لے کر وہاں پہنچ گیا۔ خچر بے حد قد کاٹھ والے اور انتہائی جاندار تھے۔

''ویری گڈ۔ تم واقعی کام کے آدمی ہو۔ بڑی اچھی نسل کے اور انتہائی صحت مند خچر لائے ہو''...... عمران نے تعریف کرتے ہوئے کہا۔

''ان کے لئے مجھے ضرورت سے زیادہ ڈالرز ادا کرنے پڑے ہیں جناب''...... کلاریو نے دانت نکوستے ہوئے کہا۔

''کوئی بات نہیں۔ جو بھی خرچہ ہو گا میں ہی ادا کروں گا''۔ عمران نے کہا۔

''شکریہ جناب۔ آئیں بیٹھیں''...... کلاریو نے کہا۔

''اوکے''...... عمران نے کہا۔ اس نے جولیا کو اشارہ کیا تو جولیا خچر کی رکاب پر پاؤں رکھ کر اس پر چڑھی اور اس پر اطمینان سے بیٹھ گئی۔ عمران دوسرے خچر پر سوار ہوا تو کلاریو تیسرے خچر پر سوار ہو گیا اور پھر اس نے خچر پہاڑی راستے کی طرف موڑ لیا۔ عمران اور جولیا نے بھی اپنے خچر اسی طرف موڑ لئے اور ان خچروں نے ایک ساتھ آہستہ آہستہ قدم بڑھانے شروع کر دیئے۔

''کہاں لے جاؤ گے پہلے''...... عمران نے کلاریو سے مخاطب ہو کر پوچھا۔



''یہاں جنگل بھی ہیں، باغات بھی اور بھی بہت سی ایسی جگہیں ہیں جو دیکھنے کے لائق ہیں۔ جہاں آپ جانا پسند کریں اسی طرف لے چلتا ہوں''...... کلاریو نے کہا۔

''جہاں تم مناسب سمجھتے ہو لے چلو۔ ہم باری باری سب کچھ دیکھنا پسند کریں گے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو کلاریو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''ٹھیک ہے جناب۔ میں آپ کو پہلے جنگل کی سیر کراتا ہوں۔ اس جنگل میں انتہائی قیمتی اور خوشبودار درخت موجود ہیں جو برفانی موسم میں کھلنے والے رنگین پھولوں سے بھرے ہوتے ہیں۔ وہاں آپ کی طبیعت خوش ہو جائے گی''...... کلاریو نے کہا۔

''اوکے۔ پھر چلو جنگل میں''...... عمران نے کہا تو کلاریو نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر اس نے خچر کو ایڑ لگا کر اس کی رفتار تیز کی تو عمران اور جولیا نے بھی خچروں کی رفتار بڑھا دی۔ خچر ہموار اور ناہموار راستوں پر گھوڑوں کی سی برق رفتاری سے دوڑ رہے تھے۔ پہاڑی راستوں سے گزرتے ہوئے وہ کافی دور آ گئے اور پھر گائیڈ نے اپنے خچر کو ایک اور راستے پر ڈال دیا جہاں دور ایک گھنا جنگل دکھائی دے رہا تھا۔ عمران اور جولیا نے بھی خچر اسی طرف موڑ لئے۔ تقریباً ایک گھنٹہ مسلسل خچر دوڑاتے رہنے کے بعد وہ جنگل میں داخل ہو گئے۔ جنگل واقعی بے حد خوبصورت دکھائی دے رہا تھا۔ جگہ جگہ درختوں کی جڑوں میں برفانی موسم کے پھول کھلے

ہوئے تھے جن کی خوشبو ہر سو پھیلی ہوئی تھی۔ اس خوشبو سے ان کے ذہن معطر ہو رہے تھے اور انہیں ماحول بے حد کھلا کھلا اور دلکش معلوم ہو رہا تھا۔

وہ جنگل کا نظارہ کرتے ہوئے مسلسل آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔ عمران گائیڈ کی طرف سے چوکنا تھا اور اس کی ہر حرکت پر نظر رکھے ہوئے تھا۔ جنگل میں ڈیڑھ کلو میٹر اندر آنے کے بعد کلاریو نے اپنا خچر روک لیا۔ سامنے مزید آگے جانے کا راستہ دکھائی دے رہا تھا لیکن ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ اس سے آگے نہ جانا چاہتا ہو۔ اسے خچر روکتے دیکھ کر عمران اور جولیا نے بھی خچروں کو روک لیا۔

''کیا ہوا رک کیوں گئے۔ آگے نہیں چلو گے''...... عمران نے اس سے مخاطب ہو کر بڑے معصوم سے لہجے میں پوچھا۔

''نہیں''...... کلاریو نے اپنا خچر ان کی طرف موڑتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر عجیب سی چمک تھی اور اس کی آنکھوں میں اب سفاکیت ابھر آئی تھی۔ وہ عمران اور جولیا کی طرف ایسی نظروں سے دیکھ رہا تھا جیسے وہ دونوں شکار ہوں اور وہ ان کا شکاری۔

''کیوں۔ آگے خطرہ ہے کیا''...... عمران نے اسی انداز میں پوچھا۔

''آگے بھی خطرہ ہے اور یہاں بھی۔ یہ سمجھو کہ تم اپنی منزل پر پہنچ چکے ہو''...... کلاریو نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں سرد مہری تھی۔



''منزل۔ کیا مطلب۔ کیسی منزل''...... عمران نے جان بوجھ کر انجان بنتے ہوئے کہا۔

''منزل کا مطلب بھی نہیں سمجھتے تم۔ منزل کا مطلب ہوتا ہے اختتام جس کے آگے کوئی راستہ نہیں ہوتا''...... کلاریو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اختتام۔ لیکن ہمیں تو ابھی اور آگے جانا ہے اور بہت کچھ دیکھنا ہے۔ اسی لئے تو ہم یہاں آئے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''آئے ہیں نہیں۔ آئے تھے کہو۔ یہاں تمہارا سفر ختم ہو گیا ہے۔ اس سے نہ تم اب آگے جا سکو گے اور نہ پیچھے''...... کلاریو نے اچھل کر خچر سے اترتے ہوئے کہا۔

''تھے۔ کیا مطلب۔ تم کہنا کیا چاہتے ہو''...... عمران نے کہا۔ اس کے لہجے میں بدستور معصومیت تھی جیسے وہ کلاریو کے ارادوں کو نہ سمجھ پا رہا ہو۔

''میں تمہیں مرحوم بنا کر تمہیں لوٹنا چاہتا ہوں اور تمہاری خوبصورت بیوی کو اپنے ساتھ لے جانا چاہتا ہوں۔ اب سمجھے''۔ کلاریو نے مسکراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے تیزی سے جیب سے ریوالور نکال کر اس کا رخ عمران کی طرف کر دیا۔

''ارے باپ رے۔ یہ۔ یہ۔ یہ کیا ہے''...... عمران نے ریوالور دیکھ کر بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''اسے موت کا کھلونا کہتے ہیں۔ اس سے نکلنے والی ایک گولی

تمہیں اگلے جہاں پہنچا دے گی"...... کلاریو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے مگر کیوں۔ تم اتنی جلدی مجھے اگلے جہاں کیوں بھیجنا چاہتے ہو۔ ابھی تو میں نے دنیا دیکھنی ہے۔ میری ابھی چند روز پہلے شادی ہوئی ہے اور میں نے اپنی بیوی کو نظر بھر کر بھی نہیں دیکھا ہے"...... عمران نے بڑی معصومیت سے کہا۔

"اب کبھی دیکھو گے بھی نہیں"...... کلاریو نے کہا۔

"نن نن۔ نہیں بھائی۔ اس کھلونے کو اپنی جیب میں رکھ لو۔ تم مجھے لوٹنا چاہتے ہو تو لوٹ لو۔ میرے پاس جو کچھ بھی ہے میں تمہیں دے دیتا ہوں۔ تم میری وائف کو بھی لے جاؤ۔ مجھے زندہ رہنے دو۔ زندہ رہوں گا تو میں دوسری اور پھر تیسری شادی کر لوں گا۔ دولت اور نئی نئی بیویاں مل جاتی ہیں لیکن زندگی چلی جائے تو دوبارہ نہیں ملتی"...... عمران نے ہکلاتے ہوئے کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ واقعی کلاریو اور اس کے ہاتھ میں موجود ریوالور سے ڈر گیا ہو۔ اسے ڈرتے دیکھ کر کلاریو کا سینہ پھول گیا تھا اور وہ بے حد خوش دکھائی دے رہا تھا جیسے اس جیسے بزدل آدمی کو لوٹنا اس کے لئے واقعی بے حد آسان ہو گیا ہو۔

"کیوں مادام۔ کیا تم میرے ساتھ چلنا پسند کرو گی"...... کلاریو نے جولیا سے مخاطب ہو کر بڑے اوباشانہ لہجے میں کہا۔

"کک کک۔ کیا مطلب"...... جولیا نے بھی خوف زدہ ہونے





کی اداکاری کرتے ہوئے کہا۔

"اب تمہیں اس کے ساتھ نہیں میرے ساتھ رہنا پڑے گا"۔ کلاریو نے کہا۔

"اور اس کا کیا ہو گا"...... جولیا نے عمران کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"اسے ہلاک کر کے میں یہیں دفنا دوں گا"...... کلاریو نے سفاکانہ لہجے میں کہا۔

"مم مم۔ میری جان بخش دو بڑے بھائی۔ اس طمنچے کو واپس اپنی جیب میں رکھ لو۔ اسے دیکھ کر مجھے خوف آ رہا ہے"...... عمران نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

"خچر سے اترو"...... کلاریو نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"کک کک۔ کیوں۔ کیا میں خچر پر بیٹھا اچھا نہیں لگ رہا"۔ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"میں تم پر گولی چلانا چاہتا ہوں۔ میں نہیں چاہتا کہ میرا نشانہ خطا ہو جائے اور یہ خچر مارا جائے۔ اگر یہ مر گیا تو اس کے مالک کو مجھے بھاری معاوضہ دینا پڑے گا اور مجھے اپنا نقصان پسند نہیں ہے۔ چلو جلدی اترو خچر سے"...... کلاریو نے سخت لہجے میں کہا۔

"اچھا بڑے بھائی۔ مجھ سے زیادہ تو اس خچر کی جان قیمتی معلوم ہوتی ہے جو تم اس پر ترس کھا رہے ہو اور مجھ پر نہیں"...... عمران نے کہا اور خچر سے اتر کر نیچے آ گیا۔

"چلو اب دونوں ہاتھ سر پر رکھو اور اس درخت کے پاس آ کر کھڑے ہو جاؤ"...... کلاریو نے سخت لہجے میں کہا۔

"ہاتھ سر پر رکھنے کیا ضرورت ہے بڑے بھائی کہو تو پیر سر پر رکھ کر بھاگ جاتا ہوں یہاں سے"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"جیسا کہہ رہا ہوں ویسا ہی کرو نانسنس۔ جلدی"...... کلاریو نے چیختے ہوئے کہا۔

"ٹھٹھ۔ ٹھٹھ۔ ٹھیک ہے بڑے بھائی"...... عمران نے کہا اور پھر اس نے دونوں ہاتھ سر پر رکھے اور آہستہ آہستہ چلتا ہوا ایک درخت کے پاس آ گیا۔ وہ جان بوجھ کر کلاریو سے مخصوص فاصلہ رکھ رہا تھا تاکہ اگر کلاریو فائر کرے تو وہ سنگ آرٹ کا مظاہرہ کر کے گولیوں سے بچ سکے۔

"گگ۔ گگ۔ گولی مت چلانا بڑے بھائی۔ زور دار دھماکا سن کر میرے کانوں کے پردے پھٹ جائیں گے اور میں بہرہ ہو جاؤں گا"...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

"بکواس مت کرو اور مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ"...... کلاریو نے چیخ کر کہا اور ساتھ ہی اس نے یکلخت عمران پر فائر کر دیا۔ عمران کی نظریں اس کے ہاتھ میں موجود ریوالور کے ٹریگر کی انگلی پر جمی ہوئی تھیں جیسے ہی اس نے ٹریگر دبایا، عمران نے یکلخت سائیڈ میں چھلانگ لگا دی۔ کلاریو کے ریوالور سے نکلی ہوئی گولی درخت





میں پیوست ہو گئی۔ اسے بچتے دیکھ کر کلاریو نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے اور ایک اور فائر عمران پر جھونک مارا لیکن گولی درختوں کے درمیان ہوا میں تیرتی چلی گئی۔ عمران ایک بار پھر اپنی جگہ چھوڑ چکا تھا۔ اپنا دوسرا نشانہ بھی خطا ہوتے دیکھ کر کلاریو کا منہ حیرت سے کھل گیا اور پھر وہ لگاتار عمران پر فائرنگ کرتا چلا گیا۔ عمران سنگ آرٹ کا بہترین مظاہرہ کرتے ہوئے خود کو گولیوں سے بچا رہا تھا۔ یہاں تک کہ کلاریو کے ریوالور کی ساری گولیاں ختم ہو گئیں اور ریوالور کھٹکھٹا کر رہ گیا تو وہ ہونقوں کی طرح عمران کو دیکھنے لگا۔

"یہ۔ یہ۔ یہ کیسے ہو گیا۔ میرا نشانہ تو بے داغ ہے پھر تم۔ تمہیں ایک بھی گولی نہیں لگی۔ یہ کیسے ممکن ہے"...... اس نے ہکلاتی ہوئی آواز میں کہا۔

"ٹھیک سے نشانہ لگانا نہیں آتا تو ایسے احمقانہ کام کرتے ہی کیوں ہو"...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

"تت۔ تت۔ تم کون ہو۔ کون ہو تم"...... کلاریو نے اس کی طرف خوف بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"انسانی بھوت"...... عمران نے کہا۔

"انسانی بھوت۔ کیا مطلب۔ یہ انسانی بھوت کیا ہوتا ہے"۔ کلاریو نے اسی انداز میں کہا۔

"مجھ جیسا ہی ہوتا ہے جو انسان بھی ہے اور تم جیسے احمقوں کے لئے بھوت بھی"...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

"ہاں۔ تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ تم واقعی کوئی بھوت ہو۔ بہت بڑے بھوت ورنہ میرا ایک نشانہ بھی آج تک خطا نہیں گیا اور تم پر میں نے سارا ریوالور خالی کر دیا ہے لیکن......" کلاریو نے ہکلاتے ہوئے کہا۔ اس نے خالی ریوالور ایک طرف پھینکا اور پھر اس نے جیب سے ایک پتلی دھار والا بڑا سا خنجر نکال لیا اور اسے لے کر تیزی سے عمران کی طرف لپکا۔

"تم مجھ سے بچ کر نہیں جا سکتے"...... کلاریو نے سرد لہجے میں کہا اور خنجر لے کر عمران پر حملہ آور ہوا لیکن عمران بھلا کہاں اس کے داؤ میں آنے والا تھا۔ کلاریو نے قریب آتے ہی چھلانگ لگا کر عمران پر خنجر سے وار کرنے کی کوشش کی تھی اور عمران نے فوراً اپنی جگہ چھوڑ دی جس کے نتیجے میں کلاریو ایک درخت کے تنے سے جا ٹکرایا۔ وہ تیزی سے پلٹا اور اس نے ایک بار پھر عمران پر حملہ کرنا چاہا لیکن اسی لمحے عمران کی ٹانگ چلی اور کلاریو کے ہاتھ سے خنجر نکلتا چلا گیا۔ اس سے پہلے کہ کلاریو سنبھلتا عمران کی ٹانگ ایک بار پھر حرکت میں آئی اور اس بار اس کی لات پوری قوت سے کلاریو کے سینے پر پڑی۔ کلاریو کے حلق سے زور دار چیخ نکلی اور وہ ہوا میں اٹھ کر پیچھے کی طرف اُڑتا ہوا ایک بار پھر درخت کے تنے سے ٹکرایا اور پھر دھب سے نیچے آ گرا۔ اس سے پہلے کہ وہ اٹھتا عمران تیزی سے اس کی طرف بڑھا اور ماحول ایک بار پھر کلاریو کی تیز چیخوں سے گونج اٹھا۔ عمران نے قریب آتے ہی اس





کے سر پر زور دار ٹھوکر مار دی۔ کلاریو سائیڈ پر گرا اور پھر وہ مسلسل چیختا چلا گیا۔ عمران کی ٹانگیں مشینی انداز میں چل رہی تھیں اور کلاریو کے لئے اس سے بچنا مشکل ہو رہا تھا۔ وہ عمران کی ٹھوکروں سے بے دم سا ہوتا جا رہا تھا۔ جب اس کی حالت زیادہ خراب ہو گئی تو عمران نے آگے بڑھ کر اسے گردن سے پکڑا اور اسے ایک جھٹکے سے اٹھا کر سیدھا کر دیا اور اسے دھکیلتا ہوا پیچھے لے گیا اور ایک درخت کے تنے کے ساتھ لگا دیا۔

"اب بولو۔ لوٹو گے ہمیں"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"مم مم۔ مجھے معاف کر دو۔ فار گاڈ سیک۔ مجھ سے غلطی ہو گئی۔ چھوڑ دو مجھے"...... کلاریو نے بری طرح سے کراہتے ہوئے کہا۔

"کب سے یہ گھناؤنا کام کر رہے ہو"...... عمران نے کہا۔

"تت۔ تت۔ تم میرے پہلے شکار ہو"...... کلاریو نے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"جھوٹ مت بولو۔ سچ بتاؤ۔ ورنہ......" عمران نے اس کی گردن پر دباؤ بڑھاتے ہوئے کہا۔

"مم مم۔ میں سچ بول رہا ہوں۔ تمہارے پاس ڈالرز کی گڈی دیکھ کر مجھے لالچ آ گیا تھا اور تمہاری بیوی بھی بے حد حسین ہے جسے دیکھ کر میں نے اسے اپنے ساتھ لے جانے کا سوچا تھا"۔ کلاریو نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

’’ہونہہ۔ خود کو بڑے ایماندار اور جائز کمانے والا کہتے ہو اور ہم جیسے لوگوں کے ساتھ ایسا سلوک کرتے ہو۔ تم سچ میں جنگل کے کسی خونخوار درندے سے کم نہیں ہو اور تم جیسے خطرناک درندوں کو زندہ چھوڑنا حماقت ہو گی‘‘...... عمران نے غرا کر کہا۔

’’نن نن۔ نہیں نہیں۔ مجھے چھوڑ دو۔ مجھے ہلاک نہ کرو۔ میں۔ میں پھر ایسا کبھی نہیں کروں گا۔ تم مجھے ایک ڈالر بھی نہ دینا۔ تم جو کہو گے میں وہی کروں گا۔ میری جان بخش دو پلیز‘‘...... کلاریو نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

’’ایک شرط پر میں تمہاری جان بخش سکتا ہوں‘‘...... عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

’’مم مم مجھے تمہاری ہر شرط منظور ہے۔ تت۔ تت تم جو بولو گے میں کروں گا۔ بس میری جان بخش دو‘‘...... کلاریو نے کہا۔

’’کیا واقعی تم ان سارے علاقوں کے بارے میں جانتے ہو‘‘۔ عمران نے پوچھا۔

’’ہاں۔ میں بہت عرصے سے گائیڈ کا کام کر رہا ہوں۔ دور دور تک کے علاقے میرے دیکھے ہوئے ہیں اور میں ان علاقوں اور راستوں کے بارے میں سب کچھ جانتا ہوں‘‘...... کلاریو نے کہا۔

’’یہ بتاؤ کہ شاباری قصبہ یہاں سے کتنے فاصلے پر ہے‘‘۔ عمران نے پوچھا۔

’’شاباری قصبہ یہاں سے بہت دور ہے تقریباً تین سو کلو میٹر



دور۔ اس طرف سے بھی وہاں راستہ جاتا ہے اور کورتو قصبے کی طرف سے بھی‘‘...... کلاریو نے جواب دیا۔

’’کورتو سے کوئی انڈر گراؤنڈ ٹرین جاتی ہے وہاں‘‘...... عمران نے پوچھا۔

’’ہاں۔ برانچ لائن کی ٹرینیں آتی جاتی ہیں‘‘...... کلاریو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

’’آج ٹرین کس وقت وہاں جائے گی‘‘...... عمران نے کہا۔

’’شام چار بجے‘‘...... کلاریو نے اذیت بھرے لہجے میں کہا۔ عمران نے اس کی گردن مضبوطی سے پکڑ رکھی تھی جس سے اسے خاصی اذیت کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا۔

’’او کے۔ یہ بتاؤ کہ کورتو قصبے کی آبادی کتنی ہے‘‘...... عمران نے پوچھا۔

’’آٹھ ہزار کے لگ بھگ ہے‘‘...... کلاریو نے کہا۔

’’پھر تو وہاں زیادہ پولیس اسٹیشن نہیں ہوں گے‘‘...... عمران نے کہا۔

’’ہاں۔ دو پولیس اسٹیشن ہے ایک ساؤتھ کی طرف اور ایک نارتھ کی طرف‘‘...... کلاریو نے جواب دیا۔

’’اسٹیشن کی طرف کون سا پولیس اسٹیشن ہے‘‘...... عمران نے کہا۔

’’ساؤتھ پولیس اسٹیشن ہے اس طرف‘‘...... کلاریو نے کہا۔

"جانتے ہو وہاں کتنے پولیس کے افراد ہوتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ وہاں ساٹھ سے ستر پولیس والے ہوتے ہیں"...... کلاریو نے جواب دیا۔

"کیا انڈر گراؤنڈ ٹرین شاباری سے آگے بھی جاتی ہے یا یہ اس کا آخری اسٹیشن ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"شاباری آخری اسٹیشن ہے۔ آگے دشوار ترین پہاڑیاں اور گہری کھائیوں کے طویل سلسلے ہیں اس لئے آگے کوئی ٹرین نہیں جا سکتی"...... کلاریو نے کہا۔

"تو پھر آگے موجود قصبوں میں کیسے جایا جا سکتا ہے۔ میری اطلاع کے مطابق تو وہاں برانچ سڑکیں تک موجود نہیں ہیں جن پر کاریں چل سکتی ہوں"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ اس طرف بسیں اور کاریں نہیں جاتی اور نہ ہی اس طرف جانے کے ایسے کوئی راستے ہیں جن پر کاریں اور بسیں چل سکتی ہوں"...... کلاریو نے کہا۔

"تو کیا گھوڑوں اور خچروں پر بھی وہاں سفر نہیں کیا جا سکتا"۔ عمران نے کہا۔

"تم جانا کہاں چاہتے ہو"...... کلاریو نے پوچھا۔

"اوچان ولیج"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اوچان ولیج تو یہاں سے بے حد دور ہے تقریباً آٹھ سو



کلو میٹر دور"...... کلاریو نے چونک کر کہا۔

"بتاؤ۔ خچروں یا گھوڑوں پر وہاں پہنچا جا سکتا ہے یا نہیں"۔ عمران نے پوچھا۔

"ہاں۔ پہنچا جا سکتا ہے۔ دشوار گزار راستے ہیں ان راستوں پر گھوڑے اور خچر ایک جیسی رفتار سے ہی چل سکتے ہیں لیکن وہاں تک پہنچتے پہنچتے کئی دن لگ جائیں گے البتہ شاباری قصبے میں ایک پرائیویٹ ایجنسی نے ہیلی کاپٹروں کا بندوبست کر رکھا ہے جو دوسرے علاقوں تک معقول معاوضے پر لے جاتے ہیں۔ اگر تم چاہو تو میں تمہارے ساتھ وہاں جا کر ہیلی کاپٹر کا بندوبست کرا سکتا ہوں"...... کلاریو نے کہا۔

"نہیں۔ ہم ہیلی کاپٹر سے نہیں ان خچروں پر ہی وہاں پہنچنا چاہتے ہیں اور وہ بھی کسی کی نظروں میں آئے بغیر۔ اب اگر تمہیں واقعی اپنی زندگی پیاری ہے تو تم ہمیں وہاں لے جاؤ گے۔ کیسے لے جاؤ گے یہ سوچنا تمہارا کام ہے البتہ وہاں پہنچ کر میں تمہیں باقاعدہ معاوضہ ادا کروں گا اور معاوضے کے طور پر تمہیں پچاس ہزار ڈالرز دوں گا۔ بولو منظور ہے"...... عمران نے اس کی گردن سے ہاتھ ہٹاتے ہوئے کہا۔

"پپ پپ۔ پچاس ہزار ڈالرز۔ اوہ۔ پچاس ہزار ڈالرز کے لئے میں تمہیں اوچان ولیج تو کیا تابات کے کسی بھی حصے میں لے جا سکتا ہوں"...... کلاریو نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کس راستے سے لے جاؤ گے ہمیں"...... عمران نے پوچھا۔

"جنگل سے جانے والا یہ راستہ زیادہ خطرناک ہے۔ یہاں بھیڑیئے اور برفانی ریچھ زیادہ ہیں۔ اگر ہم اس جنگل سے نکل جائیں تو آگے کا راستہ صاف اور سیدھا ہے۔ ہم ان راستوں سے آگے جا سکتے ہیں۔ یہ تیز رفتار خچر ہیں جو گھوڑوں کی رفتار سے دوڑتے ہیں۔ ہم ان کے ذریعے چار سے پانچ روز میں اوچان ویلج پہنچ سکتے ہیں"...... کلاریو نے کہا۔

"اس طرف کوئی چیک پوسٹ موجود ہے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ اس طرف کوئی چیک پوسٹ نہیں ہے۔ یہ ڈھلوانی اور خطرناک راستہ ہے اس لئے اس طرف کوئی نہیں آتا جاتا۔ میں پرانا گائیڈ ہوں اور میں ان علاقوں کے بارے میں جانتا ہوں اس لئے مجھے ایسے راستوں کا علم ہے جو صاف ہیں اور ہم ان پر سفر کرکے آسانی سے اوچان ویلج تک پہنچ سکتے ہیں"...... کلاریو نے کہا۔ عمران نے اس کی طرف غور سے دیکھا۔ اس بار کلاریو کے چہرے پر ایسے تاثرات تھے جیسے وہ سچ بول رہا ہو۔

"تمہیں نقشہ دیکھنا آتا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"ہاں۔ گائیڈ نقشہ نہ دیکھ سکے یہ کیسے ممکن ہے"...... کلاریو نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلایا اور اس نے اپنے تھیلے سے ایک نقشہ نکال کر درخت کے تنے کے ساتھ لگا کر پھیلا دیا۔

"یہ تابات کا مکمل نقشہ ہے اور یہ ہے وہ جگہ جہاں ہم اس



وقت موجود ہیں۔ اب اس نقشے کو غور سے دیکھو اور بتاؤ تم ہمیں کن راستوں سے اوچان ویلج لے جاؤ گے"...... عمران نے کہا تو کلاریو غور سے نقشہ دیکھنے لگا پھر اس نے ایک جگہ انگلی رکھی اور پھر وہ عمران کو نقشے پر بنی ہوئی لائنوں کے بارے میں بتانے لگا کہ وہ کن کن راستوں سے انہیں گزار کر اوچان ویلج پہنچا سکتا ہے۔ عمران اس سے مکمل نقشہ سمجھ رہا تھا۔ اس نے ان راستوں میں آنے والے خطرات کے بارے میں بھی اس سے تفصیل پوچھ لی۔ پھر اس نے نقشہ تہہ کر کے کوٹ کی اندرونی جیب میں رکھا اور پھر وہ کلاریو کو چھوڑ کر پیچھے ہٹ گیا۔ اس دوران جولیا بھی خچر سے اتر کر نیچے آ گئی تھی وہ بھی ان کے پاس کھڑی نقشہ دیکھ رہی تھی۔

"اسے آف کر دو جولیا"...... عمران نے جولیا کی طرف مڑتے ہوئے کہا تو کلاریو بری طرح سے اچھل پڑا۔

"آف۔ کیا مطلب"...... اس نے حیرت اور خوف بھرے لہجے میں کہا۔ عمران کی بات سنتے ہی جولیا نے کوٹ کی جیب سے مشین پسٹل نکالا اور پھر اس سے پہلے کہ کلاریو کچھ کرتا۔ یکلخت تڑتڑاہٹ ہوئی اور کلاریو کے حلق سے زور دار چیخ نکلی اور وہ لٹو کی طرح گھومتا ہوا گرتا چلا گیا اور ساکت ہو گیا۔

"اب جنگل کے جانور اس کی لاش کی دعوت اُڑائیں گے"۔ عمران نے کہا اور اپنے خچر کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے جولیا کو بھی خچر پر سوار ہونے کے لئے کہا۔ جولیا خچر پر سوار ہوئی تو عمران نے

اپنا خچر آگے بڑھا دیا۔

"برفانی ریچھ اور بھیڑیئے دن کی بجائے رات کے وقت زیادہ نکلتے ہیں۔ ہمیں رات ہونے سے پہلے اس جنگل کو عبور کرنا ہے۔ جنگل سے نکل گئے تو ہمیں برفانی ریچھوں اور بھیڑیوں سے کوئی خطرہ نہ رہے گا"...... عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ خچر واقعی گھوڑوں کی سی تیزی سے بھاگ رہے تھے۔ جنگل میں بھیڑیوں کے غرانے اور ریچھوں کے چیخنے کی مخصوص آوازیں سنائی دے رہی تھیں لیکن جس راستے پر وہ خچر دوڑا رہے تھے اس طرف انہیں ایک ریچھ یا ایک بھی بھیڑیا دکھائی نہ دیا تھا۔ وہ مسلسل خچر دوڑاتے رہے اور پھر چار گھنٹوں کے سفر کے بعد آخر کار وہ جنگل سے نکل آنے میں کامیاب ہو گئے۔ آگے میدان اور پہاڑی سلسلہ پھیلا ہوا تھا۔ وہ رکے بغیر آگے بڑھتے چلے گئے۔ اگلے دو گھنٹوں میں وہ مزید تیس کلو میٹر کا راستہ طے کر چکے تھے۔

پہاڑیوں کی سائیڈ میں ایک طویل کھائی تھی جو دور تک جاتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ کھائی کے ساتھ ساتھ ایک راستہ تھا جو پہاڑیوں کے گرد گھومتا ہوا جا رہا تھا۔ وہ اسی راستے پر خچر دوڑا رہے تھے۔ ان کے ایک طرف گہری کھائی اور دوسری طرف اونچی پہاڑیاں تھیں اور ان راستوں پر جس طرح بار بار موڑ آ رہے تھے ان سے راستہ اور زیادہ خطرناک ہوتا چلا جا رہا تھا۔ وہ جس رفتار سے خچروں کو دوڑا رہے تھے اگر دوڑتے دوڑتے موڑ مڑنے کی



بجائے خچر سیدھے آگے بڑھ جاتے تو وہ گہری کھائی میں گر سکتے تھے لیکن شاید خچر پہلے سے ہی ان راستوں پر دوڑانے کے لئے سدھائے ہوئے تھے اس لئے وہ بڑے ماہرانہ انداز میں دوڑتے ہوئے موڑ مڑتے چلے جا رہے تھے۔

ایک گھنٹے مسلسل موڑ مڑنے کے بعد وہ جیسے ہی ایک متوازی راستے پر پہنچے تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ اسے دور ایک چٹان پر کچھ انسان دکھائی دیئے۔ اس نے بے اختیار اپنے خچر کی رفتار کم کی اور پھر اسے آہستہ کرتے ہوئے روک لیا۔ جولیا نے بھی اپنا خچر روک لیا تھا۔

"کیا ہوا۔ رک کیوں گئے"...... جولیا نے پوچھا۔

"وہ سامنے چٹانی علاقے کی طرف دیکھو"...... عمران نے دور اس طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جہاں بہت سے انسان حرکت کرتے دکھائی دے رہے تھے۔

"اوہ۔ یہ تو مسلح افراد معلوم ہوتے ہیں۔ ان کی تعداد بھی زیادہ ہے۔ کیا یہ فوجی ہیں اور کیا یہاں کوئی چیک پوسٹ ہے"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ان کے لباس فوجیوں جیسے تو نہیں ہیں لیکن برفانی طوفانوں سے بچنے کے لئے ہو سکتا ہے انہوں نے ایسے گرم لباس پہن رکھے ہوں اور یہ فوجی ہی ہوں"...... عمران نے کہا۔

"تو کیا کلاریو نے ہم سے جھوٹ بولا تھا کہ اس طرف کوئی

چیک پوسٹ نہیں ہے''...... جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ وہ پہاڑی چٹانوں کی اوٹ میں تھے اس لئے عمران کو یقین تھا کہ ان لوگوں نے انہیں اس طرف سے آتے ہوئے نہیں دیکھا ہو گا۔

''اس کی باتوں سے تو نہیں لگ رہا تھا کہ وہ کوئی جھوٹ بول رہا ہے''...... عمران نے کہا۔

''اگر وہ جھوٹ نہیں بول رہا تھا تو پھر یہ مسلح افراد کہاں سے آ گئے''...... جولیا نے کہا۔

''میں نہیں جانتا۔ لیکن اب ہم اس راستے پر مزید سفر نہیں کر سکیں گے۔ اگر ہم آگے گئے تو آسانی سے ان مسلح افراد کی نظروں میں آ جائیں گے''...... عمران نے کہا۔

''تو پھر ہم کس طرف جائیں گے۔ ایک طرف پہاڑی اور دوسری طرف کھائی ہے۔ کیا ہمیں واپس جانا پڑے گا''...... جولیا نے کہا۔

''نہیں۔ ان خچروں کو ہمیں یہیں چھوڑ کر کھائی میں اترنا ہو گا اور ہم کھائی سے ہوتے ہوئے ان مسلح افراد کی نظروں سے بچ کر آگے جائیں گے۔ اب اس کے سوا دوسرا کوئی چارہ نہیں ہے کہ ہم آگے کا سفر پیدل طے کریں''...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور پھر وہ خچر سے اتر آیا۔ جولیا بھی خچر سے اتر آئی اور پھر انہوں نے خچروں پر بندھا ہوا اپنا سامان اتارنا شروع کر دیا۔

سارا سامان خچروں سے اتار کر عمران نے خچروں کا رخ واپس





اس طرف موڑا جس طرف سے وہ آئے تھے پھر عمران نے باری باری ان خچروں کو تھپکی دی تو خچر پلٹ کر تیزی سے واپس بھاگتے چلے گئے۔

''یہ سدھائے ہوئے جانور ہیں۔ اب یہ بھاگ کر واپس اپنے مالک کے پاس چلے جائیں گے''...... عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اب شام کے سائے پھیل رہے تھے اور سردی میں اضافہ ہونا شروع ہو گیا تھا۔ انہوں نے آنکھوں پر گاگلز لگا لیں اور پھر وہ چٹانوں کی اوٹ سے کھائی میں اترنا شروع ہو گئے۔ کھائی کی چٹانیں زیادہ تر باہر کی طرف ابھری ہوئی تھیں اور وہ ایک دوسرے کے قریب تھیں اس لئے ان دونوں کو نیچے جانے میں کسی دشواری کا سامنا نہ کرنا پڑ رہا تھا۔ چٹانوں کے درمیان اترتے ہوئے انہیں یقین تھا کہ اوپر چٹانوں پر موجود مسلح افراد انہیں نہیں دیکھ سکیں گے۔ وہ تیزی سے چٹانوں پر اترتے ہوئے کھائی میں پہنچے اور پھر انہوں نے نیچے موجود چٹانوں کی آڑ لیتے ہوئے آگے کی طرف بڑھنا شروع کر دیا۔ تھوڑی ہی دیر بعد وہ اس چٹانی علاقے تک پہنچ گئے جہاں اوپر وہ مسلح افراد پھیلے ہوئے تھے۔

''احتیاط سے۔ ایسی کوئی آواز پیدا نہ ہو جس سے اوپر موجود مسلح افراد چونک پڑیں۔ اگر انہیں ہماری موجودگی کا علم ہو گیا تو ہمارے لئے یہاں سے نکلنا مشکل ہو جائے گا''...... عمران نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ

چٹانوں کے بیچ میں سے ہوتے ہوئے بے آواز قدموں کے ساتھ وہاں سے گزرتے چلے گئے لیکن ابھی وہ تھوڑی ہی دور گئے ہوں گے کہ اچانک ایک چٹان کے پیچھے سے مشین گن گرجی اور ان سے کچھ فاصلے پر موجود ایک چٹان پر بے شمار گولیاں پڑیں اور چٹان کے ٹکڑے اُڑتے چلے گئے۔

''ہالٹ۔ جہاں ہو وہیں رک جاؤ''...... چٹان کے پیچھے سے ایک کڑکتی ہوئی آواز سنائی دی اور وہ دونوں وہیں ٹھٹھک کر رک گئے۔ لاکھ احتیاط برتنے کے باوجود وہ کسی مسلح آدمی کی نظروں میں آ گئے تھے اور اس نے انہیں روکنے کے لئے ایک چٹان پر فائرنگ کر کے انہیں باقاعدہ وارننگ دی تھی۔ جس چٹان پر فائرنگ ہوئی تھی وہ بالکل ان کے قریب تھی اور وہ سمجھ گئے تھے کہ اگر وہ نہ رکے تو اگلی بار گولیاں انہیں ڈائریکٹ چھلنی کر سکتی تھیں اس لئے ان کے پاس رکنے اور مسلح آدمی کی بات مان کر رکنے کے سوا کوئی آپشن باقی نہ تھا۔ اس لئے ان کے ہاتھ بے اختیار بلند ہوتے چلے گئے۔





کمرے کا دروازہ کھلنے کی آواز سن کر بڑی سی میز کے پیچھے اونچی پشت والی ریوالونگ کرسی پر بیٹھا ہوا ایک گینڈے نما شخص بے اختیار چونک پڑا۔ اس گینڈے نما آدمی کا تعلق تابات کی ایک انتہائی خفیہ اور طاقتور تنظیم برائٹ سن سے تھا۔ یہ تنظیم انتہائی فعال اور منظم تھی۔ جس کا نیٹ ورک پورے تابات کے ساتھ ساتھ دنیا کے بے شمار ملکوں میں پھیلا ہوا تھا۔ یہ تنظیم تابات سمیت پوری دنیا میں ہر قسم کے کرائم کرتی تھی۔

کرمنل تنظیم کا چیف یہ موٹا گینڈے نما آدمی تھا جس کا نام کچھ اور تھا لیکن سب اسے بلیک ڈریگ کہتے تھے۔ تنظیم سمیت پورے تابات میں بلیک ڈریگ کا نام دہشت کی علامت سمجھا جاتا تھا جسے سن کر بڑے بڑے کرمنلز کا خون خشک ہو جاتا تھا۔ برائٹ سن تنظیم نے یوں تو پوری دنیا میں اپنا نیٹ ورک پھیلا رکھا تھا لیکن وہ تابات میں انتہائی بچ بچا کر کام کرتے تھے اور تاباتی حکومت کے

اعلیٰ عہدے داروں کے پاس اس تنظیم کی مکمل معلومات نہیں تھی۔
تابات حکومت اس تنظیم کو ایک عام اور چھوٹے موٹے کرائم کرنے
والی تنظیم سمجھتی تھی۔ اس تنظیم کے خلاف ہر قسم کی قانونی کارروائیاں
ہوتی تھیں لیکن بلیک ڈریگ اپنی تنظیم کے ہر رکن کا خصوصی خیال
رکھتا تھا۔ اس کے بارے میں کوئی نہیں جانتا تھا کہ وہ کون ہے۔
اس کا اصل نام کیا ہے اور یہ کہاں رہتا ہے لیکن وہ تابات میں کام
کرنے والے اپنے تمام گروپس کے ایک ایک آدمی کے بارے
میں جانتا تھا اور ان پر کڑی نظر رکھتا تھا اور اس کی یہی کوشش ہوتی
تھی کہ وہ اس کی تنظیم کا کوئی آدمی کسی طور پر حکومتی نمائندوں کے
ہاتھ نہ لگ سکے اس لئے اس نے حکومتی نمائندوں خاص طور پر
پولیس ڈیپارٹمنٹ میں اپنا خاصا رسوخ بنایا ہوا تھا۔

وہ پولیس ڈیپارٹمنٹ کے افراد کو نہ صرف ہر ماہ بڑے بڑے
معاوضے دیتا تھا بلکہ اپنی طاقت کا بھی اس نے اس ڈیپارٹمنٹ پر
رعب جما رکھا تھا اور تابات کے بہت سے علاقوں میں پولیس جیسے
بلیک ڈریگ کے لئے ہی کام کرتی تھی اور اس کے ایک اشارے پر
فوراً اس کے دشمنوں کے خلاف حرکت میں آ جاتی تھی۔ بلیک
ڈریگ کے پاس اس کے چند مخصوص ساتھی ہی آتے تھے۔ اس
کے یہ ساتھی بھی اس کی اصل حقیقت سے واقف نہیں تھے۔ ان
افراد سے رپورٹ لینے کے لئے بلیک ڈریگ نے ایک خاص اڈہ
بنایا ہوا تھا۔ اس وقت بلیک ڈریگ اسی خفیہ اڈے کے خفیہ آفس



میں موجود تھا اور اس کے ہاتھ میں شراب کی ایک بڑی بوتل تھی
جسے اس نے منہ سے لگا رکھا تھا۔ لیکن دروازہ کھلنے کی آواز سنتے ہی
اس نے بوتل کو منہ سے الگ کیا اور دروازے کی طرف دیکھنے لگا
جہاں ایک لمبا چوڑا اور مضبوط جسم والا نوجوان اندر داخل ہو رہا تھا۔
اس آدمی نے اندر آتے ہی گینڈے جیسے جسم والے بلیک ڈریگ کو
مخصوص انداز میں سلام کیا۔

”تم آ گئے چی کائی۔ میں تمہارا ہی انتظار کر رہا تھا۔ آؤ بیٹھو“۔
بلیک ڈریگ نے چی کائی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو چی کائی
شکریہ کہہ کر میز کی دوسری طرف پڑی ہوئی کرسیوں میں سے ایک
کرسی پر بیٹھ گیا۔

”کیا رپورٹ ہے چی کائی“...... بلیک ڈریگ نے سامنے بیٹھے
ہوئے چی کائی کی طرف دیکھ کر انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

”ان کا کوئی سراغ نہیں ملا چیف“...... چی کائی نے جواب
دیتے ہوئے کہا۔

”تم نے اچھی طرح سے ہر جگہ انکوائری کر لی ہے“...... بلیک
ڈریگ نے پوچھا۔

”یس چیف۔ ان دونوں کے حلیئے کا کوئی بھی جوڑا آج بستی یا
بس اڈے پر نہیں دیکھا گیا“...... چی کائی نے کہا۔

”آج جو بسیں روانہ ہوئی ہے کیا تم نے ان کے ٹائم کیپر سے
معلومات حاصل کیں ہیں“...... بلیک ڈریگ نے پوچھا۔

"چیف۔ اطلاع کے مطابق یہاں سے چھ کلو میٹر دوڑ سڑک پر ایک برفانی تودہ گرا تھا۔ جس سے سڑک مکمل طور پر بند ہو گئی ہے اس لئے اڈے سے آج ایک بھی بس روانہ نہیں ہو سکی ہے۔ اس لئے میں نے ٹائم کیپر سے بات کرنا ضروری نہیں سمجھا تھا اور اپنی سرچنگ مکمل کر کے آپ کے کہنے پر رپورٹ دینے خود ہی یہاں آ گیا ہوں"...... چی کائی نے کہا۔

"اگر وہ سڑک کے راستے نہیں گئے تو پھر ہو سکتا ہے ان لوگوں نے گھوڑے یا خچر کرائے پر حاصل کئے ہوں"...... بلیک ڈریگ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"یس چیف۔ ایسا ممکن ہے لیکن میں نے ساری معلومات حاصل کی ہیں۔ کسی قصبے سے آج کسی بھی سیاح نے کوئی گھوڑا کرائے پر نہیں لیا البتہ کورتو قصبے سے ایک گائیڈ نے تین خچر کرائے پر ضرور حاصل کئے ہیں"...... چی کائی نے کہا۔

"تین خچر۔ اوہ تو پھر وہ یقیناً انہی خچروں پر آگے روانہ ہوئے ہوں گے"...... بلیک ڈریگ نے تیز لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب چیف"...... چی کائی نے چونک کر پوچھا۔

"تین خچر۔ ایک گائیڈ کے لئے اور دو اس جوڑے کے لئے"...... بلیک ڈریگ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا

"نو چیف۔ اس جوڑے کا کہیں کوئی سراغ نہیں ملا اس لئے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ گائیڈ نے خچر انہی کے لئے حاصل کئے ہیں"۔



چی کائی نے کہا۔

"اگر یہ خچر اس جوڑے کے لئے نہیں تھے تو پھر وہ گائیڈ تین خچر کس کے لئے لے گیا ہے"...... بلیک ڈریگ نے کہا۔

"اس کا پتہ تو اس سے پوچھ گچھ کے بعد ہی لگ سکے گا چیف۔ میں اس کی تلاش میں ہوں۔ جیسے ہی اس کا پتہ چلے گا میں اس سے ساری معلومات حاصل کر لوں گا"...... چی کائی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم خود اس سے کچھ نہ پوچھنا بلکہ اسے لے کر میرے پاس آ جانا میں۔ خود اس سے پوچھ گچھ کروں گا۔ مجھے یقین ہے کہ یہ آدمی اس جوڑے کے لئے کام کر رہا ہے۔ پتہ کرو وہ کہاں ہے"...... بلیک ڈریگ نے کہا۔

"یس چیف۔ میں نے اپنے ساتھیوں کو اس کی تلاش پر لگا دیا ہے۔ جلد ہی وہ مل جائے گا"...... چی کائی نے کہا۔

"مجھے ایک بات سمجھ نہیں آ رہی ہے چی کائی"...... بلیک ڈریگ نے سوچتے ہوئے کہا۔

"وہ کیا چیف"...... چی کائی نے چونک کر پوچھا۔

"تم کہہ رہے ہو کہ وہ عمران ہے اور اس کے ساتھ آنے والی لڑکی کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے تو یہ بتاؤ کہ ان کے یہاں اس طرح پراسرار طور پر آنے کا کیا مقصد ہو سکتا ہے"۔ بلیک ڈریگ نے کہا۔

"یہی تو میری سمجھ میں نہیں آ رہا ہے چیف"...... چی کائی نے

ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''ہوسکتا ہے تمہارا شک بلا جواز ہو اور وہ واقعی سیاح ہی ہوں۔ میں نے ان کے کاغذات چیک کرائے ہیں۔ وہ اوریجنل ہیں پھر تم آخر ان پر شک کیوں کر رہے ہو کہ وہ مرد علی عمران ہے اور اس کی ساتھی لڑکی کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے اور وہ یہاں کسی خاص مقصد کے لئے آئے ہوئے ہیں''...... بلیک ڈریگ نے پوچھا۔

''وہ دونوں اتفاق سے اس کوہ پیمائی ٹیم میں شامل ہو گئے تھے چیف۔ ان کے چہرے دیکھ کر میں چونک پڑا تھا۔ مجھے ایسا لگ رہا تھا جیسے میں نے انہیں پہلے بھی کہیں دیکھا ہوا ہو۔ آپ جانتے ہیں کہ ایک بار ہمارا واسطہ علی عمران اور اس کے ساتھیوں سے پڑ چکا ہے۔ ہمارا ان کے ساتھ زبردست ٹکراؤ ہوا تھا لیکن وہ ہمارے ہاتھوں سے بچ کر نکل گئے تھے۔ میں نے سوائے علی عمران کے کسی کا اصل چہرہ نہیں دیکھا تھا۔ وہ ہماری تنظیم کے بارے میں بہت کچھ جانتا تھا اور اس نے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس نے ہی مل کر تابات حکومت کے کہنے پر خاص طور پر ہماری تنظیم کے خلاف کام کیا تھا اور ہمارے بہت سے مخصوص ٹھکانوں کو تباہ کر دیا تھا۔ ہماری ساری تنظیم بکھر کر رہ گئی تھی۔ آپ بھی مشکلوں سے یہاں سے فرار ہونے میں کامیاب ہوئے تھے اور پھر کئی سال بعد واپس آ کر آپ نے اس تنظیم کی از سر تشکیل کی اور اسے نئی برائٹ سن تنظیم کے نام





سے فعال کیا اور اس تنظیم کو طاقتور اور منظم کرنے کے لئے ہمیں کئی سال لگ گئے۔ بہرحال میں اتنا عرصہ گزر جانے کے باوجود عمران اور اس کے ساتھیوں کو نہیں بھولا ہوں۔ اس ٹکراؤ کے وقت بھی وہ لڑکی ان کے ساتھ تھی۔ وہ دونوں اب جب ہماری کوہ پیمائی ٹیم میں داخل ہوئے تو مجھے ایسا لگا جیسے وہ عمران ہی ہو۔ ان دونوں کے چہروں پر بظاہر ایسا کوئی تاثر نہیں تھا لیکن میری تیز نظروں نے بھانپ لیا تھا کہ وہ دونوں میک اپ میں ہیں۔ اس کے لئے میں نے ان کے قریب رہنا شروع کر دیا۔ میں نے سب کے کاغذات چیک کئے تھے۔ سب کے کاغذات درست ہیں اور ان دونوں کے بھی کاغذات درست تھے لیکن مجھے ان کے چہرے مشکوک لگ رہے تھے۔ اسی لئے میں نے آپ کو ان کے بارے میں اطلاع دی تھی۔ ان کے کاغذات کی آپ کو نقل بھجوائی تھی۔ آپ نے ان کے کاغذات کی جانچ پڑتال کرائی۔ ان کے کاغذات بھی بظاہر درست معلوم ہوئے تھے لیکن ان کی باتیں اور خاص طور پر ان کے چہرے مجھے بدستور میک اپ میں لگ رہے تھے۔ میں نے احتیاطاً ان کی ڈیجیٹل کیمروں سے تصویریں بھی اتروائی تھیں لیکن ان کیمروں نے بھی یہی ظاہر کیا ہے کہ وہ میک اپ میں نہیں ہے لیکن آپ جانتے ہیں کہ میں چہرے دیکھ کر ہی پتہ چلا لیتا ہوں کہ کوئی میک اپ میں ہے یا نہیں۔ اس معاملے میں اس علاقے میں مجھ سے بڑا ایکسپرٹ نہیں ہے اور پھر اس آدمی کی احمقانہ باتیں

مجھے اور زیادہ مشکوک بنا رہی تھیں۔ میں کسی طور پر ان دونوں سے مطمئن نہ ہو رہا تھا۔ اس آدمی کی حرکتیں بالکل پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والے علی عمران جیسی ہی تھیں۔ علی عمران ایک طاقتور اور انتہائی ذہین ایجنٹ ہے۔ وہ یہاں اس طرف کوہ پیا بن کر میک اپ کر کے کیوں آیا ہے اس کے بارے میں سب کچھ جاننے کے لئے میں اس کے ساتھ لگا ہوا تھا لیکن وہ میرے ہاتھ ایسا کوئی ثبوت نہیں لگنے دے رہا تھا کہ وہی علی عمران ہے۔ اس لئے میں نے فیصلہ کر لیا تھا کہ انہیں سب سے الگ کر کے قابو کروں گا اور پھر ان کے سپیشل میک اپ واشر سے میک اپ واش کروں تاکہ میں مطمئن ہوسکوں کہ وہ علی عمران ہے یا نہیں لیکن اس سے پہلے ہی وہ مجھے چکمہ دے کر نکل گئے۔ ان کا اس طرح نکل جانا میری اس بات کو تقویت دیتا ہے کہ میرا شک غلط نہیں تھا۔ وہ علی عمران اور لڑکی اس کی ساتھی ہی تھی جس کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہوسکتا ہے''...... چی کائی نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ کاغذات کے مطابق تو ان کا تعلق ایکریمیا سے ہی ہے اور ایکریمین سفارت خانے میں ان کا ریکارڈ بھی موجود ہے لیکن میں جانتا ہوں کہ تمہارا شک بلا وجہ نہیں ہوسکتا ہے کیونکہ جب عمران اور ہماری تنظیم جو پہلے ٹاڈا تنظیم کہلاتی تھی کا ٹکراؤ ہوا تھا تو تمہارا گروپ ہی ان کے سامنے آیا تھا اور تم ان کے بارے میں زیادہ معلومات رکھنے والے انسان ہو''...... بلیک ڈریگ نے کہا۔







''یس چیف''...... چی کائی نے کہا۔

''جس گائیڈ نے تین خچر حاصل کئے ہیں۔ کیا تم اس کا نام جانتے ہو''...... بلیک ڈریگ نے پوچھا۔

''یس چیف۔ اس گائیڈ کا نام کلاریو ہے۔ کلاریو کاسڈ''۔ چی کائی نے جواب دیا۔

''اسے ہر حال میں تلاش کرو اور اپنے آدمی اس کی رہائش گاہ پر لگا دو اور گھوڑوں اور خچروں کے فارم پر بھی تاکہ جیسے ہی وہ پلٹے اسے چوکنا ہونے کا موقع دیئے بغیر ہی پکڑ لیا جائے۔ اسے بچ نکلنے کا کوئی موقع نہیں ملنا چاہئے''...... بلیک ڈریگ نے کہا۔

''اوکے چیف۔ آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی''...... چی کائی نے کہا۔

''اس گائیڈ کلاریو کے گھر والوں سے پوچھ گچھ کرو اور اس کے گھر کی تلاشی بھی لے ڈالو''...... بلیک ڈریگ نے چند لمحے سوچنے کے بعد کہا۔

''اوکے چیف''...... چی کائی نے کہا۔

''یہ بتاؤ کہ تم جس کوہ پیا ٹیم کے ساتھ سفر کر رہے تھے اس میں کل کتنے آدمی تھے''...... بلیک ڈریگ نے پوچھا۔

''ان کی تعداد دس تھی چیف۔ اب آٹھ باقی ہیں''۔ چی کائی نے جواب دیا۔

''کیا ان آٹھ افراد میں کوئی اور بھی ان کا ساتھی ہوسکتا ہے''۔

بلیک ڈریگ نے پوچھا۔

''نو چیف۔ میں نے انہیں چیک کر لیا ہے۔ ویسے بھی ان میں ایسا کوئی آدمی نہیں ہے جس پر مجھے شک ہو کہ اس نے میک اپ کر رکھا ہے''...... چی کائی نے کہا۔

''اب سوچنے کی بات ہے اگر وہ علی عمران ہے اور اس کی ساتھی لڑکی کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے تو وہ یہاں کس مقصد کے لئے آئے ہیں۔ یہاں ان کے لئے ایسا کیا ہے جس کے لئے وہ اس قدر خفیہ طور پر یہاں پہنچے ہیں وہ بھی ایکریمین سیاحوں کے روپ میں''...... بلیک ڈریگ نے کہا۔

''میں یہی تو پتہ لگانے کی کوشش کر رہا ہوں چیف۔ بظاہر تو تابات میں ایسا کچھ نہیں ہے جو عمران یا پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے اہمیت کا حامل ہو لیکن مجھے ایک بات کا شک ہے کہ کہیں وہ جے ایل کی تباہی کے لئے نہ آئے ہوں''...... چی کائی نے کہا تو بلیک ڈریگ بے اختیار چونک پڑا۔

''جے ایل۔ تمہارا مطلب ہے جکاسٹر لیبارٹری''...... بلیک ڈریگ نے چونکتے ہوئے کہا۔

''لیس چیف''...... چی کائی نے کہا۔

''کیا مطلب۔ تم ایسا کیوں سوچ رہے وہ کہ وہ جے لیبارٹری کو تباہ کرنے کے لئے آئے ہیں اور جے لیبارٹری ان علاقوں میں تو موجود ہی نہیں ہے''...... بلیک ڈریگ نے حیرت بھرے لہجے میں



کہا۔

''لیس چیف۔ لیبارٹری تو یہاں سے دور آستیان کے علاقے میں موجود ہے لیکن یہاں ایسے بہت سے راستے ہیں جو اس ٹاپ سیکرٹ لیبارٹری تک جاتے ہیں اور آپ جانتے ہیں کہ اس لیبارٹری میں ایسے کیمیکل ہتھیار تیار کئے جا رہے ہیں جن پر اقوام متحدہ کی طرف سے مکمل طور پر پابندی عائد ہے۔ ان کیمیکل ہتھیاروں کو دنیا کی نظروں سے اور خاص طور پر سیٹلائٹ سسٹم سے محفوظ رکھنے کے لئے لیبارٹری کو آستیان کے برفانی پہاڑیوں کے اندر انتہائی خفیہ بنایا گیا ہے اور یہ لیبارٹری تابات حکومت کی نظروں سے بھی پوشیدہ رکھی گئی ہے۔ یہ لیبارٹری روسیاہ نے خفیہ طور پر ہماری ایجنسی کے تعاون سے تیار کی تھی جس کے لئے انہوں نے ہمیں ہماری امید سے بڑھ کر ہمیں معاوضہ ادا کیا تھا اور اس لیبارٹری کی حفاظت بھی ہمارے سپرد کر دی تھی۔ اس لیبارٹری میں جو مخصوص اسلحہ تیار کیا جا رہا ہے اسے خصوصی طور پر اس رینج کے تحت تیار کیا جا رہا ہے کہ اس علاقے سے خاص طور پر پاکیشیا کو نشانہ بنایا جا سکے کیونکہ روسیاہ یہ سمجھتا ہے کہ جس طرح سے ایکریمیا دن بدن پاکیشیا پر قرضوں اور خاص طور پر عالمی دباؤ کی وجہ سے دہشت گردی کا الزام لگا کر وہاں اپنی گرفت مضبوط کرتا جا رہا ہے۔ ایک دن ایکریمیا مکمل طور پر پاکیشیا پر قابض ہو جائے گا اور پھر وہ بہادرستان میں موجود اپنی فوج کے ساتھ مل کر روسیاہ کی ریاستوں پر

حملے کر سکتا ہے تاکہ روسیاہ کو مزید توڑا جا سکے اور اسے کمزور کیا جا سکے۔ یہاں بننے والی لیبارٹری اور میزائل اسٹیشن اس آنے والے وقت کے لئے تیار کئے جا رہے ہیں تاکہ اگر ایکریمیا، پاکیشیا میں اپنا قدم جمائے تو اسے ان کیمیکل میزائلوں سے مکمل طور پر تباہ کیا جا سکے۔ ہو سکتا ہے کہ عمران کو کسی طرح اس لیبارٹری کا پتہ چل گیا ہو اور وہ اس لیبارٹری اور میزائل اسٹیشن کو پاکیشیا کے لئے خطرہ سمجھتا ہو۔ اس لئے وہ اسے تباہ کرنے کے لئے یہاں آیا ہو''...... چی کائی نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ جے لیبارٹری انتہائی خفیہ ہے اور وہ جس علاقے میں قائم ہے وہاں تک کسی کا پہنچنا آسان نہیں ہے۔ دوسرا یہ کہ اس لیبارٹری سے پاکیشیا کو کوئی خطرہ لاحق نہیں ہے۔ یہ سب پیش بندی کے طور پر کیا جا رہا ہے کہ اگر پاکیشیا پر ایکریمیا قابض ہو تو اسے نشانہ بنایا جا سکے اور عمران جیسے انسان کے بارے میں مجھے معلوم ہے وہ ایسے معاملات میں جلد بازی نہیں کرتا۔ ویسے بھی ابھی لیبارٹری ہی مکمل طور پر تیار نہیں ہوئی ہے اور میزائل اسٹیشن بنانے کے لئے کسی جگہ کا ہی انتخاب نہیں کیا گیا ہے۔ اس لیبارٹری کو مکمل کرنے اور اسے فعال کرنے میں کئی سال کا عرصہ درکار ہے۔ اگر عمران اور اس کے ساتھی اس لیبارٹری کو آ کر تباہ بھی کر دیں تو اس سے روسیاہ کو کیا فرق پڑے گا۔ وہ یہاں نہیں تو ایسی لیبارٹری اور میزائل اسٹیشن کہیں اور بنا لے گا اس بات



سے عمران کو بھی آگاہی ہو گی اس لئے وہ فوری طور پر اس لیبارٹری کو تباہ کرنے کے لئے نکل کھڑا ہو ایسا ممکن نہیں ہے۔ جن راستوں پر عمران جا رہا ہے وہ راستے آستیان علاقے تک ضرور جاتے ہیں لیکن ان دشوار گزار پہاڑیوں تک نہیں جہاں پہاڑیوں کے اندر خفیہ لیبارٹری موجود ہے۔ تم غلط سوچ رہے ہو۔ اگر تمہارے کہنے کے مطابق وہ عمران ہی ہے تو پھر اس کا ہدف جے لیبارٹری نہیں ہو سکتا ہے''...... بلیک ڈریگ نے منہ بنا کر کہا۔

''تو پھر اس کا یہاں آنے کا اور کیا مقصد ہو سکتا ہے چیف''...... چی کائی نے کہا۔

''یہ میں نہیں جانتا۔ ابھی تو یہ بھی کنفرم نہیں ہوا ہے کہ جن پر تمہیں شک ہے وہ واقعی عمران ہے بھی یا نہیں''...... بلیک ڈریگ نے کہا۔

''مجھے یقین ہے چیف۔ وہ عمران ہی ہے''...... چی کائی نے اپنی بات پر زور دیتے ہوئے کہا۔

''تو پھر ڈھونڈو اسے۔ وہ یقیناً یہاں کسی اور مقصد کے لئے آیا ہے۔ اس کا مقصد کیا ہے یہ ہمارے لئے جاننا بے حد ضروری ہے۔ میں نے یہ تو کنفرم کرا لیا ہے کہ اس بار تاباتی حکومت نے پاکیشیا سے ایسی کوئی درخواست نہیں کی ہے کہ وہ ہماری تنظیم کو یہاں تلاش کر کے ختم کر سکے۔ تاباتی حکومت کو برائٹ سن تنظیم کا تو علم ہے لیکن ان کے مطابق یہ ایک چھوٹی سی اور انتہائی کمزور تنظیم ہے جو

محض ان چھوٹے علاقوں تک محدود ہے۔ تاباتی حکومت یہ نہیں
جانتی کہ اس بار ہماری تنظیم پہلے سے زیادہ فعال ہے اور اس کا
نیٹ ورک تابات سمیت پوری دنیا میں پھیلا ہوا ہے۔ تم نے جب
عمران کے بارے میں مجھے بتایا تھا کہ وہ یہاں موجود ہے تو میں
نے خصوصی طور پر حکومت کے اعلیٰ عہدے داروں اور مخصوص شعبوں
کو کنگالا تھا جو ہمارے خلاف کام کر رہے تھے لیکن وہاں سے ایسا
کوئی ثبوت نہیں ملا ہے کہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران
ہماری تنظیم کو ختم کرنے کے لئے بلائے گئے ہوں۔ حکومت کے
پاس برائٹ ایجنسی کا ریکارڈ تو ہے لیکن یہ ریکارڈ اتنا تفصیلی نہیں
ہے کہ حکومت خاص طور پر سب کچھ چھوڑ کر ہماری تنظیم کو سبوتاژ
کرنے کے اقدامات کر سکے۔ اس لئے میں اب تک نہیں سمجھ سکا
ہوں کہ عمران کو یہاں آنے کی کیا ضرورت پیش آ گئی ہے اور وہ
بھی اس قدر خفیہ طور پر کہ وہ اپنے ساتھ باقی ممبران کو بھی نہیں لایا
صرف ایک لڑکی کے ساتھ یہاں آیا ہے جس پر تمہیں شک ہے کہ
اس کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہی ہے''...... بلیک ڈریگ نے
کہا۔

''یس چیف۔ میں اب بھی یہی کہوں گا کہ وہ عمران ہے اور اس
کے ساتھ جو لڑکی ہے اس کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے اور
اب وہ جس طرح سے مجھے دھوکا دے کر نکلے ہیں اس سے میرا
یقین اور زیادہ بڑھ گیا ہے۔ اب میں انہیں پوری شدت سے تلاش





کرا رہا ہوں۔ ایک بار وہ ہاتھ آ گئے تو پھر وہ میرے ہاتھوں سے
بچ کر نہ جا سکیں گے۔ انہیں ساری حقیقت اگلنی ہی پڑے گی کہ وہ
یہاں کس مقصد کے لئے آئے ہیں''...... چی کائی نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ جو کرنا ہے جلدی کرو کہیں وہ تمہاری پہنچ سے دور
نہ نکل جائیں''...... بلیک ڈریگ نے کہا۔

''یس چیف''...... چی کائی نے کہا۔

''اگر وہ عمران ہی ہے اور اس کے ساتھ آنے والی لڑکی کا تعلق
پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے تو پھر اس بار ان دونوں کو کسی صورت
میں یہاں سے زندہ بچ کر نہیں جانا چاہئے۔ ان کی وجہ سے مجھے
بہت تکلیف اٹھانی پڑی تھی اور میرا کروڑوں ڈالرز کا نقصان ہوا
تھا۔ اس سے اچھا موقع مجھے پھر نہیں ملے گا کہ میں ان سے اپنا
بدلہ لے سکوں اور انہیں ان کے انجام تک پہنچا سکوں''...... بلیک
ڈریگ نے کہا۔

''میں بھی یہی چاہتا ہوں چیف''...... چی کائی نے کہا۔

''جیسے ہی ان کا کچھ پتہ چلے مجھے فوری طور پر رپورٹ دو''۔
بلیک ڈریگ نے کہا۔

''اوکے چیف''...... چی کائی نے کہا پھر دروازے کی طرف
بڑھتا چلا گیا لیکن کمرے سے نکلنے سے پہلے ہی اسے رکنا پڑا تھا۔
ایک آدمی اندر داخل ہوا تھا اور چی کائی اسے دیکھ کر رکا تھا۔

''تم واپس کیوں آ گئے''...... چی کائی نے اس سے پوچھا۔

''جیفرے وہاں کی نگرانی کر رہا ہے اور میں ایک اہم اطلاع لے کر آیا ہوں''...... آنے والے نے کہا۔

''وہ کیا''...... چی کائی نے پوچھا۔

''اس بات کا ثبوت مل گیا ہے کہ وہ گائیڈ کلاریو ہمارے مطلوبہ جوڑے کو لے کر کہیں گیا ہے''...... آنے والے نے بتایا۔

''کیسا ثبوت''...... چی کائی نے پوچھا۔ اس کی بات سن کر بلیک ڈریگ بھی چونک پڑا۔

''ان تینوں کی تصویریں۔ ایک پیشہ ور فوٹوگرافر نے یہ تصویریں فوری پرنٹ تیار کرنے والے کیمرے سے اس وقت اتاری تھیں کہ جب کلاریو انہیں لے کر روانہ ہو رہا تھا''...... آنے والے نے کہا اور جیب سے دو تصویریں نکال کر چی کائی کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

''اوہ''...... چی کائی کے منہ سے نکلا اور وہ تصویروں کو غور سے دیکھنے لگا پھر اس نے وہ تصویریں اپنے چیف بلیک ڈریگ کی جانب بڑھا دیں۔

''کیا یہی ہے وہ''...... بلیک ڈریگ نے تصویریں دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''نہیں۔ یہ وہ جوڑا یعنی چارلی اور ایرا نہیں ہے''...... چی کائی نے کہا۔

''ہو سکتا ہے ان لوگوں نے میک اپ تبدیل کر لیا ہو۔ کیا تم



نے خچر کی زین سے بندھے ہوئے تھیلے پر غور کیا ہے''...... بلیک ڈریگ نے کہا۔

''اوہ نہیں''...... چی کائی کے منہ سے نکلا پھر اس نے تصویریں بلیک ڈریگ سے لیں اور دوبارہ انہیں دیکھنے لگا اس بار وہ خچروں کی زین سے بندھے ہوئے تھیلوں کو دیکھ رہا تھا یک بیک اس کی آنکھیں چمکنے لگیں۔

''لیں چیف یہی تھیلے ان دونوں کے ہیں ان پر لکھے ہوئے نمبر مجھے اچھی طرح یاد ہیں''...... چی کائی نے جوشیلے لہجے میں کہا۔

''تو ثابت ہو گیا کہ تمہارا شک صحیح تھا اور یہ دونوں غیر ملکی ایجنٹ ہیں''...... بلیک ڈریگ نے کہا۔

''جی ہاں''...... چی کائی نے کہا۔

''اب دیکھنا یہ ہے کہ ان کی واپسی ہوتی ہے یا نہیں''...... بلیک ڈریگ نے کہا۔

''واپسی مشکل نظر آ رہی ہے چیف کیونکہ یہاں سے خچروں کے ذریعے یہ لوگ اوچان ولیج جا کر ٹرین سے آگے روانہ ہو سکتے ہیں''...... چی کائی نے کہا۔

''ہونہہ۔ تو کیا ان کی منزل اوچان ولیج ہے''...... بلیک ڈریگ نے ہنکارہ بھرتے ہوئے کہا۔

''کچھ کہہ نہیں سکتا باس۔ البتہ ان کو شاید علم ہو گیا ہو گا کہ سڑک کا راستہ بند ہے اسی لئے انہوں نے خچر اور گائیڈ حاصل کیا

ہے تاکہ اوچان ویلج جا کر ٹرین پکڑ سکیں''...... چی کائی نے سوچتے ہوئے کہا۔

''ایسا ہی لگ رہا ہے۔ تمہارا کوئی گروپ وہاں موجود ہے۔ اگر ہے تو اسے فوری طور پر الرٹ کر دو۔ وہ جب ٹرین سے اتریں تو وہ ان کی نگرانی کریں اور پھر تمہیں اطلاع کریں''...... بلیک ڈریگ نے کہا۔

''یس چیف۔ میرا وہاں ایک گروپ موجود ہے۔ میں ابھی اس گروپ کو الرٹ کر دیتا ہوں اور وہ اوچان ویلج کے انڈر گراؤنڈ ریلوے اسٹیشن کو گھیر لیں گے۔ اگر انہوں نے ٹرین میں سفر کیا تو وہ اسٹیشن پر ضرور پکڑے جا سکتے ہیں''...... چی کائی نے کہنا چاہا۔

''لیکن اگر انہوں نے میک اپ بدل لیا ہو تو''...... بلیک ڈریگ کہا۔

''یس چیف۔ ایسا ہو سکتا ہے۔ میں اس گروپ کو اس جوڑے کے قد کاٹھ کے بارے میں بتا دیتا ہوں اور اس طرف جانے والے تمام سیاحتی جوڑوں پر انہیں نظر رکھنے کا حکم دے دیتا ہوں اور پھر میں خود بھی وہاں پہنچ جاتا ہوں۔ ابھی ٹرین راستے میں ہو گی۔ میں اپنے تیز رفتار ہیلی کاپٹر میں وہاں پہنچ کر خود اسٹیشن پر چیکنگ کرتا ہوں۔ وہ کسی بھی میک اپ میں ہوں میں ایک نظر میں انہیں پہچان لوں گا''...... چی کائی نے کہا۔

''یہ ٹھیک ہے۔ تم جلد سے جلد وہاں پہنچ جاؤ اور جیسے بھی ممکن





ہو انہیں اپنی گرفت میں لو''...... بلیک ڈریگ نے کہا اور چی کائی نے جیب سے اپنا مخصوص سیل فون نکالا اور اوچان ویلج میں موجود اپنے گروپ کو کال کرنے میں مصروف ہو گیا۔ ہدایات دے کر اس نے سیل فون بند کیا اور اسے واپس جیب میں ڈال دیا۔

''میرا گروپ اسٹیشن پہنچ رہا ہے چیف۔ اب مجھے بھی وہاں پہنچنا ہے۔ اگر آپ اجازت دیں تو کیا میں جا سکتا ہوں''...... چی کائی نے کہا۔

''ہاں۔ اب تو مجھے بھی شک ہونے لگا ہے کہ یہ لوگ کسی خاص مشن پر ہی یہاں آئے ہیں۔ ورنہ اس طرح تابات دارالحکومت کا رخ نہ کرتے''...... بلیک ڈریگ نے کہا۔

''دارالحکومت''...... چی کائی نے چونک کر کہا۔

''ہاں۔ اوچان ویلج سے ٹرین پکڑنے کا مقصد سوائے دارالحکومت جانے کے اور کوئی نہیں ہو سکتا''...... بلیک ڈریگ نے کہا۔

''اوہ۔ اگر وہ دارالحکومت پہنچ گئے تو پھر انہیں تلاش کرنا ہمارے لئے مشکل ہو جائے گا''...... چی کائی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ تم جاؤ اور جا کر انہیں جلد سے جلد تلاش کرو''...... بلیک ڈریگ نے کہا تو چی کائی فوراً اٹھ کھڑا ہو گیا۔ اس نے بلیک ڈریگ کو سلام کیا اور پھر مڑ کر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"اب کیا کریں"...... جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"یہاں اس چیک پوسٹ کی موجودگی سمجھ میں نہیں آ رہی ہے۔ بہرحال دیکھتے ہیں کیا ہوسکتا ہے۔ تم تیار رہنا۔ یہ ہمیں اوپر بلائیں گے۔ اوپر جاتے ہی ہم ان پر حملہ کر دیں گے۔ انہیں ہلاک کئے بغیر شاید ہمارا آگے بڑھنا ممکن نہ ہو"...... عمران نے سنجیدگی سے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اسی لمحے چٹان کے پیچھے سے دو مسلح افراد نکلے اور وہ تیزی سے ان کی طرف بڑھے۔ ان کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں۔

"تمہارا نام کیا ہے"...... ان میں سے ایک آدمی نے ان کے سامنے آتے ہوئے انتہائی کرخت لہجے میں پوچھا۔

"میرا نام البرٹ ہے جناب اور یہ میری وائف ریٹا ہے"۔ عمران نے اپنا اور جولیا کا نئے ناموں سے تعارف کراتے ہوئے کہا۔ وہ آدمی انہیں گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔





"تم دونوں یہاں کس لئے آئے ہو اور آگے کہاں جا رہے ہو"...... اس آدمی نے پوچھا۔

"ہمارا تعلق ایکریمیا سے ہے جناب اور ہم سیاح ہیں اور ان علاقوں میں گھومنے پھرنے کے لئے آئے ہیں۔ ہمارے گائیڈ نے بتایا تھا کہ آگے کوئی تفریحی پوائنٹ ہے اس لئے ہم اس طرف آ گئے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں اس گائیڈ نے تمہیں غلط بتایا ہے۔ آگے یہ کھائی ختم ہو جاتی ہے اور طویل اور انتہائی دشوار گزار پہاڑی سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ وہاں کوئی تفریحی پوائنٹ نہیں ہے۔ اس طرف بہت سے لوگ جا کر اپنی جانیں گنوا چکے ہیں۔ یہاں چونکہ پہلے کوئی چیک پوسٹ نہیں تھی اس لئے کسی کو اس طرف جانے سے نہیں روکا جاتا تھا لیکن جب اس طرف جانے والے افراد کی ہلاکتوں کا گراف بڑھ گیا تو ہم نے یہ جگہ سنبھال لی اور وقتی طور پر ایک چیک پوسٹ بنا لی ہے تاکہ اس طرف جانے والوں کو روکا جا سکے اور ان کی جانیں بچائی جا سکیں"...... اس آدمی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تو کیا آپ کا تعلق فوج سے ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ یہ فوجی چوکی ہے۔ میں میجر ہوں اور میرا نام میجر اکیان ہے"...... اس آدمی نے کہا۔

"آپ کا بہت شکریہ میجر اکیان کہ آپ نے ہمیں اس خطرناک راستے پر جانے سے روک لیا ورنہ اس گائیڈ نے تو ہمیں مس گائیڈ

کیا تھا اور ہمیں موت کے راستے پر ڈال دیا تھا''...... عمران نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

''ہم نے تمام گائیڈوں کو نوٹس بھیج دیئے ہیں کہ کسی سیاح کو اس طرف نہ آنے دیں لیکن شاید جس گائیڈ نے تمہیں مس گائیڈ کیا ہے اس تک ہمارا نوٹس نہ پہنچا ہو۔ بہرحال۔ تم دونوں واپس چلے جاؤ''...... میجر اکیان نے کہا۔

''ٹھیک ہے جناب۔ ہم واپس چلے جاتے ہیں''...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

''تم دونوں ٹھہرے کہاں ہو''...... میجر اکیان نے پوچھا۔

''کورتو کے پرائڈ ہوٹل میں جناب۔ فرسٹ فلور پر روم نمبر دس ہے۔ آپ بے شک کنفرم کر لیں''...... عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تم دونوں شکل و صورت سے ہی ایکریمین معلوم ہو رہے ہو۔ بہرحال اب جاؤ واپس۔ ضرورت ہوئی تو میں تم سے ملنے خود آؤں گا''...... میجر اکیان نے کہا۔

''ضرور جناب۔ آپ جب چاہیں تشریف لائیں۔ ہم ابھی مزید ایک ہفتہ وہیں ٹھہریں گے''...... عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ جاؤ اب''...... میجر اکیان نے کہا۔

''اوکے''...... عمران نے کہا اور پھر اس نے جولیا کو اشارہ کیا اور واپس اس راستے کی طرف بڑھ گئے جس طرف سے وہ آئے تھے۔ میجر اکیان اور اس کا ساتھی بدستور انہیں دیکھ رہے تھے۔



''بچ گئے۔ اگر وہ ہمیں روک لیتے تو مشکل ہو جاتی''...... جولیا نے کافی دور نکل آنے کے بعد کہا۔

''ہاں۔ اللہ تعالیٰ نے بچا لیا۔ اب ہم اس میک اپ میں آگے نہیں جا سکتے۔ ہمیں میک اپ بدل کر رات کے وقت ہی اس طرف آنا ہوگا۔ رات کی تاریکی میں یہ لوگ اوپر ہی رہیں گے اور ہم خاموشی سے یہاں سے نکل جائیں گے''...... عمران نے کہا۔

''تو کیا ہم اب واقعی کورتو قصبے میں جائیں گے''...... جولیا نے کہا۔

''نہیں۔ ہم اوپر جا کر کسی پہاڑی غار میں چھپ جائیں گے۔ رات تک ہم وہیں رکیں گے اور پھر دوبارہ نیچے آ جائیں گے۔ تم اپنی رفتار بڑھاؤ ہمیں جلد از جلد یہ سفر طے کر لینا چاہئے تاکہ کسی مصیبت کے آنے سے پہلے ہی محفوظ ہو جائیں''...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

''تم اوچان ویلج سے ہی ٹرین میں کیوں نہیں سوار ہو جاتے''۔ جولیا نے پوچھا۔

''چی کائی کو ہم پر شک ہو چکا ہے۔ وہ کون ہے اس کے بارے میں تم بخوبی جانتی ہو۔ ہمارے غائب ہونے کے بعد وہ یقیناً کورتو قصبے اور دوسرے قریبی قصبوں میں آ کر تحقیقات کرے گا۔ اس کے بعد انہیں کلاریو کی گمشدگی کا پتہ چلا اور جو خچر ہم نے واپس بھیجے ہیں۔ ان کا پتہ چلتے ہی وہ اگر ذرا سا بھی عقلمند ہے تو

سمجھ جائے گا کہ ہم کہاں گئے ہیں“...... عمران نے کہا۔

”اوہ“...... جولیا کے منہ سے نکلا۔

”پھر اوچان ویلیج کی پولیس یا برائٹ سن کے کسی گروپ کے ذریعے وہاں ہماری تلاش کروائی جا سکتی ہے ایسی صورت میں خود ہی سوچو وہاں گئے تو کیا صورت رہے گی“...... عمران نے کہا۔

”کیا اوچان ویلیج میں ہمارے نہ ملنے سے وہ یہ نہیں سوچے گا کہ ہم آگے بھی جا سکتے ہیں“...... جولیا نے کہا۔

”نہیں۔ اس کی بجائے وہ یہ سوچ سکتا ہے کہ ہم شاید اوچان ویلیج کا راستہ بھول کر جنگل کے اندر ہی کہیں بھٹک رہے ہیں اور رات ہوتے ہی جنگل کے جانور ہمارا خاتمہ کر دیں گے یا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ مسلح افراد کا گروپ لے کر اس جنگل میں ہی پہنچ کر ہماری تلاش شروع کر دے“...... عمران نے کہا۔

”اگر وہ اس طرف آ گیا تو“...... جولیا نے کہا۔

”یہ راستے بے حد دشوار گزار ہیں۔ یہاں طویل کھائی اور دشوار گزار پہاڑی سلسلے ہے۔ جن میں بے شمار کریکس اور غار موجود ہیں۔ ہم ان میں چھپ گئے تو وہ آسانی سے ہمیں نہ تلاش کر سکے گا۔ جب تک رات نہیں ہو جاتی ہمیں یہیں رہنا ہے اور پھر رات ہوتے ہی ہم اپنا سفر پھر سے شروع کر دیں گے“...... عمران نے کہا۔

”پیدل سفر کرنا تو بے حد مشکل ہو گا۔ تم ان خچروں کو نہ جانے





دیتے۔ انہیں بھی ہم اپنے ساتھ کہیں چھپا سکتے تھے“...... جولیا نے کہا۔

”جو ہوا سو ہوا۔ اب ہمیں پیدل ہی آگے جانا ہے“...... عمران نے کہا اسی لمحے اس کی نظریں ایک کریک پر پڑیں تو وہ چونک پڑا۔

”کیا ہوا“...... اسے چونکتے دیکھ کر جولیا نے پوچھا۔ عمران نے سر اٹھا کر کھائی کے اوپر اس حصے کی طرف دیکھا جہاں وہ فوجی موجود تھے لیکن وہ باتیں کرتے ہوئے کافی دور نکل آئے تھے اور ان کے راستے میں ہر طرف چٹانیں بکھری ہوئی تھیں اور کھائی جگہ جگہ مڑ رہی تھی اس لئے اب بلندی کا وہ حصہ انہیں دکھائی نہ دے رہا تھا جہاں مسلح فوجی موجود تھے۔ وہ جس رخ پر موجود تھے انہیں بھی اوپر سے نہ دیکھا جا سکتا تھا۔

”میرے خیال میں ہمیں اب کہیں چھپنے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ دیکھو یہ کریک۔ یہ کافی دور تک جا رہا ہے۔ ہم اس کریک سے آگے جا سکتے ہیں۔ اس کریک میں سفر کرتے ہوئے ہمیں وہ فوجی نہ دیکھ سکیں گے اور ہم جلد ہی ان کی پہنچ سے دور نکل جائیں گے“...... عمران نے کہا۔

”کیا تمہیں یقین ہے کہ اس کریک سے ہم ان فوجیوں کی نظروں سے بچ کر نکل جائیں گے اور یہ کریک آگے جا کر کسی اور طرف نہیں مڑ جائے گا۔ ایسا نہ ہو ہم چلتے رہیں اور پھر گھوم پھر کر وہیں پہنچ جائیں جہاں سے چلے تھے“...... جولیا نے کہا۔

"فکر نہ کرو۔ یہ کریک کافی طویل ہے۔ اس کا کٹاؤ اس طرز کا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ اسی طرف جا رہا ہے جس طرف ہم نے جانا ہے۔ کریک سے آگے بڑھنے کا راستہ تو طویل ہو سکتا ہے لیکن ہم اسٹارٹنگ پوائنٹ پر واپس نہیں آئیں گے"...... عمران نے مسکرا کر کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ اس کریک میں داخل ہو گئے۔ رات ہونا شروع ہو گئی تھی۔ ان کے لئے یہ بات اطمینان کا باعث تھی کہ کریک صاف ستھرا تھا۔ وہاں بھیڑیئے اور برفانی ریچھ نہیں تھے اور نہ ہی راستہ دشوار گزار اور خطرناک تھا۔

مسلسل اور کافی دیر چلتے رہنے کے بعد جب عمران کو یقین ہو گیا کہ وہ چیک پوسٹ کو کافی پیچھے چھوڑ آیا ہے تو وہ ایک اور کٹاؤ دیکھ کر اس راستے سے ہوتا ہوا واپس کھائی والے راستے میں آ گیا۔ یہاں بھی طویل چٹانی سلسلہ پھیلا ہوا تھا۔ وہ چٹانوں میں رک گئے۔ عمران نے چٹانوں کے درمیان ایئر ٹائٹ ٹیوب نما بستر بچھا دیئے جن پر وہ ایزی انداز میں ریسٹ کر سکتے تھے۔ ایئر ٹائٹ ٹیوب بستروں میں جانے سے پہلے انہوں نے بیگوں سے خشک خوراک کے ڈبے نکال کر کھانا کھایا اور پانی کی بوتلوں سے پانی پیا۔ جولیا کے پاس فلاسک اور ڈسپوزیبل گلاس موجود تھے۔ فلاسک میں کافی موجود تھی۔ دونوں نے کافی پی اور پھر وہ ایئر ٹائٹ ٹیوب نما بستروں میں گھس گئے۔ رات انہوں نے وہیں



گزاری اور پھر صبح ہوتے ہی وہ ناشتہ کر کے ایک بار پھر آگے روانہ ہو گئے۔ تین دن کے سفر کے بعد وہ اس کھائی کے کنارے پر پہنچ گئے۔ وہ رات کو ہی آرام کرتے تھے اور دن میں اپنا سفر جاری رکھتے تھے۔ اس وقت دوپہر ہو رہی تھی جب وہ کھائی کے کنارے سے نکل کر ایک چھوٹے سے جنگل میں پہنچے تھے اور پھر وہ اس جنگل میں چلنے لگے۔ جنگل میں ہر طرف خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ تھوڑی ہی دور جانے کے بعد جنگل چھدرا ہوتا جا رہا تھا اور یہ اس بات کی نشانی تھا کہ جنگل ختم ہونے والا ہے۔

"جنگل تو ختم ہوا"...... جولیا نے کہا۔ اب وہ جس راستے پر چل رہے تھے وہاں اکا دکا ہی درخت رہ گئے تھے البتہ گھنی جھاڑیاں اور خودرو برفانی پودے دور تک پھیلے ہوئے نظر آ رہے تھے۔

"ہاں"...... عمران نے کہا اور چاروں طرف نظر دوڑانے لگا۔

"کیا ہم صحیح راستے پر سفر کر رہے ہیں"...... جولیا نے پوچھا۔

"بالکل صحیح راستے پر"...... عمران نے کہا اور پھر وہ دوربین تھیلے سے نکال کر آنکھوں پر لگا کر سامنے کا جائزہ لینے لگا۔ جولیا نے بھی عمران کی تقلید کرتے ہوئے اپنے تھیلے سے ایک اور دوربین نکال کر آنکھوں سے لگا لی تھی جو ان کے پاس پہلے سے ہی موجود تھیں۔

"غالباً آگے کوئی گاؤں نظر آ رہا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں مگر ہمیں اس گاؤں سے بچ کر نکلنا ہو گا۔ یہاں بھی ہم

کسی کی نظروں میں نہ آئیں تو بہتر ہو گا''...... عمران نے کہا۔

''کیا یہ اوچان ولیج ہے''...... جولیا نے پوچھا۔

''نہیں وہ اتنا چھوٹا نہیں ہے اور نہ ہی جنگل سے اتنے قریب''...... عمران نے دوربین گلے سے لٹکاتے ہوئے کہا۔

''لیکن آگے کا سفر کرنے کے لئے ہم اس گاؤں سے گھوڑے اور خچر تو لے ہی سکتے ہیں اور پھر ہمارے پاس کھانے پینے کا سامان بھی ختم ہو رہا ہے۔ نجانے ابھی ہمارا سفر کتنا طویل ہے۔ ہمیں ان سب کی ضرورت پڑے گی''...... جولیا نے جولیا نے کہا۔

''اوہ ہاں۔ ٹھیک ہے۔ تم پھر یہیں رکو۔ گاؤں میں اکیلا میں جاؤں گا اور جو مل سکے گا لے آؤں گا۔ چی کائی اور اس کے ساتھیوں کو ایک جوڑے کی تلاش ہے۔ وہ سیاحت کرنے والے جوڑوں کو ہی چیک کر رہے ہوں گے۔ اس لئے مجھ پر ان کا دھیان نہیں جائے گا''...... عمران نے کہا۔

''تو کیا میں یہاں اکیلی رہوں گی''...... جولیا نے کہا۔

''تم جنگل کی طرف چلے جاؤ۔ جنگل میں کوئی خطرہ نہیں ہے۔ وہاں تم اکیلی نہیں ہو گی''...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

''کیا مطلب۔ وہاں میرے ساتھ کون ہو گا''...... جولیا نے چونک کر کہا۔

''پیڑ پودے تو ہوں گے ہی۔ انہیں اپنا تعارف کرا دینا اور ان سے باتیں کرتی رہنا۔ کسی پیڑ پودے کو تم پسند آ گئی تو وہ تمہیں



جواب بھی دے دے گا''...... عمران نے کہا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

''پیڑ پودے تم جیسے احمق نہیں ہیں''...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اتنے عقلمند بھی نہیں ہیں کہ تم جیسی حسین لڑکی کو دیکھ کر مچل مچل جائیں اور جھومنا اور ناچنا شروع کر دیں''...... عمران نے کہا تو جولیا بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

''اچھا۔ اب جاؤ۔ ایسا نہ ہو کہ تمہیں واپس آنے میں دیر ہو جائے۔ کوشش کرنا کہ رات ہونے سے پہلے واپس آ جاؤ۔ میں جنگل کے کنارے پر ہی رہوں گی تاکہ تم آؤ تو آسانی سے تمہیں دیکھ سکوں ورنہ میری تلاش میں تمہیں مجنوں کی طرح جنگل میں بھٹکنا پڑ سکتا ہے''...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

''تو تم خود کو لیلیٰ سمجھ رہی ہو جس کی تلاش میں مجنوں میاں جنگلوں اور صحراؤں میں بھٹکتا پھرتا رہا تھا''...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

''تم مجنوں بنو تو سہی پھر تمہیں میرے لئے جنگلوں اور صحراؤں میں نہ بھٹکنا پڑے گا۔ میں خود ہی تم تک پہنچ جاؤں گی''...... جولیا نے ہنستے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار اپنے سر پر ہاتھ پھیر کر رہ گیا۔

"ٹھیک ہے۔ تم جنگل میں جا کر لیلیٰ بننے کی پریکٹس کرو تب تک میں سامان لے کر اور سواری کا کوئی انتظام کر کے آتا ہوں"...... عمران نے معصومیت سے کہا تو جولیا نے ہنستے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اپنی بات پر اس نے عمران کو خجل ہوتے دیکھ لیا تھا۔

"اگر مجھے دیر لگی اور رات ہو گئی تو میں واپس آتے ہوئے جنگل کی طرف ٹارچ جلا بجھا کر تمہیں کاشن دوں گا۔ تم بھی مجھے جواباً ٹارچ روشن کر کے کاشن دے دینا تا کہ میں واقعی گھوڑوں یا خچروں کے ساتھ نہ بھٹکتا نہ رہوں"...... عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر عمران جولیا کو وہاں چھوڑ کر گاؤں کی طرف روانہ ہو گیا۔ عمران کے وہاں سے جاتے ہی جولیا واپس جنگل کی طرف بڑھ گئی۔ دوپہر گزری اور شام ہو گئی اور پھر شام کے سائے تیزی سے ڈھلنا شروع ہو گئے۔ عمران کو گئے کافی دیر ہو چکی تھی لیکن وہ ابھی تک واپس نہ آیا تھا۔ جوں جوں شام کے سائے پھیل کر رات کے اندھیرے میں بدلتے جا رہے تھے جولیا کو اس کی فکر لاحق ہونا شروع ہو گئی تھی۔

سردی کی شدت میں اضافہ ہوتا جا رہا تھا۔ گرم لباس پہننے اور بار بار کافی پینے کے باوجود سردی کی شدید لہریں جولیا کو اپنے رگ و پے میں اترتی ہوئی محسوس ہو رہی تھیں۔ اس کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ اب خود ہی عمران کے پیچھے اس گاؤں میں چلی جائے اور پتہ لگانے





کی کوشش کرے کہ آخر عمران کو اتنا وقت کیوں لگا ہے۔ پھر اسے دور سے روشنی کا نقطہ سا جلتا بجھتا ہوا دکھائی دیا تو اس کی جان میں جان آ گئی۔ یہ عمران ہی تھا جو مخصوص انداز میں ٹارچ کو جلا بجھا کر جولیا کو کاشن دے رہا تھا۔ جولیا نے بھی کوٹ کے جیب سے ٹارچ نکالی اور عمران کو کاشن دینے لگا۔ تقریباً دس منٹ بعد اسے عمران ایک خچر پر سوار اس طرف آتا ہوا دکھائی دیا۔ اس کے ساتھ ایک اور خچر بھی دوڑ رہا تھا جس پر بڑا تھیلا لٹکا ہوا تھا۔

تھوڑی ہی دیر میں وہ جولیا کے قریب پہنچ گیا۔ جولیا نے عمران پر ٹارچ کی روشنی ڈالی تو عمران کے چہرے پر تھکن کے واضح تاثرات نمایاں تھے۔

"شکر ہے تم مل گئی ورنہ مجھے لگ رہا تھا کہ تمہاری تلاش میں سارا جنگل ہی چھاننا پڑے گا"...... عمران نے خچر سے اترتے ہوئے کہا۔

"تم نے اتنا وقت کیوں لگا دیا۔ کہا تھا نا رات ہونے سے پہلے آ جانا"...... جولیا نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

"تمہارے خیال میں غیر ملک میں نکاح خواں کو ڈھونڈنا آسان ہوتا ہے"...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

"نکاح خواں۔ کیا مطلب"...... جولیا نے چونک کر کہا۔

"سوچ رہا تھا کہ برفانی علاقے میں آئے ہیں تو سیر و تفریح کے دوران لگے ہاتھوں تم سے نکاح ہی پڑھوا لوں لیکن یہاں نکاح

خواں تو کیا لاکھ کوشش کے باوجود چھوہارے تک نہیں مل سکے ہیں''...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

''بات ٹالو مت یہ بتاؤ کہ اتنی دیر کیوں لگائی ہے''...... جولیا نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

''ہر طرف برائٹ سن کے افراد ہمیں ڈھونڈتے پھر رہے تھے۔ کھانے پینے کا سامان تو مل گیا تھا لیکن دو خچروں کو ایک ساتھ حاصل کرنا خاصا مشکل ثابت ہو رہا تھا۔ جگہ جگہ چیکنگ چل رہی تھی۔ اس لئے رات ہونے کا انتظار کرنا پڑا اور پھر ایک اصطبل سے خاموشی سے یہ خچر نکال کر لایا ہوں۔ کوئی پیچھے نہ آ جائے اس لئے میں نے لمبا چکر لگایا تھا اور دوسرے راستوں سے گھومتا ہوا آیا ہوں۔ یہ سب کرنے میں ظاہر ہے وقت تو لگنا ہی تھا''...... عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''اسی لئے تھکے ہوئے لگ رہے ہو''...... جولیا نے مسکرا کر کہا۔

''ہاں۔ لیکن تمہارے چہرے پر شگفتہ مسکراہٹ دیکھ کر ساری تھکان اتر گئی ہے''...... عمران نے کہا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

''فضول باتیں نہ کرو اور بتاؤ اب ریسٹ کرنا ہے یا آگے بڑھنا ہے''...... جولیا نے کہا۔

''رکنا تو خطرناک ثابت ہو سکتا ہے کیونکہ ہر طرف برائٹ سن کے افراد پھیلے ہوئے ہیں۔ میرے خیال میں تم نے اچھا خاصا ریسٹ کر لیا ہے اس لئے ہمیں یہاں سے فوراً چل پڑنا چاہئے''۔





عمران نے کہا۔

''اور تم''...... جولیا نے کہا۔

''میری خیر ہے۔ اس علاقے سے دور نکل کر میں بھی ریسٹ کر ہی لوں گا''...... عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ دوسرے خچر پر سوار ہو گئی اور عمران نے خچر موڑا اور ایک طرف لے گیا جولیا کا خچر بھی اسے لئے عمران کے خچر کے پیچھے چلنے لگا۔ مسلسل اور آدھی رات تک خچر مختلف راستوں پر دوڑاتے رہنے کے بعد وہ اس علاقے سے کافی دور نکل آئے تو انہوں نے ایک مناسب جگہ دیکھ کر پڑاؤ ڈال لیا۔ رات آرام کرنے کے بعد وہ صبح پھر اپنے سفر پر روانہ ہو گئے۔ اس بار ان کا یہ سفر کئی روز تک جاری رہا۔ عمران کی کوشش تھی کہ وہ جلد از جلد اوچان ویلج پار کر جائے تاکہ چی کائی کی طرف سے پیش آنے والا خطرہ ٹل سکے۔ خچر دوڑتے رہے ہر گزرتے لمحے کے ساتھ وہ اوچان ویلج سے قریب ہوتے جا رہے تھے۔ اچانک عمران چونک پڑا کیونکہ ایک پہاڑی درے سے باہر نکلتے ہی اسے اوچان ویلج نظر آ گیا تھا۔ وہ درے میں داخل ہو گئے۔ درے کے ایک حصے میں مناسب جگہ دیکھ کر انہوں نے خچر روک لئے۔ عمران فوراً خچر سے اترا اور بیگ سے دوربین نکال کر تیزی سے ایک اونچی چٹان کی طرف دوڑتا چلا گیا۔ اس نے جولیا کو وہیں رکنے کا کہا تھا۔ اونچی چٹان پر پہنچ کر عمران نے دوربین آنکھوں سے لگائی اور اوچان ویلج کا جائزہ لینے

لگا۔

''اوہ''...... اس کے منہ سے نکلا۔ اس نے پندرہ بیس پولیس والوں کو دیکھا تھا جو گھوڑوں پر سوار تھے اور اسی جانب آ رہے تھے۔ ان کی شانوں پر رائفلیں لٹکی ہوئی صاف نظر آ رہی تھیں ان کی رفتار زیادہ تیز نہیں تھی البتہ رخ درے ہی کی جانب تھا۔ وہ چند لمحے جائزہ لیتا رہا پھر پلٹ پڑا۔ بڑی تیزی سے خچر پر سوار ہو کر اس نے واپسی کا راستہ اختیار کیا تھا۔

''کیا بات ہے''...... جولیا نے پوچھا۔

''کیا تم نے کچھ نہیں دیکھا''...... عمران نے پوچھا۔

''دیکھا ہے کچھ لوگ گھوڑوں پر سوار اسی طرف آ رہے تھے لیکن کیا ان کی وجہ سے تم واپس چل رہے ہو''...... جولیا نے کہا۔

''واپس نہیں چل رہا۔ ایک جگہ میں نے ایک پہاڑی کریک دیکھا ہے ہم وہاں آسانی سے چھپ سکتے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''وہ کون لوگ ہیں۔ دور ہونے کی وجہ سے میں صاف طور سے انہیں نہیں دیکھ سکی ہوں''...... جولیا نے پوچھا۔

''پولیس والے ہیں اور ان کا رخ اسی جانب ہے''...... عمران نے کہا۔

''تو کیا۔ ان لوگوں کو ہماری یہاں موجودگی کا علم ہو گیا ہے جو وہ ہماری تلاش میں نکل کھڑے ہوئے ہیں''...... جولیا نے پوچھا۔

''ایسا ہی لگ رہا ہے''...... عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا پھر



خچر روک لیا وہ کریک آ گیا تھا جہاں عمران چھپنا چاہتا تھا۔ وہ اس کٹاؤ میں داخل ہو گئے یہ باقاعدہ راستہ نہیں تھا مگر خچر آسانی سے چل سکتے تھے کٹاؤ داہنی جانب مڑ گیا تھا پھر چند گز بعد راستہ اوپر اٹھنے لگا۔

عمران سوچ رہا تھا کہ اگر یہ کریک چٹان کے اوپر تک گیا ہے تو اس پر مزید آگے بڑھنا خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔ کیونکہ چٹانوں پر پہنچنے کے بعد دور سے آنے والے انہیں آسانی سے دیکھ سکتے تھے وہ سوچتا رہا مگر راستہ بلندی کی طرف نہیں گیا بلکہ کچھ آگے جا کر درے کی جانب مڑا اور ڈھلوان ہو کر ختم ہو گیا۔ جس جگہ راستہ ختم ہوا تھا وہ کسی بہت بڑے پیالے کی شکل کی تھی عمران خچر سے اتر آیا۔

''تم یہاں رکو میں اوپر جا کر ایک بار پھر انہیں چیک کرتا ہوں''...... عمران نے جولیا سے کہا۔

''ٹھیک ہے''...... جولیا نے کہا اور عمران کسی پھرتیلے بندر کی طرح چٹانوں پر چڑھتا چلا گیا اوپر پہنچ کر اس نے ایک ابھری ہوئی چٹان کی اوٹ سے اوچان ونیچ کی جانب دیکھا وہ گھوڑا سوار پولیس والے اب اتنے قریب آ گئے تھے کہ انہیں بغیر دوربین کے بھی صاف دیکھا جا سکتا تھا۔ ان کی تعداد دس تھی باقی پانچ دوسری سائیڈ کی طرف نکل گئے تھے۔ عمران نے دوربین آنکھوں سے لگائی اور دور دور تک کا جائزہ لینے لگا۔ پولیس والوں کی دوسری پارٹی اسے

دوسری جانب اس طرف جاتی نظر آئی تھی جس طرف گاؤں سے دور باغ اور کھیت نظر آ رہے تھے۔

''یہ سب تو بڑی شدت سے ہماری تلاش میں لگے ہوئے ہیں لگتا ہے ہمیں تلاش کرنے کے سوا ان کے پاس اور کوئی کام نہیں ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس نے اپنے قریب پہنچنے والوں کو دیکھا وہ درے کے پاس ایک جگہ رک گئے تھے پھر ان کا انچارج انسپکٹر ان سے کچھ کہنے لگا۔ دوری کی وجہ سے وہ اس کی آواز نہیں سن سکتا تھا البتہ جب چار سپاہی وہاں کھڑے رہ گئے اور باقی آگے بڑھنے لگے تو بات اس کی سمجھ میں آ گئی۔

غالباً وہ ان چاروں کو وہاں کی نگرانی پر چھوڑ کر آگے جا رہے تھے۔ عمران آگے جانے والوں کا جائزہ لیتا رہا مگر ہر گزرتے لمحے کے ساتھ وہ دور ہوتے جا رہے تھے جب وہ نظروں سے اوجھل ہو گئے تو عمران واپس پلٹا۔ جولیا کے پاس پہنچ کر اس نے جولیا کی صورتحال سے آگاہ کیا تھا پھر وہ دوبارہ اوپر چڑھنے لگا اس بار جولیا بھی اس کے ساتھ تھی۔ اوپر پہنچ کر انہوں نے اپنے ریوالور نکال لئے جن پر سائیلنسر لگے ہوئے تھے۔

''وہ داہنی جانب والے دونوں تمہارے شکار ہیں۔ خبردار نشانہ خطا نہیں ہونا چاہئے ورنہ بہت بڑی مصیبت اٹھ کھڑی ہو سکتی ہے''...... عمران نے دو گھوڑ سوار سپاہیوں کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا۔



''ٹھیک ہے''...... جولیا نے کہا اور اپنے شکاروں میں سے ایک کا نشانہ لینے لگی باقی دو میں سے ایک عمران کے ریوالور کی زد پر تھا۔

''فائر''...... عمران نے کہا۔ بیک وقت دو بار ٹھک ٹھک کی آوازیں ہوئیں۔ دو شعلے لپکے اور دو سپاہی گھوڑوں سے گرتے چلے گئے۔ باقی دو بری طرح بوکھلا گئے تھے انہوں نے پھرتی سے شانوں سے رائفلیں اتاری تھیں۔ پھر شاید وہ فائرنگ کرنے کے لئے رائفلوں کی ان لاک کر ہی رہے تھے کہ جولیا اور عمران کے ریوالوروں نے پھر شعلے اگلے۔ اس بار چونکہ ان کا رخ سامنے کی جانب تھا اس لئے گولیاں ان کی پیشانیوں پر پڑی تھیں پہلے رائفلیں ان کے ہاتھوں سے گریں پھر وہ اوندھے منہ گھوڑوں کی گردنوں پر گرے اور پھسلتے چلے گئے۔ اب وہاں صرف چار گھوڑے سواروں سے بے نیاز کھڑے رہ گئے تھے عمران چند لمحے اردگرد کا جائزہ لیتا رہا۔ باغوں اور کھیتوں کی جانب والی ٹولی اب نظروں سے اوجھل ہو چکی تھی۔

''چلو''...... عمران نے کہا اور وہ تیزی سے ڈھلوان اترنے لگے پھر خچروں پر سوار ہوئے اور کریک کے دہانے کی طرف بڑھے۔

''اگر وہ لوگ واپس پلٹ آئے تو کیا ان چاروں کی لاشیں انہیں یقین نہیں دلا دیں گی کہ ہم یہاں موجود ہیں''...... جولیا نے پوچھا۔

''ایسا ہو گا۔ مگر جب تک وہ لوٹیں گے ہم بہت آگے نکل چکے ہوں گے اور وہ ہماری گرد کو بھی نہیں پا سکیں گے''...... عمران نے کہا۔

''شاید''...... جولیا نے کہا اور عمران کے ذہن میں ایک نیا خیال ابھر آیا اس نے مردہ سپاہیوں کے پاس پہنچ کر ان کی لاشیں ان کے گھوڑوں پر لادیں پھر دو رائفلیں اور فالتوں کارتوس جولیا کو تھمائی اور اپنے خچر پر بیٹھ کر کریک کی طرف بڑھنے لگا۔ جولیا کو اس نے وہیں روک دیا تھا اور چاروں گھوڑوں کو ایک دوسرے سے اس طرح باندھ دیا تھا کہ وہ قطاروں کی شکل میں آگے بڑھتے رہیں۔ پیالے نما جگہ پر پہنچ کر اس نے گھوڑوں کو ایک چٹان سے باندھ دیا اور اپنے خچر پر بیٹھ کر پلٹ پڑا۔ واپسی سے قبل اس نے سپاہیوں کی تلاشی لے کر ایک ٹرانسمیٹر اور بھاری مالیت میں مقامی کرنسی اپنے قبضے میں کر لی تھی۔

جولیا کے پاس پہنچ کر اس نے ایک رائفل اور کارتوس کی پیٹی لے کر شانے سے لٹکائی اور پھر ڈھلانی راستے پر وہ آگے بڑھنے لگے۔ انہوں نے رفتار تیز ہی رکھی تھی اور ہر ممکن کوشش کر رہے تھے کہ وہ اوچان ویلج سے دور رہ کر آگے بڑھتے چلے جائیں۔ وہ اپنی اس کوشش میں کامیاب رہے تھے۔ پندرہ بیس منٹ بعد وہ اوچان ویلج سے خاصی دور نکل آئے تھے عمران نے ریسٹ واچ دیکھی بارہ بجنے والے تھے اس نے جولیا کو اشارہ کیا اور خچر کر ایڑ لگا دی تو خچر





ہوا سے باتیں کرنے لگے۔ سورج پوری آب تاب سے چمک رہا تھا مگر موسم سرد ہونے کی وجہ سے دھوپ کی تمازت خوشگوار لگ رہی تھی۔ اوچان ویلج کئی کلو میٹر پیچھے رہ گیا تھا اور وہ ہر گزرتے لمحے کے ساتھ ڈراگون سٹی کی جانب بڑھ رہے تھے۔ اندھیرا پھیلتے پھیلتے وہ ڈراگون سٹی کے نواح میں جا پہنچے تھے راستے میں وہ ایک لمحے کے لئے بھی کہیں نہیں رکے تھے اگر رکے ہوتے تو اندھیرا پھیلنے تک وہ ہرگز ڈراگون سٹی نہ پہنچ پاتے۔

''اب۔ کیا ڈراگون سٹی میں اسی طرح داخل ہوں گے''۔ جولیا نے پوچھا۔

''نہیں۔ گھوڑوں اور رائفلوں سے نجات حاصل کر کے مقامی باشندوں کی طرح شہر میں داخل ہونا ہے''...... عمران نے کہا۔

''اس کے لئے رکنا پڑے گا۔ کیونکہ میک اپ بھی دوبارہ کرنا پڑے گا اور لباس بھی بدلنا ہو گا''...... جولیا نے کہا۔

''یقیناً''...... عمران نے کہا پھر دور تک پھیلے ہوئے کھیتوں اور کھیتوں میں بنے اکیلے مکانوں کا جائزہ لینے لگا۔ وہ سب نیم پختہ مکانات تھے اور عمران کو اپنے مطلب کی چیز نظر نہیں آ رہی تھی وہ کوئی کار تلاش کر رہا تھا اچانک وہ چونک پڑا۔ دور کسی کار کی ہیڈ لائٹس کی روشنی نظر آ رہی تھی اور وہ کار بڑی تیزی سے اسی طرف آ رہی تھی۔

عمران نے دوربین آنکھوں سے لگا لی یہ دوربین نائٹ ٹیلی

اسکوپ کی طرح بھی کام کرتی تھی اس لئے عمران نے اس کا ایک بٹن پریس کیا اور اسے نائٹ ٹیلی اسکوپ میں تبدیل کیا اور پھر وہ اس کار کا جائزہ لینے لگا۔ کار دیکھتے ہی وہ بے اختیار چونک پڑا تھا۔

وہ پٹرولنگ پولیس کی اسکواڈ کار تھی اور بڑی تیزی سے انہی کی جانب بڑھتی چلی آ رہی تھی۔ وہ ایک بار پھر خطرے کی زد میں آ چکے تھے۔ پولیس پٹرولنگ جیپ لحہ بہ لحہ ان کی جانب بڑھتی چلی آ رہی تھی۔







ایک خاصے بڑے آفس کے انداز میں سجے ہوئے کمرے میں آفس کے ٹیبل کے پیچھے ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر شدید پریشانی اور بے چینی کے تاثرات نمایاں تھے اور وہ بار بار سامنے موجود بند دروازے کی طرف اس طرح سے دیکھ رہا تھا جیسے اسے انتہائی شدت اور بے چینی سے کسی کی آمد کا انتظار ہو۔ یہ برائٹ سن کے ڈراگون گروپ کا باس ہائیک تھا۔ ہائیک کو برائٹ سن کا چیف نہیں بلکہ چی کائی کنٹرول کرتا تھا اور اس کے لئے چی کائی ہی اس کا باس تھا۔ وہ چی کائی کے احکامات پر عمل کرتا تھا اور ہر بات کا اسے ہی جواب دہ تھا اور ڈراگون ونچ کے معاملات کو وہی دیکھتا تھا۔

تھوڑی دیر بعد کمرے کا دروازہ کھلا لمبے قد اور مضبوط جسم کے مالک دو نوجوان اندر داخل ہوئے۔

''سوری باس۔ ہمیں آنے میں تھوڑی دیر ہو گئی''...... آنے

والے افراد میں سے ایک نے میز کے پیچھے بیٹھے ہوئے آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"بیٹھو"...... باس نے انہیں تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا تو وہ دونوں میز کی دوسری طرف پڑی ہوئی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ ان کے چہروں پر سنجیدگی کے تاثرات نمایاں تھے۔

"دیر سے آنے کی وجہ"...... باس نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

"رات شدید برف باری ہوئی تھی جس سے ساری سڑکیں تقریباً بند ہو گئی تھیں۔ راستے کی صفائی ہو رہی تھی۔ ٹریفک جام ہونے کی وجہ سے ہمیں پیدل آنا پڑا۔

"بہرحال رچی اور چیکی۔ میں نے تمہیں ایک ضروری کام کے سلسلے میں طلب کیا ہے"...... ہائیک نے ان دونوں سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ ہم حکم کے منتظر ہیں"...... ان دونوں نے بیک زبان کہا۔

"ہل اسٹیشن سے ابھی کچھ دیر پہلے ایک رپورٹ ملی ہے۔ ایک اہم ترین رپورٹ"...... ہائیک نے کہا۔

"وہ کیا باس"...... دوسرے آدمی نے پوچھا جس کا نام چیکی تھا۔

"ہل اسٹیشن سے ایک غیر ملکی جوڑا گھوڑوں کے ذریعے اوچان ولیج سے ہوتا ہوا ہماری طرف آ رہا ہے"...... ہائیک نے کہا۔



"غیر ملکی جوڑا آ رہا ہے۔ میں سمجھا نہیں باس"...... پہلے بولنے والے آدمی رچی نے چونک کر کہا۔

"وہ غیر ملکی جاسوس ہیں۔ باس چی کائی نے ان کا پتہ چلایا تھا مگر وہ اسے ڈاج دے کر ہل اسٹیشن سے گھوڑوں کے ذریعے نکل بھاگنے میں کامیاب ہو گئے ہیں"...... ہائیک نے کہا۔

"یہ کیسے پتہ چلا باس کہ وہ ڈراگون سٹی آ رہے ہیں۔ کیا وہ کہیں اور نہیں جا سکتے"...... چیکی نے پوچھا۔

"وہی بتا رہا ہوں۔ چی کائی نے ان کا پیچھا کیا تھا اور ساتھ ہی اوچان ولیج کی پولیس کو الرٹ کر دیا تھا جس نے راستوں کی ناکہ بندی کر کے ان کو پکڑنے کی کوشش کی تھی مگر وہ درے پر پہرہ دینے والے چاروں سپاہیوں کو قتل کر کے وہاں سے فرار ہونے میں کامیاب ہو چکے ہیں"...... باس نے کہا۔

"اوہ"...... ان کے منہ سے نکلا۔

"چاروں سپاہیوں کی لاشیں مل چکی ہیں اسی سے اندازہ لگایا گیا ہے کہ وہ ڈراگون سٹی کی جانب بڑھ رہے ہیں"...... ہائیک نے کہا۔

"لیکن باس۔ یہ بھی تو ممکن ہے کہ وہ ڈراگون سٹی آنے کے بجائے اپنا راستہ بدل دیں اور دوسری طرف نکل جائیں"...... چیکی نے کہا۔

"ہاں۔ ایسا ہو سکتا ہے مگر دارالحکومت جانے کے لئے ٹرین

ڈراگون سٹی سے ہی ملتی ہے۔ اس لئے ان کا ادھر آنا لازمی ہے''...... ہائیک نے کہا۔

''اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ غیر ملکی ایجنٹوں کا یہ جوڑا ڈراگون سٹی سے ٹرین کے ذریعے دارالحکومت جانا چاہتا ہے''...... رچی نے کہا۔

''ہاں۔ اس کے علاوہ آس پاس کے سارے گاؤں اور قصبوں میں پولیس کو الرٹ کر دیا گیا تا کہ اگر وہ وہاں جائیں تو پکڑے جا سکیں''...... ہائیک نے کہا۔

''ہمارے لئے کیا حکم ہے چیف''...... چیکی نے پوچھا۔

''تم دونوں اپنے آدمیوں کو لے کر شہر اور شہر آنے والے راستوں کی نا کہ بندی کر دو تا کہ اگر وہ واقعی اسی طرف آ رہے ہیں تو ان کو پکڑا جا سکے۔ باس نے بتایا ہے وہ بے حد خطرناک اور تیز رفتار ایجنٹ ہیں۔ انہیں کسی بھی حال میں یہاں سے زندہ بچ کر نہیں نکلنا چاہئے''...... ہائیک نے کہا۔

''اوکے چیف۔ میں اندھیرا پھیلنے سے پہلے پہلے شہر اور مضافات کی نا کہ بندی کرا لوں گا''...... رچی نے کہا۔

''اور تم۔ ریلوے اسٹیشن کی نگرانی کرو گے تا کہ اگر کسی صورت وہ وہاں پہنچ جائیں تو رات کو یہاں سے روانہ ہونے والی ٹرین میں سوار نہ ہو سکیں''...... ہائیک نے چیکی سے کہا۔

''اوکے چیف''...... چیکی نے سر ہلایا۔





''ان کاموں کے لئے تم پولیس سے بھی مدد لے سکتے ہو۔ میں نے آئی جی سے اس سلسلے میں بات کر لی ہے''...... ہائیک نے سنجیدگی سے کہا۔

''یہ اچھا ہوا ہے باس۔ پولیس ساتھ ہو گی تو زیادہ مؤثر انداز میں نا کہ بندی اور تلاش کی جا سکے گی''...... رچی نے کہا۔

''اسی لئے پولیس کی مدد لی جا رہی ہے''...... ہائیک نے کہا۔

''ان دونوں کا حلیہ کیا ہے باس''...... چیکی نے پوچھا۔

''وہ دونوں ایکریمین میک اپ میں ہیں''...... ہائیک نے کہا اور پھر اس نے چی کائی کے بتائے ہوئے حلیئے ان دونوں کو بتا دیئے۔

''اوکے باس۔ آپ فکر نہ کریں۔ اگر وہ ڈراگون سٹی آئے تو پھر ہمارے ہاتھوں سے بچ کر نہیں نکل سکیں گے۔ ہم انہیں ڈراگون سٹی میں ہر صورت کھوج نکالیں گے''...... رچی نے کہا۔

''اس کے علاوہ ان لوگوں کی طرف سے تمہیں پوری طرح سے چوکنا رہنا ہے۔ میں تمہیں بتا چکا ہوں وہ دونوں انتہائی تیز رفتار، ذہین اور شاطر ایجنٹ ہیں۔ اپنے راستے میں آنے والی ہر دیوار گرانے کا ہنر جانتے ہیں۔ ان کے پاس خطرناک اسلحہ بھی ہو سکتا ہے اس لئے کوشش کرنا کہ انہیں موقع دیئے بغیر ٹارگٹ کر دینا تا کہ وہ تم میں سے کسی کو نقصان نہ پہنچا سکیں''...... ہائیک نے کہا۔

''یس باس۔ ہم ہر طرح سے احتیاط کریں گے''...... چیکی نے

جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اور کوئی بات پوچھنی ہے تو پوچھ لو"...... ہائیک نے کہا۔

"یس باس۔ ایک سوال پوچھنا ہے"...... چیکی نے کہا۔

"پوچھو کیا پوچھنا چاہتے ہو"...... ہائیک نے کہا۔

"اول یہ کہ ہل اسٹیشن سے ڈراگون سٹی تک نہ ہماری کوئی فوجی چھاؤنی ہے نہ کوئی ایٹمی یا دفاعی تنصیبات ہیں پھر یہ ایجنٹ اس علاقے میں کیا لینے کے لئے آئے ہیں"...... رچی نے پوچھا۔

"یہ سوال میں نے چی کائی سے پوچھا تھا لیکن اس کے پاس بھی اس سوال کا کوئی جواب نہیں ہے۔ وہ بھی ان ایجنٹوں کے ارادے نہیں جانتا ہے کہ وہ یہاں کس مقصد کے لئے آئے ہیں۔ باس کے کہنے کے مطابق وہ پاکیشیا ایجنٹ ہیں اور ان ایجنٹوں نے ہی اس سے پہلے ٹاڈا تنظیم کو ختم کیا تھا جو اب برائٹ سن کے نام سے قائم کی گئی ہے۔ پہلے ان ایجنٹوں کو حکومت نے باقاعدہ درخواست کر کے ٹاڈا تنظیم کے خاتمے کے لئے بلایا تھا۔ ہوسکتا ہے کہ اس بار بھی درپردہ ایسا ہی ہوا ہو۔ حکومت کو برائٹ سن کی اصلیت کا پتہ چل گیا ہو اور یہ دونوں ایک بار پھر اس تنظیم کے خاتمے کے لئے یہاں پہنچے ہوں۔ بہرحال وہ یہاں کس مقصد کے لئے آئے ہیں اس کے لئے ہمیں بحث کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ باس کو ان پر شک ہے اور یہ ہماری تنظیم کے سب سے بڑے دشمن ہیں اس لئے باس انہیں کسی بھی صورت میں زندہ نہیں جانے





دینا چاہتا ہے اور بس"...... ہائیک نے کہا۔

"یس باس۔ اگر ایسا ہے تو پھر ہم انہیں پکڑیں گے اور ان سے اگلوا کر رہیں گے کہ وہ یہاں کس مقصد کے لئے آئے ہیں اور ان کے ارادے کیا ہیں"...... چیکی نے کہا۔

"نہیں۔ انہیں زندہ پکڑ کر پوچھ گچھ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ چی کائی کے کہنے کے مطابق یہ دونوں پاکیشیا سے ہی آئے ہیں۔ اس لئے ان کے حکم کے تحت ہمیں انہیں فوراً ہلاک کرنا ہے اور ان کی لاشیں چی کائی کے حوالے کرنی ہیں۔ اس لئے تم ابھی اور اسی وقت جاؤ اور جا کر اپنی کارروائی شروع کر دو"...... ہائیک نے کہا۔

"اوکے باس۔ میرا خیال یہ ہے چیف کہ میں پولیس پیٹرولنگ اسکواڈ کو گاڑیوں کی مضافات کی ناکہ بندی کرنے اور آنے جانے والوں کی چیکنگ کے لئے لگا دوں"...... رچی نے کہا۔

"بالکل ٹھیک۔ یہ سب سے بہتر طریقہ رہے گا"...... ہائیک نے کہا۔

"اندرون شہر کے لئے پیدل ٹیمیں بنا دیتا ہوں۔ ان کو میرے آدمی لیڈ کرتے رہیں گے"...... چیکی نے کہا۔

"یہ بھی ٹھیک ہے۔ تم پولیس کی ٹیمیں ترتیب دے کر ریلوے اسٹیشن کو گھیر لینا۔ اب تم جاؤ"...... ہائیک نے کہا۔

"اوکے باس"...... ان دونوں نے کہا اور فوراً اٹھ کر کھڑے ہو

گئے اور پھر ان دونوں نے ہائیک کو مخصوص انداز میں سلام کیا اور پھر مڑ کر تیز تیز قدم بڑھاتے ہوئے بیرونی دروازے کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ ان کے جانے کے بعد ہائیک نے سکون کا سانس لیا اور پھر اس نے کرسی کی پشت سے سر ٹکایا اور سکون بھرے انداز میں آنکھیں موند لیں۔ اس کے چہرے کے تاثرات سے پتہ چل رہا تھا کہ پاکیشیائی ایجنٹوں کی ہلاکت کا ٹاسک ان دونوں کو دے کر وہ مطمئن ہو گیا ہو اور اسے یقین ہو کہ وہ دونوں پاکیشیائی ایجنٹوں کو نہ صرف تلاش کر لیں گے بلکہ انہیں ہلاک کر کے ان کی لاشیں بھی اٹھا کر یہاں اس کے پاس لے آئے گے۔





”سامنے کھیت ہیں۔ اس وقت کھیت بالکل خالی ہیں۔ ہم اس طرف سے چلتے ہیں“...... عمران نے سامنے کھیتوں کا طویل سلسلہ دیکھ کر جولیا سے مخاطب ہو کر کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر عمران اور جولیا نے اپنے خچروں کے رخ کھیتوں کی جانب کر دیئے۔ کھیتوں سے گزر کر وہ ایک پختہ سڑک پر آ گئے۔ سڑک خالی تھی۔ اس کے آگے پھر سے طویل کھیتوں کا سلسلہ شروع ہو جاتا تھا۔ عمران نے اشارہ کیا اور خچر کو دوسری طرف موجود کھیتوں میں لے جانے کی بجائے سڑک پر آگے بڑھنے لگا۔ کچھ دور ایک کٹی ہوئی پہاڑی تھی۔ سڑک اس پہاڑی کے درمیان سے گھومتی ہوئی دوسری طرف جا رہی تھی۔

”ہم سڑک اور کھیتوں کے راستے آگے جائیں گے اور اگر کسی نے ہمیں ان خچروں پر سفر کرتے دیکھ لیا تو ہمارے لئے مشکل ہو جائے گی“...... عمران نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تو کیا اب ہم آگے کا سفر پیدل طے کریں گے"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ پیدل ہونے کی صورت میں ہم اپنا بچاؤ زیادہ بہتر طریقے سے کر سکتے ہیں۔ برائٹ سن تنظیم کا یہاں کی پولیس پر بھی کنٹرول ہے۔ وہ جس طرح سے ہمیں تلاش کرتے پھر رہے ہیں خچروں کی وجہ سے ہم آسانی سے دھرے جا سکتے ہیں اور خچروں کو لے کر ہم کھیتوں میں چھپ بھی نہیں سکتے۔ ہم سڑک پر سفر کریں گے تاکہ دور سے آنے والے افراد کو بھی آسانی سے چیک کر سکیں۔ خطرے کی صورت میں ہم فوراً کھیتوں میں چھپ سکتے ہیں"۔ عمران نے جواب دیا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران اس موڑ سے ہوتا ہوا سڑک کی دوسری طرف آ گیا تھا جہاں سڑک دور تک متوازی جا رہی تھی۔ اسی لمحے دور سے عمران نے ایک کار کو اس طرف آتے دیکھا۔

"اسے کہتے ہیں سر منڈاتے ہی اولے پڑے۔ سامنے سے ایک کار آ رہی ہے جو برائٹ سن کے کسی گروپ کے آدمیوں کی بھی ہو سکتی ہے اور پولیس موبائل بھی۔ اس لئے فوراً خچر چھوڑو اور کھیتوں کی فصلوں میں چلو"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا اور پھر وہ فوراً خچر سے اتر آیا۔ اس نے خچر کی لگام پکڑی اور اسے کھینچتا ہوا کھیت میں موجود اونچی فصلوں کی طرف بڑھا جولیا نے بھی اس کی تقلید کی اور خچر سے اتر کر اسے لے کر کھیت میں آ گئی۔ یہاں کماد





کی فصل تھی اس لئے وہ اپنے ساتھ ان خچروں کو بھی وہاں چھپا سکتے تھے۔ عمران نے دونوں خچروں کو کماد کی فصل میں چھوڑا اور پھر وہ دونوں اپنے اپنے تھیلے اپنی کمروں پر لاد کر تیزی سے فصلوں میں بنے ہوئے راستوں سے آگے بڑھتے چلے گئے۔

"ہمیں جلد سے جلد اسٹیشن پہنچنا ہے۔ ڈراگون سٹی جانے والی ٹرین نکل گئی تو پھر ہمیں کل تک یہاں رکنا پڑے گا اور ہمارا یہاں رکنا اب خطرناک ثابت ہو سکتا ہے کیونکہ ہم یہاں چار پولیس والوں کی لاشیں گرا چکے ہیں۔ اس لئے ان کے قاتلوں کی تلاش شروع ہو چکی ہے۔ تمام علاقوں کی چیکنگ کی جا رہی ہو گی۔ اگر ہم جلد سے جلد یہاں سے نہ نکلے تو ہم پھنس سکتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"اسٹیشن یہاں سے کتنی دور ہے"...... جولیا نے پوچھا۔

"کافی دور ہے"...... عمران نے کہا۔

"تو کیا ٹرین روانہ ہونے سے پہلے پیدل چلتے ہوئے وہاں پہنچ جائیں گے"...... جولیا نے پوچھا۔

"نہیں۔ مشکل ہے۔ ہمیں کوئی اور انتظام کرنا پڑے گا ورنہ ہم وقت پر نہیں پہنچ سکیں گے۔ آؤ"...... عمران نے کہا اور پھر وہ کھیتوں کے درمیان سے گزرتا ہوا کافی دور نکل آیا۔ اسی لمحے عمران کی آنکھیں چمک اٹھیں۔ اس نے بیس پچیس قدموں کے فاصلے پر ایک بڑا سا احاطہ دیکھا تھا جس میں بنے ہوئے مکان کے ایک حصے میں

چھوٹی مگر جدید ماڈل کی کار کھڑی تھی۔ اس کار کو دیکھ کر ہی عمران کی آنکھوں میں چمک پیدا ہوئی تھی۔

"میرے پاس زیرو گن ہے جس میں گرین گیس بھری ہوئی ہے۔ اس احاطے اور احاطے میں بنے ہوئے رہائشی حصے میں زیادہ افراد نہیں ہوں گے۔ میں یہاں گرین گیس پھیلا کر سب کو بے ہوش کر دیتا ہوں اور پھر ہم یہاں سے ان کی یہ کار لے کر نکل جائیں گے۔ جب تک ان میں سے کسی کو ہوش آئے گا یا کوئی ان تک پہنچے گا ہم آسانی سے اسٹیشن تک پہنچ جائیں گے۔ اس لئے تم یہاں رکو میں آتا ہوں"...... عمران نے جولیا سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

"اوکے"...... جولیا نے کہا اور عمران احاطے کے ساتھ ساتھ آگے بڑھنے لگا احاطے کے گرد بانسوں کی باڑھ لگائی گئی تھی۔ ایک جانب اس نے کچھ بھینسیں بھی بندھی ہوئی دیکھی تھیں۔ وہاں گھوڑوں کا ایک اصطبل بھی تھا۔ عمران مکان کے عقبی حصے میں پہنچ کر احاطے میں داخل ہوا اور ایک کھڑکی کے شیشے سے اندر دیکھنے لگا اسی کھڑکی کے شیشوں پر اندر موجود افراد کے متحرک سائے نظر آئے تھے۔ اس نے اندر جھانکا وہ تین عورتیں آٹھ دس مرد تھے اور کھانے کی میز پر بیٹھے تھے۔ وہ شکل وصورت سے ہی دیہاتی دکھائی دے رہے تھے جوان کھیتوں میں کام کرتے تھے۔ عمران نے انہیں دیکھ کر اطمینان بھرے انداز میں سر ہلایا اور پھر اس نے جیب سے زیرو





گن نکالی اور پھر اس نے گن کا بٹن پریس کیا اور گرین گیس فائر کرنے لگا۔ اس نے سانس روک لیا تھا۔ جولیا نے بھی احاطے میں گرین گیس دیکھ کر سانس روک لیا۔

عمران اندر داخل ہوا اور پھر ان افراد کی تلاشی لینے لگا۔ جلد ہی اسے ایک آدمی کی جیب سے کار کی چابی مل گئی۔ وہ چابی لے کر باہر آیا اور پھر اس نے دور موجود جولیا کو اشارہ کیا تو جولیا بھاگتی ہوئی اس کے پاس آ گئی۔

"اندر سب بے ہوش ہو گئے ہیں۔ یہ دیہاتی لوگ ہیں۔ اندر عورتیں بھی ہیں۔ تم کسی ایک کو اٹھا کر کسی کمرے میں لے جاؤ اور اس کا دیہاتی لباس پہن لو۔ پھر میں تمہارے چہرے پر اس دیہاتی عورت کا میک اپ کر دوں گا۔ میں بھی ایک دیہاتی کا لباس پہن کر اس کا میک اپ کر لیتا ہوں۔ اس طرح ہم پر کسی کو شک بھی نہیں ہو گا اور اسٹیشن پر ہمیں چیک بھی نہ کیا جا سکے گا"...... عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ اندر چلی گئی۔ عمران نے ایک آدمی کو اٹھایا جو تقریباً اس کے قد کاٹھ کا تھا۔ عمران اس آدمی کو اٹھا کر ایک کمرے میں لے گیا۔ کچھ دیر بعد عمران اس دیہاتی کا میک اپ کر کے اور اس کا لباس پہن کر باہر آ گیا۔ جولیا بھی ایک دیہاتی عورت کا لباس پہن کر آ گئی۔ عمران نے اندر جا کر اس عورت کا چہرہ دیکھا جس کا جولیا نے لباس پہنا تھا وہ ایک نوجوان اور سادہ سی عورت تھی۔ عمران نے جولیا کو بٹھا کر اس

عورت کا اس پر میک اپ کرنا شروع کر دیا۔ کچھ ہی دیر میں جولیا بھی ایک عام اور سادہ سی دیہاتی عورت لگ رہی تھی۔

''بہت خوب۔ اس روپ میں تو تمہارا حسن اور زیادہ نکھر آیا ہے۔ میں تو کہتا ہوں کہ ہم نے جن کے حلیئے بدلے ہیں انہیں غائب کر دیتے ہیں اور ان کی جگہ لے کر ہنسی خوشی یہاں باقی لوگوں کے ساتھ زندگیاں بسر کرتے ہیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا بے اختیار ہنسنے لگی۔

''اس میں ہنسنے والی کون سی بات ہے''...... عمران نے کہا۔

''کیا یہ دونوں میاں بیوی ہیں''...... جولیا نے مسکرا کر کہا۔

''معلوم نہیں''...... عمران نے کہا۔

''میں نے جس لڑکی کا میک اپ کیا ہے اگر یہ اس آدمی بہن ہوئی جس کا تم نے میک اپ کیا ہے تو پھر......'' جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

''تب پھر مجھے تنویر کے بچوں کا ہی ماموں بننا پڑے گا''۔ عمران نے ہنستے ہوئے کہا تو جولیا کا چہرہ یکلخت غصے سے سرخ ہو گیا۔

''بکواس مت کرو اور چلو یہاں سے''...... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔ اس کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا۔

''کیوں بچوں کا ماموں بننا بکواس ہے کیا۔ میں پہلے بھی تو ماموں ہوں ثریا کے بچوں کا۔ تنویر میرے بھائی جیسا ہے۔ جب اس کی شادی ہو گی تو میں یقیناً اس کے بچوں کا ماموں ہی بنوں گا۔





وہ مجھے اپنے بچوں کا چچا کبھی نہیں بنائے گا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''فضول باتیں چھوڑو اور چلو''...... جولیا نے ناگواری سے کہا تو عمران ہنس کر خاموش ہو گیا۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ کار میں سوار وہاں سے نکلے چلے جا رہے تھے۔ وہ بیس پچیس منٹ میں ریلوے اسٹیشن جا پہنچے تھے عمران نے کار اسٹیشن کے باہر چھوڑ دی اور اسٹیشن کی عمارت کی طرف بڑھنے لگا۔ اسٹیشن پر زیادہ تر افراد دیہاتی ہی تھے۔ عمران اور جولیا بھی چونکہ دیہاتی حلیوں اور لباسوں میں تھے اس لئے وہ بھی ان جیسے ہی دکھائی دے رہے تھے۔ اسٹیشن کی حدود میں داخل ہوتے ہی جولیا کو چوکنا پڑا تھا اور ایک بار پھر وہ عمران کے اندازے کی قائل ہو گئی تھی۔ کیونکہ اسٹیشن کے داخلی گیٹ پر اس نے دو ایسے افراد کو کھڑے ہوئے دیکھا تھا جو شکل صورت ہی سے مشکوک دکھائی دے رہے تھے۔ وہ ہر آنے جانے والے کو بغور دیکھ رہے تھے پلیٹ فارم پر اس نے پولیس والے بھی دیکھے تھے۔ عمران نے دارالحکومت کے لئے دو ٹکٹ لئے اور پھر وہ داخلی گیٹ سے گزرتے ہوئے پلیٹ فارم پر پہنچ گئے گیٹ پر کھڑے دونوں مشکوک افراد نے محض ایک نظر ہی ان پر ڈالنا گوارہ کیا تھا۔ جولیا سوچنے لگی کہ اگر عمران نے اپنا اور اس کا دیہاتیوں جیسا میک نہ کیا ہوتا تو کیا وہ اسی آسانی سے پلیٹ فارم پر پہنچ پاتے جیسے کہ اب آ گئے ہیں۔

"آپس میں مقامی زبان میں باتیں کرتی رہو اور ہاں مقامی کے علاوہ کسی بھی زبان میں کوئی لفظ ادا نہیں کرنا ورنہ مصیبت ہو جائے گی"...... عمران نے اسے دبے الفاظ میں کہا۔

"ٹھیک ہے"...... جولیا نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ عمران نے ایک خوانچے والے سے کھانے پینے کی کچھ چیزیں خرید کر جولیا کو دیں اور خود بھی سیخ پر سکی ہوئی مچھلی کا پیس آہستہ آہستہ کھانے لگا۔

"مچھلی اچھی ہے"...... جولیا نے ایک پیس کھانے کے بعد کہا۔

"سیخ پر سکی ہوئی ہے اس لئے اچھی لگ رہی ہے ورنہ تم ایک پیس تو بڑی بات ہے لقمہ نہیں کھا سکتی تھیں"...... عمران نے کہا۔

"ٹرین کب آئے گی"...... جولیا نے پوچھا۔

"آئے گی نہیں پلیٹ فارم پر لگے گی کہو۔ کیونکہ ٹرین یہاں سے ہی بن کر چلتی ہے اور آنے ہی والی ہو گی"...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

"اوہ۔ اچھا"...... جولیا نے کہا۔ پندرہ منٹ بعد ٹرین پلیٹ فارم سے آ لگی اور وہ تھرڈ کلاس کے ایک ڈبے میں جا بیٹھے۔ عمران نے جان بوجھ کر جولیا کو اوپر کی برتھ پر بٹھایا تھا اور خود نیچے سیٹ پر بیٹھ گیا تھا۔ پولیس والے بوگی میں آ گئے تھے اور ایک ایک کو بغور چیک کر رہے تھے۔ عمران پوری طرح سے چوکنا تھا۔ کچھ ہی دیر میں پولیس والے اور چند سادہ لباس والے آدمی ان سب کو بغور دیکھنے کے بعد بوگی سے اتر گئے اور پھر جب تھوڑی دیر بعد





ٹرین نے چلنا شروع کیا تو عمران نے سکون کا سانس لیا پھر اس نے اپنے اور جولیا کے لئے کھانا منگوایا تھا۔ کھانا ختم کرنے کے بعد عمران کھڑکی کے برابر چوبی دیوار سے ٹک کر کھڑکی سے باہر دیکھنے لگا۔

عمران ایک خاص مقصد کے لئے یہاں پہنچا تھا۔ کچھ عرصہ قبل اسرائیل کے ایک فارن ایجنٹ جو اسرائیل کے وزارت دفاع کے آفس میں ایک خاص پوسٹ پر کام کرتا تھا، نے ایکسٹو کو اطلاع دی تھی کہ اسے محکمہ دفاع کے آفس سے کچھ ایسے کاغذات ملے ہیں جن سے اسے معلوم ہوا ہے کہ اسرائیل، کافرستان اور روسیاہ مل کر ایک بار پھر پاکیشیا کے خلاف کوئی بھیانک منصوبہ بنا رہے ہیں۔ اس منصوبے کے تحت وہ پاکیشیا کو صفحہ ہستی سے مٹا دینا چاہتے ہیں اور ان کے پاس ایسی پلاننگ کے جس کے تحت وہ پاکیشیا کو مکمل طور پر تباہ کر سکتے ہیں۔ انہوں نے اس سلسلے میں کئی خفیہ میٹنگز کی تھیں۔ اب ان کی فائنل کانفرنس ہونے والی ہے تاکہ وہ اس کانفرنس میں یہ طے کر سکیں کہ پاکیشیا پر کیسے اور کن محاذ سے اٹیک کیا جائے کہ پاکیشیا کو مکمل طور پر تباہ کیا جا سکے۔ اس کانفرنس میں کافرستان، روسیاہ اور اسرائیل کے تین بڑے شامل ہو رہے تھے جن کے بارے میں فارن ایجنٹ کے پاس کوئی معلومات نہیں تھی البتہ جو کاغذات اسے ملے تھے ان کے مطابق ان تین افراد کو تھرڈ پاور کہا جا رہا تھا جو پاکیشیا کی تباہی کے منصوبے پر عمل درآمد کرنے

کے اختیارات رکھتے تھے۔ وہ کون تھے اور ان کا تعلق کن حکموں سے تھا ان کے بارے میں کوئی نہیں جانتا تھا۔ ان تینوں کو اپنے اپنے ممالک کی درپردہ لیکن مکمل سپورٹ حاصل تھی لیکن وہ تینوں اپنے طور پر پاکیشیا کو تباہ کرنے کے منصوبے کو عملی جامہ پہنچانا چاہتے تھے تاکہ اگر وہ اپنے مقصد میں کسی طور پر ناکام ہو گئے تو الزام روسیاہ، اسرائیل اور کافرستان پر نہ آسکے کہ اس منصوبے میں ان ممالک کا بھی کوئی ہاتھ تھا۔ تھرڈ پاور کو آزادی سے کام کرنے کے ساتھ ساتھ ایسے تمام اختیارات حاصل تھے کہ وہ کسی بھی طرح اپنے منصوبے کو عملی جامہ پہنا سکتے تھے۔ فارن ایجنٹ کے کہنے کے مطابق تھرڈ پاور کی تابات کے ایک خفیہ مقام پر فائنل کانفرنس ہونے والی تھی۔ اس کانفرنس کے بعد وہ پاکیشیا میں تباہی کے منصوبے پر عملدرآمد شروع کرنے والے تھے۔ کاغذات میں تابات کے اس علاقے کے بارے میں بھی درج تھا کہ وہ کانفرنس کس علاقے میں کب اور کس مقام پر ہونے والی ہے۔

اس کانفرنس میں انہیں یہ فیصلہ کرنا تھا کہ پاکیشیا پر فائنل اٹیک کرکے پاکیشیا کو کس حد تک نقصان پہنچایا جائے کہ وہ کسی بھی طور پر جوابی کارروائی نہ کر سکے۔ اس فائنل اٹیک کے بعد بین الاقوامی اثرات کیا ہوں گے ایکریمیا کا ردعمل کیا ہو سکتا ہے اور دوسرے اسلامی ملک کیا ری ایکشن دکھائیں گے اور اس کا ان تینوں ملکوں پر کیا اثر ہو گا۔ تھرڈ پاور کا منصوبہ مکمل تھا۔ مگر فارن ایجنٹ کو تھرڈ پاور



کے بارے میں کوئی معلومات حاصل نہیں کر سکا تھا۔ اس کے علاوہ عمران کو یہ بھی معلوم ہو گیا تھا کہ تینوں ممالک کے تین مخصوص افراد کو چن کر تھرڈ پاور کے ڈائریکٹر بنائے ہیں۔ بظاہر ان کا کسی ملک سے کوئی تعلق نہ تھا۔ ان کے پاس مکمل اختیارات تھے کہ وہ کسی بھی وقت پاکیشیا کو ٹارگٹ کر سکتے تھے۔ اگر ان کا منصوبہ ناکام ہو جاتا تو سارا الزام تھرڈ پاور پر آتا جنہیں ایک بڑی اور انٹرنیشنل تنظیم کے سرکردہ افراد کے طور پر سامنے لایا جا رہا تھا اور اسی سلسلے میں ان کی کانفرنس منعقد کی جا رہی تھی۔

عمران نے فوری طور پر ناٹران سے رابطہ کیا اور کافرستانی وزارت دفاع کو ٹٹولنے کا حکم دیا۔ کچھ روز بعد ناٹران نے بھی عمران کو اطلاع دی کہ اس نے اپنے ذرائع سے یہ معلومات حاصل کی ہیں کہ کافرستان کی طرف سے تھرڈ پاور میں ایک بڑے عہدے دار کو شامل کیا گیا ہے اور وہ پاکیشیا پر کسی فائنل اٹیک کے منصوبے پر کام کر رہے ہیں۔ اس کے بارے میں اس نے بہت کوششیں کی تھیں کہ کسی طرح تھرڈ پاور یا پھر فائنل اٹیک کے منصوبے کا پتہ چلا سکے لیکن وہ بھرپور کوششوں کے باوجود کچھ معلوم نہ کر سکا تھا۔ لیکن اس نے تھرڈ پاور اور فائنل اٹیک کے بارے میں جو بھی بتایا تھا اس سے عمران کو یقین ہو گیا تھا کہ اسرائیلی فارن ایجنٹ کی دی گئی رپورٹ غلط نہیں تھی۔ اس نے اسرائیلی فارن ایجنٹ سے وہ کاغذات منگوا لئے تھے جن میں اس بات کی تصدیق کی گئی تھی کہ

تابات کے ایک خفیہ مقام پر تھرڈ پاور فائنل کانفرنس کرنے والے تھے۔ تھرڈ پاور اس کانفرنس میں خفیہ طور پر پہنچیں گے اور پھر اس کانفرنس میں وہ فائنل اٹیک کی تاریخ فکسڈ کریں گے۔ پاکیشیا پر تین طاقتور ممالک سے حملہ کرنے کا منصوبہ بنایا جا رہا تھا جس کی تیاری مکمل ہو چکی تھی۔ فائنل اٹیک کیا تھا اور کس طرح سے پاکیشیا کو تباہ و برباد کرنے کا پروگرام بنایا جا رہا تھا یہ عمران کو نہیں معلوم تھا اس لئے عمران کا اس معاملے میں فکر مند ہونا لازمی امر تھا۔

عمران نے اسرائیلی، کافرستانی اور روسیاہی ایجنٹوں کو ہر طرف دوڑایا اور انہیں ہر صورت میں پاکیشیا پر کئے جانے والے فائنل اٹیک اور تھرڈ پاور کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کا حکم دیا لیکن وہ اس بارے میں کچھ بھی معلوم نہ کر سکے تھے۔ فائنل کانفرنس کے دن نزدیک آتے جا رہے تھے اس لئے عمران نے سب کچھ چھوڑ کر خود تابات جانے کا پروگرام بنا لیا۔ اسے ناٹران نے یہ رپورٹ ضرور دے دی تھی کہ تابات کی مقامی تنظیم برائٹ سن اس کے راستے کی رکاوٹ بن سکتی ہے کیونکہ اسے خفیہ ذرائع سے معلوم ہوا تھا کہ کافرستان کی ایک ایجنسی کے سربراہ نے تابات کی برائٹ ایجنسی کے چیف کو ٹرانسمیٹر کال کی تھی جس میں اس نے بتایا تھا کہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران اس تنظیم کی تباہی کے لئے تابات پہنچ سکتے ہیں۔ عمران اور اس کے ساتھیوں نے کافی عرصہ قبل تابات میں ٹاڈا نامی کرمنل تنظیم کا خاتمہ کیا تھا جس کے





خاتمے کی درخواست خصوصی طور پر تاباتی حکمران جماعت نے سر سلطان کے ذریعے ایکسٹو تک پہنچائی تھی۔ چونکہ یہ تنظیم بے حد فعال تھی اور انسانی اسمگلنگ کے ساتھ ساتھ یہ ہر قسم کے ڈرگز اور اسلحہ کی سپلائی کا کام کرتی تھی اور پاکیشیا میں عسکریت پسند عناصروں کو تباہ کن ہتھیار اور بم فراہم کرتی تھی اس لئے عمران نے پوری ٹیم کے ساتھ تابات پہنچ کر اس تنظیم کے خلاف کام کیا تھا اور اسے مکمل طور پر ختم کر دیا تھا لیکن وہ اس تنظیم کے چیف تک نہ پہنچ سکا تھا۔ اپنی تنظیم کی تباہی کا سن کر چیف تابات چھوڑ کر کسی اور ملک میں چلا گیا تھا اور اب وہ دوبارہ تابات پہنچ چکا تھا اور اس نے از سر نو اپنی تنظیم کی نئے نام سے تشکیل کی تھی اور پہلے سے زیادہ طاقتور اور فعال تنظیم بنا لی تھی۔ کافرستانی ایجنسی کے سربراہ نے برائٹ سن کی تنظیم کے چیف کو اس حد تک یقین دلایا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی ایک بار پھر ان کی سرکوبی کے لئے آ رہے ہیں اس لئے وہ ان سے بچ کر رہیں اور وہ جیسے ہی تابات پہنچیں ان کے خلاف سخت ترین ایکشن لیں اور کسی بھی طور پر انہیں ختم کر دیں ورنہ وہ پہلے کی طرح ایک بار پھر اس کی تنظیم کو ختم کر کے رکھ دیں گے۔ برائٹ سن کا چیف جو پہلے ہی عمران اور اس کے ساتھیوں کی کارکردگی سے آگاہ تھا اور وہ جانتا تھا کہ پوری دنیا میں عمران اور اس کے ساتھی ہی اس کی تنظیم کے بخیے ادھیڑ سکتے ہیں اس لئے اس نے اپنی پوری تنظیم کو عمران اور اس کے ساتھیوں کی تابات میں آمد

روکنے کے انتظامات کرنے شروع کر دیئے تھے اور پورے تابات میں برائٹ سن تنظیم کے گروپس ایکٹیو کر دیئے گئے تھے کہ اگر عمران اور اس کے ساتھی وہاں پہنچیں تو انہیں فوراً ہلاک کیا جا سکے۔

عمران نے ساری اطلاعات اکٹھی کیں اور پھر اس نے جولیا کو اپنے ساتھ لیا اور تابات روانہ ہو گیا۔ وہ دونوں میک اپ کر کے تابات پہنچے تھے اور پھر وہ ایکریمیا سے آنے والی ایک کوہ پیمائی ٹیم میں شامل ہو گئے۔

یہاں تین کوہ پیمائی ٹیمیں تھیں جن میں سے ایک ٹیم میں عمران اور جولیا بھی شامل ہو گئے تھے۔ دو ٹیمیں مختلف پہاڑوں کی طرف چلی گئی تھیں جبکہ عمران تیسری ٹیم کے ہمراہ اس علاقے میں آ گیا تھا جو یہاں سب سے اونچے پہاڑ کی چوٹی سر کرنا چاہتے تھے۔ راستے میں ان کے ساتھ چی کائی بھی شامل ہو گیا تھا۔ چی کائی کوہ پیما کے طور پر ان کے ساتھ آیا تھا لیکن عمران نے اسے فوراً پہچان لیا تھا۔ وہ اس ٹیم کے افراد کو چیک کرنا چاہتا تھا۔ عمران جانتا تھا کہ چی کائی انتہائی تیز طرار اور شاطر ترین آدمی ہے جو میک اپ پہچاننے کا ماہر ہے۔ وہ اس سے کچھ معلومات حاصل کرنا چاہتا تھا اور پھر اس سے الگ ہو جانا چاہتا تھا اس لئے کچھ روز تک وہ اسے جھیلتا رہا پھر جب اسے اس کے مطلب کی معلومات مل گئیں تو وہ اس سے الگ ہو گیا۔

اب یہ اور بات ہے کہ چی کائی باؤلے کتے کی طرح انہیں





تلاش کرتا پھر رہا تھا اور وہ اس کی نظروں سے سینکڑوں کلو میٹر دور نکل آئے تھے۔ اب اسے دارالحکومت پہنچ کر خود کو محفوظ کر کے کانفرنس کی جگہ کے بارے میں معلومات حاصل کرنا تھیں۔ ابھی کانفرنس ہونے میں چند دن باقی تھے لیکن عمران تھرڈ پاور کی فائنل کانفرنس ہونے سے پہلے اس بات کا پتہ لگانا چاہتا تھا کہ آخر یہ تھرڈ پاور ہیں کون اور ان کے پاس ایسا کون سا منصوبہ ہے کہ وہ پاکیشیا پر فائنل اٹیک کی تیاریاں مکمل کر چکے ہیں۔

وہ سوچتا رہا اور ٹرین تیزی سے اپنی منزل کی طرف بڑھتی رہی ہر آنے والے لمحے کے ساتھ وہ دارالحکومت کی جانب بڑھ رہے تھے۔ اچانک عمران بوگی میں آنے والے ایک آدمی کو دیکھ کر بے اختیار چونک پڑا۔ وہ ایک سادہ لباس والا آدمی تھا جو سیٹوں کے پاس کھڑا اسے ہی گھور رہا تھا اس کی نظریں عمران کے چہرے پر جمی ہوئی تھیں پھر اس نے متلاشی نظروں سے ادھر ادھر دیکھا پھر اوپر برتھ پر سوئی ہوئی جولیا کو دیکھ کر اس کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ ابھر آئی تھی۔ پھر وہ نچلی سیٹ پر پیر رکھ کر اوپر اچکا اور جولیا کے چہرے کو بغور دیکھنے لگا پھر اس نے جولیا کے پیروں کو دیکھا اور عمران کے جسم میں یکلخت پارہ سا دوڑ گیا۔

وہ آدمی نیچے اترا پھر جھک کر عمران کے پیروں کو دیکھنے لگا اس بار پھر عمران نے اس کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ ابھرتے دیکھی تھی ایسی ہی مسکراہٹ شکار کو دیکھ کر شکاری کے لبوں پر ابھرتی ہے وہ

مڑا اور آگے بڑھتا چلا گیا لیکن عمران وہ تو ساکت بیٹھا تھا۔ اس کی ذرا سی غفلت سے ان کا راز کھل گیا تھا۔ اس سے غفلت یہ ہوئی تھی کہ انہوں نے مقامی لوگوں کا لباس پہن لیا تھا میک اپ کر لیا تھا وضع قطع بدل لی تھی کوہ پیمائی بوٹ بھی بدل لئے تھے مگر جو بوٹ اور سینڈل انہوں نے پہنے تھے وہ اس طبقے کے لوگ ہرگز نہیں پہن سکتے تھے جس طبقے کا اس نے میک اپ اور رہن سہن اپنایا تھا ان کے پیروں میں موجود جوتے اور سینڈل خاصے قیمتی تھے اور سادہ لباس والا آدمی انہیں دیکھ کر ہی چونکا تھا۔ جولیا کی سینڈلوں اور عمران کے بوٹوں نے اس کو مشکوک کر دیا تھا اور مشکوک ہونے کا مطلب یہی تھا کہ وہ دشمن کے جال میں پھنس چکے ہیں۔ ایسا جال جس میں پھنس کر وہ صرف اور صرف موت کا شکار بن سکتے ہیں۔ موت کا یہ جال تیزی سے ان کے گرد پھیل رہا تھا اور بظاہر عمران کو موت کے اس جال سے بچ نکلنے کی کوئی صورت دکھائی نہ دے رہی تھی۔





ہائیک اپنے آفس میں موجود بڑی بے چینی سے ادھر ادھر ٹہل رہا تھا۔ اس کے چہرے پر اضطراب اور غصے کے ملے جلے تاثرات دکھائی دے رہے تھے۔ اسی لمحے اچانک دروازے پر دستک ہوئی تو وہ چونک پڑا۔

''یس۔ کم اِن''...... اس نے بلند آواز میں کہا۔ فوراً ہی کمرے کا دروازہ کھلا اور چیکی اور رچی اندر داخل ہوئے۔ ان دونوں نے پائیک کو سلام کیا اور اس کے سامنے مؤدبانہ انداز میں کھڑے ہو گئے۔

''کیا رپورٹ ہے''...... پائیک نے پوچھا۔

''ہم نے سارے علاقے کی چیکنگ کی ہے باس اور اسٹیشن پر بھی ہم نے ایک ایک آدمی کو چیک کیا ہے لیکن مطلوبہ جوڑا کہیں ٹریس نہیں ہو سکا ہے باس۔ حالانکہ ہم نے پوری طرح سے اسٹیشن کا محاصرہ کر رکھا تھا''...... چیکی نے کہا۔

"تمہاری رپورٹ کیا ہے"...... چیف نے رچی سے پوچھا۔

"میں نے اور شارگ نے ایک منی کار چیک کی تھی باس۔ وہ منی کار پارکنگ کی بجائے اسٹیشن کی سائیڈ سڑک پر کھڑی ہوئی تھی جہاں پارکنگ ممنوع ہے۔ اسی وجہ سے وہ کار مشکوک محسوس ہوئی تھی"...... رچی نے کہا۔

"آگے بولو"...... چیف نے سرد لہجے میں کہا۔

"تحقیقات کرنے پر چوکیدار سے پتہ چلا کہ وہ منی کار ایک مرد اور ایک عورت وہاں لے کر آئے تھے اور اسے چھوڑ کر اسٹیشن کی سمت چلے گئے تھے"...... رچی نے کہا۔

"کیا۔ ایک مرد اور ایک عورت"...... ہائیک نے چونک کر پوچھا۔

"یس باس۔ ہم دونوں نے اس جوڑے کی تلاش میں سارا اسٹیشن چھان مارا مگر وہ ہمیں کہیں نہیں ملا"...... رچی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر"...... چیف نے پوچھا انداز میں بے چینی تھی۔

"ٹرین کی روانگی کے وقت قلیوں کے سوا اور کوئی باقی نہیں رہ گیا تھا اس لئے میرے ساتھی شارگ کا خیال یہ تھا کہ وہ جوڑا ٹرین میں سوار ہو گیا ہے۔ مگر کس طرح یہ سمجھ میں نہیں آسکا"۔ اس بار چیکی نے کہا۔

"تم لوگوں نے یہ کیسے سوچ لیا کہ وہ ٹرین میں ہی سوار ہو گئے



ہوں گے۔ ممکن ہے پولیس کے محاصرے کو دیکھ کر وہ چھپ گئے ہوں اور ٹرین کی روانگی کے بعد واپس چلے گئے ہوں"...... ہائیک نے کہا۔

"نو باس ایسا نہیں ہو سکتا وہ اس لئے کہ پلیٹ فارم پر بہت سے جوڑے اور خاندان تھے مگر ہر ایک کے ساتھ بچے تھے اور کوئی بھی جوڑا تنہا نہیں تھا اور نہ ہی مطلوبہ جوڑے کے حلیئے اور قد و قامت والا کوئی نظر آیا تھا"...... رچی نے کہا۔

"پھر"...... چیف نے اسے گھورتے ہوئے پوچھا۔

"شارگ کو ایک جوڑے پر شک ہوا تھا"...... چیکی نے کہا۔

"شبہ کی وجہ"...... ہائیک نے پوچھا۔

"اس جوڑے نے نہایت قیمتی جوتے اور سینڈل پہن رکھے تھے جبکہ ان کے ساتھ موجود دوسرے مرد اور عورت کے پیروں میں معمولی سے چپلیں تھیں۔ دیہاتی عورتیں نہ ایسی سینڈلیں پہنتی ہیں اور نہ ہی دیہاتی اس طرز کے جوتے پہنتے ہیں جو اس آدمی نے پہنے ہوئے تھے"...... رچی نے کہا۔

"اوہ پھر تو یقیناً یہ ہمارا مطلوبہ جوڑا ہی ہو گا۔ کیا تم نے انہیں پکڑ لیا ہے"...... ہائیک نے پوچھا۔

"نو باس۔ شارگ مجھے ان کے بارے میں بتا ہی رہا تھا کہ ٹرین وہاں سے روانہ ہو گئی۔ اس لئے انہیں پکڑا نہیں جا سکا"۔ رچی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''نانسنس۔ تم دونوں احمق ہو۔ تمہیں بھی اس ٹرین میں جانا چاہئے تھے۔ وہ مشکوک تھے تو انہیں ہر صورت میں تمہیں اپنی گرفت میں لینا چاہئے تھا۔ نانسنس''...... ہائیک نے غراتے ہوئے کہا۔

''ہم ٹرین سے کافی فاصلے پر تھے۔ ہم نے بھاگ کر اس ٹرین میں سوار ہونے کی کوشش کی لیکن کامیاب نہ ہو سکے البتہ شارگ ٹرین تک پہنچ گیا تھا باس اور وہ ٹرین میں سوار بھی ہو گیا تھا۔ وہ اب ٹرین میں ہی موجود ہے''...... چیکی نے فوراً کہا۔

''اوہ پھر ٹھیک ہے۔ کیا تم نے اس سے رابطہ کیا ہے۔ اس نے پکڑا ہے ان دونوں کو یا نہیں''...... ہائیک نے چونک کر کہا۔

''ہم اس سے مسلسل رابطے میں ہیں باس۔ شارگ کو محض ان پر شک ہے اس لئے ہم نے فی الحال اسے ان کی نگرانی کرنے کا حکم دیا ہے۔ وہ جہاں بھی جائیں گے شارگ کی نظروں سے اوجھل نہ ہو سکیں گے۔ اس لئے ہم چاہتے ہیں کہ ان کے پیچھے جا کر ان کے ٹھکانے کا پتہ کیا جا سکے ہو سکتا ہے کہ ان کے علاوہ بھی وہاں اور لوگ موجود ہوں یا پھر کسی طرح سے ان کے بارے میں یہ پتہ لگایا جا سکے کہ آخر وہ یہاں کس مقصد کے لئے آئے ہیں''...... رچی نے کہا۔

''اوہ ہاں۔ یہ مناسب فیصلہ ہے۔ واقعی ہمیں کسی طرح سے یہ پتہ لگانا ہے کہ ان کے یہاں آنے کا مقصد کیا ہے اور ہاں تم نے اس منی کار کے بارے میں معلومات حاصل کی ہیں کہ وہ کس کی





ہے اور کہاں سے لائی گئی ہے''...... ہائیک نے کہا۔

''یس چیف۔ وہ منی کار ایک زمیندار کی ہے۔ اس کی رہائش مضافاتی علاقے میں ہے''...... رچی نے جلدی سے کہا۔

''تو اسے پکڑو اور اسے سے پوچھو کہ وہ دیہاتی کون تھے جو اس کی کار لے گئے تھے اور انہوں نے کار سڑک پر ہی کیوں چھوڑ دی تھی''...... ہائیک نے کہا۔

''میں نے اس کے لئے آدمی بھیج دیئے ہیں جناب اور وہ اب تک انہیں پکڑ کر لا رہے ہوں گے''...... چیکی نے کہا۔

''او کے۔ تم شارگ سے رابطہ کر کے اسے کہو کہ وہ ان دونوں مشکوک افراد کو نگاہوں سے اوجھل نہ ہونے دے۔ اگر وہ ہمارا مطلوبہ جوڑا ہے تو انہیں کسی بھی حال میں ہمارے ہاتھوں سے نہیں نکلنا چاہئے''...... ہائیک نے سخت لہجے میں کہا۔

''یس باس''...... رچی نے کہا۔ اس سے پہلے کہ ان میں مزید کوئی بات ہوتی اسی لمحے میز پر پڑے ہوئے انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی تو ہائیک نے ہاتھ بڑھا کر انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور کان سے لگا لیا۔

''یس''...... ہائیک نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

''ہانگ آیا ہے باس۔ اس کے پاس آپ کے لئے کوئی اہم اطلاع ہے''...... دوسری جانب سے کہا گیا۔

''اندر بھیج دو''...... ہائیک نے کہا اور انٹرکام بند کر دیا۔

"ہانگ کو تم نے اس زمین دار کو ہی پکڑنے بھیجا تھا نا"۔ ہائیک نے پوچھا۔

"یس باس"...... ان دونوں نے اثبات میں سر ہلا کر جواب دیا۔

"وہ آ گیا ہے"...... ہائیک نے کہا۔

"وہ یقیناً اسے پکڑ لایا ہوگا باس"...... چیکی نے جلدی سے کہا ٹھیک اسی لمحے دستک ہوئی اور اجازت پا کر ایک نوجوان کمرے میں آ گیا۔

"کیا رہا پکڑ لائے ان لوگوں کو"...... رچی نے آنے والے سے پوچھا۔

"جی ہاں جناب"...... ہانگ نے کہا۔

"کہاں رکھا ہے انہیں۔ ٹارچر سیل میں"...... چیکی نے جلدی سے پوچھا۔

"نو سر انہیں ہسپتال بھیجا گیا ہے"...... ہانگ نے کہا تو نہ صرف چیکی اور رچی بلکہ ہائیک بھی چونک پڑا۔

"ہسپتال۔ کیا مطلب۔ کیا ہوا ہے انہیں"...... ہائیک نے چونک کر پوچھا۔

"وہ تین عورتیں اور سات مرد ہیں جناب اور سب کے سب بے ہوش پڑے ہوئے ملے تھے۔ میں نے اور میرے ساتھیوں نے انہیں ہوش میں لانے کی ہر ممکن کوشش کی لیکن انہیں کسی طرح سے





ہوش نہ آ رہا تھا اس لئے میں نے ایک ہسپتال کو فون کیا اور وہاں سے ایمبولینس منگوا لیں اور پھر انہیں ایمبولینسز میں ہسپتال بھجوا دیا ہے"...... ہانگ نے کہا۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ دونوں ان سب کو وہاں بے ہوش کر کے ان کی کار لے گئے تھے"...... رچی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"معلوم تو ایسا ہی ہوتا ہے"...... چیکی نے بھی ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"وہاں کی تلاشی لی ہے تم نے"...... ہائیک نے ہانگ سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"یس باس۔ وہاں سے دو تھیلے ملے ہیں جن میں کوہ پیمائی کا سامان ہے۔ وہاں کوہ پیماؤں کے مخصوص جوتے بھی ملے ہیں اور کھیتوں میں دو خچر بھی ہمارے ہاتھ لگے ہیں جن کے پیروں میں لگے ہوئے ہارس شو کے نمبروں سے پتہ چلتا ہے کہ یہ دوسرے علاقے کے خچر ہیں جن کے بارے میں پتہ چلا تھا کہ ان میں سے ایک خچر ایک غیر ملکی نے خریدا تھا اور دوسرا وہ چوری کر کے وہاں سے لے گیا تھا"...... ہانگ نے کہا۔

"اوہ۔ تب پھر یہ یقیناً وہی لوگ ہیں۔ یہ بتاؤ کہ جن افراد کو تم نے ہسپتال ایڈمٹ کرایا ہے ان کے بارے میں ڈاکٹروں کی کیا رائے ہے۔ کیا ہوا ہے ان کے ساتھ"...... ہائیک نے پوچھا۔

”ڈاکٹروں کی رپورٹ کے مطابق انہیں کسی گیس سے بے ہوش کیا گیا ہے جو ان کے سانس کے راستے دماغوں تک پہنچی تھی۔ گیس کے اثرات بے حد تیز ہیں اور اس کی مقدار اتنی زیادہ ہے کہ وہ کل دوپہر سے پہلے کسی بھی طرح ہوش میں نہیں آسکتے ہیں“...... ہانگ نے کہا۔

”اوہ۔ اب تو طے ہے کہ یہ وہی لوگ ہیں جن کی ہمیں تلاش ہے۔ مخصوص نمبروں والے خچروں کا وہاں سے ملنا۔ ان کا سامان اور خاص طور پر سامان میں موجود کوہ پیمائی کا سامان ظاہر کرتا ہے کہ وہ لوگ وہاں پہنچے تھے اور پھر انہوں نے احاطے میں موجود افراد کو کسی ژود اثر گیس سے بے ہوش کیا اور پھر ان کے لباس پہن کر اور ان کے میک اپ کر کے وہاں سے نکلے تھے۔ وہ ان کی ہی کار میں اسٹیشن پہنچے تھے۔ عام دیہاتیوں کے روپ میں۔ ان کے خیال کے مطابق ہم انہیں ٹریس نہیں کر سکتے تھے اور ایسا ہی ہوا تھا۔ یہ تو اتفاق ہی ہے کہ وہ جلد بازی میں سینڈلیں اور جوتے بدلنا بھول گئے تھے اور شارگ کی نظروں میں آ گئے۔ ورنہ وہ یقیناً ہمارے ہاتھوں سے نکل جاتے۔ ان کے بارے میں مجھے باس چی کائی سے بات کرنی ہی پڑے گی۔ اگر اس نے کہا تو ہم ان کی نگرانی کریں گے یا پھر انہیں ٹرین میں ہی شارگ کے ہاتھوں ہلاک کرا دیا جائے گا“...... ہائیک نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

”اگر وہی ہمارا مطلوبہ جوڑا ہے تو پھر انہیں ٹرین میں ہلاک





کرنے کی کیا ضرورت ہے باس۔ میں شارگ سے کہتا ہوں کہ وہ اگلے اسٹیشن پر پہنچیں اپنے آدمیوں کے ساتھ وہ انہیں گھیر کر پکڑ لیں۔ وہ گرفت میں آ گئے تو پھر ہم ان سے خود ہی ان کی اصلیت اگلوا لیں گے“...... رچی نے کہا۔

”لیس باس۔ رچی ٹھیک کہہ رہا ہے۔ پہلے یہ کنفرم ہونا ضروری ہے کہ وہ لوگ وہی ہیں جن کی ہمیں تلاش ہے۔ اس کے بعد ہی آپ بگ باس سے بات کریں اور انہیں رپورٹ دیں۔ ایسا نہ ہو کہ وہ لوگ کوئی اور ہوں اور بگ باس کے سامنے آپ کو خواہ مخواہ شرمندہ ہونا پڑے“...... چیکی نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ تم شارگ سے رابطہ کر کے اسے احکامات دو اور یہ بتاؤ کہ اس کے ساتھ اور کون کون ہے“...... ہائیک نے پوچھا۔

”وہ ٹرین میں اکیلا ہی ہے باس۔ اگلا اسٹیشن ریڈ ہل اسٹیشن کا ہے۔ ریڈ ہل اسٹیشن کی پولیس بھی ہمارے ساتھ ہے۔ وہاں پولیس کے افراد کی تعداد بھی زیادہ ہے جو پوری ٹرین کو گھیرے میں لے سکتے ہیں۔ انہیں اسی اسٹیشن پر ہی پکڑنا ہو گا ورنہ وہ اکیلے شارگ کے بس کا روگ نہیں ہیں“...... رچی نے کہا۔

”اوکے۔ تم شارگ سے بات کرو۔ میں ریڈ ہل اسٹیشن کے پولیس انچارج سے بات کرتا ہوں۔ وہ شارگ کے ساتھ مکمل تعاون کرے گا اور وہ دونوں اس اسٹیشن پر ہی پکڑے جائیں گے“...... ہائیک نے کہا تو رچی اور چیکی نے اثبات میں سر ہلایا اور رچی

جیب سے ٹرانسمیٹر نکال کر ٹرین میں موجود شارگ سے رابطہ کر کے اسے ہدایات دینے لگا جبکہ ہائیک نے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے ریڈ ہل اسٹیشن کے پولیس ڈیپارٹمنٹ کے نمبر پریس کرنے لگا۔ رابطہ ملتے ہی اس نے ریڈ ہل اسٹیشن کے پولیس انچارج کو ہدایات دینا شروع کر دیں۔ اسے تمام ہدایات دے کر اس نے رسیور رکھ دیا اور ان دونوں کی طرف دیکھنے لگا۔

''ریڈ ہل اسٹیشن پہنچنے میں ابھی انہیں ایک گھنٹے سے زیادہ وقت لگے گا۔ تم دونوں ہیلی کاپٹر لے کر وہاں چلے جاؤ۔ میری پولیس انچارج سے بات ہو گئی ہے۔ تم وہاں جا کر اس سے ملاقات کرنا تو وہ تمہارے ساتھ پوری پولیس فورس بھیج دے گا۔ تم اس فورس کے ساتھ مل کر ٹرین کو گھیر لینا اور پھر اس بوگی میں موجود ان دونوں کو اپنی حراست میں لے لینا اور پھر انہیں باندھ کر اور بے ہوش کر کے ہیلی کاپٹر کے ذریعے یہاں لے آنا۔ جب تم ان دونوں کو لے آؤ گے تو میں ان سے خود پوچھ گچھ کروں گا۔ اگر وہ ہمارے مطلوبہ افراد ہوئے تو پھر میں باس چی کائی کو اطلاع دوں گا''...... ہائیک نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا تو ان دونوں نے اثبات میں سر ہلائے اور پھر وہ دونوں اٹھ کھڑے ہوئے۔ انہوں نے آنے والے ہانگ کو ساتھ لیا اور تیزی سے کمرے سے نکلتے چلے گئے۔



اس آدمی کو مسکرا کر وہاں سے جاتے دیکھ کر عمران بھی تیزی سے اٹھا اور پھر وہ اس کے پیچھے چل پڑا۔ وہ بڑے محتاط انداز میں اس آدمی کا پیچھا کر رہا تھا۔ جو ان کی بوگی سے نکل کر دوسری بوگی میں چلا گیا تھا۔ وہ پیچھے مڑے بغیر آگے بڑھا چلا جا رہا تھا۔

وہ آدمی دو بوگیوں کے درمیانی راستے سے گزر کر تیسری بوگی میں آیا اور اس بوگی کی راہداری میں آگے بڑھتا چلا جا رہا تھا۔ عمران وہیں رک کر آڑ سے اسے دیکھتا رہا۔ وہ آدمی اس بوگی کے ایک کیبن کے پاس جا کر رکا پھر ادھر ادھر دیکھے بغیر وہ کیبن میں داخل ہو گیا تھا۔

عمران اپنی جگہ کھڑا رہا پھر وہ دبے قدموں آگے بڑھنے لگا اور اس کیبن کے دروازے کے پاس پہنچ کر وہ رک گیا جس میں وہ آدمی داخل ہوا تھا۔ کیبن کا دروازہ بند تھا۔ عمران نے ادھر ادھر دیکھا۔ راہداری میں کوئی نہیں تھا۔ اس نے آگے بڑھ کر کیبن کے

دروازے سے کان لگایا اور اندر سے سن گن لینے کی کوشش کرنے لگا لیکن اندر سناٹا تھا۔ چونکہ کیبن کے لاک اندر سے لگائے جاتے تھے اس لئے ان میں کوئی کی ہول نہ تھا۔ عمران کیبن کے اندر نہ جھانک سکتا تھا۔

چند لمحے وہ سوچتا رہا پھر اس کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ ابھر آئی۔ اسے ایک خیال سوجھا تھا۔ اس خیال کے آتے ہی اس نے دروازے پر دستک دے ڈالی۔

''کون ہے''...... دوسری دستک کے جواب میں اندر سے پوچھا گیا تھا۔

''ٹکٹ چیکر ہوں جناب''......عمران نے بلند لہجے میں کہا۔

''اچھا آ رہا ہوں''...... بظاہر نیند میں ڈوبی ہوئی آواز سنائی دی پھر قدموں کی چاپ ابھری دروازے کا کھٹکا کھلنے کی آواز سنائی دی۔

''آ جاؤ اندر''...... اندر سے آواز سنائی دی تو عمران نے یکلخت دروازے کا ہینڈل پکڑ کر اسے پوری قوت سے اندر دھکا دیا۔ وہ دروازے کا لاک کھولنے والے کو دروازہ مار کر اندر گرانا چاہتا تھا تاکہ وہ اسے فوراً قابو کر سکے لیکن دروازہ کھلتے ہی وہ ٹھٹھک کر رہ گیا اور ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ وہ آدمی اس کے خیال سے زیادہ تیز ثابت ہوا تھا۔ دروازے کا لاک کھولتے ہی وہ دروازے سے پیچھے ہٹ کر کھڑا ہو گیا تھا۔ اس کے ہاتھ میں ایک



ریوالور دکھائی دے رہا تھا جس پر باقاعدہ سائیلنسر لگا ہوا تھا۔ اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ تھی اور وہ کینہ توز نظروں سے عمران کو گھور رہا تھا۔

''اندر آ جاؤ۔ مگر کوئی غلط حرکت کرنے سے پہلے سوچ لینا کہ میرا ریوالور بے آواز ہے''...... اس نے ریوالور کی نال سے اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

''میں کوئی غلط حرکت کرنے نہیں آیا اور نہ ہی میرے پاس اسلحہ نام کی کوئی چیز ہے''...... عمران نے منہ بنا کر اندر داخل ہوتے ہوئے کہا پھر ایک قدم آگے بڑھاتے ہی عمران جان بوجھ کر لڑکھڑایا تو وہ اچھل کر پیچھے ہٹا عمران کو اس سے اسی کی توقع تھی جیسے ہی وہ اچھل کر پیچھے ہٹا عمران نے جست لگائی اور اپنا سر توپ کے گولے کی طرح اس آدمی کے پیٹ میں مار دیا۔ دوسرے ہی لمحے اس آدمی کے حلق سے اوغ کی آواز نکلی اور وہ سیٹ سے جا ٹکرایا پھر وہ اٹھنا ہی چاہ رہا تھا کہ عمران کی لات اس کی پسلیوں پر پڑی اور وہ ڈکراتا ہوا سیٹ سے لڑھک گیا۔

عمران اس پر جھپٹا تھا کیونکہ اتنی زور دار ضربیں کھانے کے باوجود ریوالور اب تک اس کے ہاتھ میں دبا ہوا تھا عمران ٹھیک اسی لمحے اس پر گرا تھا جب وہ پلٹ کر عمران پر فائر کر رہا تھا۔ گولی چوبی کیبن کی دیوار میں گھسی تھی جبکہ عمران کا زور دار پنچ اس آدمی کے جبڑے پر پڑا تھا۔ وہ اچھل کر نیچے گرا تو عمران نے فوراً اس پر

چھلانگ لگا دی۔ پھر عمران نے اس کا ریوالور والا ہاتھ پکڑ لیا ہوتا۔ اگر وہ ایسا نہ کرتا تو اس بار وہ عمران پر ڈائریکٹ فائر کر کے اسے نشانہ بنا سکتا تھا۔ گولی چلی اور وہ کھڑکی کا شیشہ توڑتی ہوئی نکل چلی گئی۔ وہ آدمی عمران کی توقع سے زیادہ تیز اور طاقتور تھا۔ وہ لڑائی بھڑائی کے فن سے بھی واقف تھا۔

عمران نے اس کے ریوالور والے ہاتھ کو اوپر اٹھاتے ہوئے دوسرے ہاتھ سے بڑی پھرتی سے اس کی کلائی کی ہڈی پر ضرب لگائی تو چٹک کی آواز کے ساتھ ہی اس کی تیز چیخ کیبن میں گونجی تھی ٹھیک اسی لمحے ٹرین نے لائن بدلی اور چیخ کی آواز اس کی گڑگڑاہٹ میں دب گئی۔ اس بار نہ صرف ریوالور اس کے ہاتھ سے نکل گیا تھا بلکہ وہ دوسرے ہاتھ سے اپنا ٹوٹا ہوا ہاتھ پکڑ کر بری طرح کراہنے لگا تھا عمران نے اس کے اسی بازو پر پھر ایک ضرب لگائی اور وہ مچھلی کی طرح تڑپنے لگا۔ اس کے حلق سے بری طرح کراہیں نکل رہی تھیں اور چہرے سے شدید اذیت کا اظہار ہو رہا تھا۔ عمران نے اسی پر بس نہیں کیا تھا بلکہ دو تین ہاتھ اس کی پسلیوں پر اس انداز سے مارے تھے کہ ہڈیاں ٹوٹ گئی تھیں۔ وہ ذبح کی ہوئی مرغی کی طرح کیبن کے فرش گرا تڑپنے لگا۔ عمران نے اس کا ریوالور اٹھا کر کھڑکی سے باہر پھینک دیا تھا اور بڑی خونخوار نظروں سے اسے گھور رہا تھا۔

"سیدھے بیٹھ جاؤ ورنہ......" عمران اس کی پسلیوں پر ایک اور





ٹھوکر مارتے ہوئے غراتے ہوئے کہا اور وہ کراہ کر رہ گیا۔ پھر اسے سیٹ سے ٹیک لگا کر بیٹھنا ہی پڑا تھا لیکن اس کی حالت انتہائی خراب تھی۔ وہ بری طرح سے کراہ رہا تھا۔

"اب میں تم سے جو پوچھوں۔ مجھے ہر بات کا صحیح جواب دینا۔ اگر تم نے جھوٹ بولا یا مجھ سے کچھ چھپانے کی کوشش کی تو میں تمہاری حالت اس سے بھی زیادہ بدتر کر دوں گا"۔ عمران نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

"تت۔ تت۔ تم چاہتے کیا ہو"...... اس آدمی نے تکلیف زدہ لہجے میں کہا۔

"اپنا نام بتاؤ"...... عمران نے پوچھا۔

"تمہیں۔ تمہیں۔ نام سے کیا لینا ہے"...... اس نے کراہتے ہوئے کہا۔

"بتاؤ۔ ورنہ......" عمران نے غرا کر کہا۔

"شش۔ شش۔ شارگ۔ میرا نام شارگ ہے"...... اس نے ہکلا کر جواب دیا۔

"ہماری نشاندہی کس نے کی تھی۔ بولو"...... عمران نے پوچھا۔

"کک۔ کسی نے بھی نہیں"...... اس نے کہا۔

"تو پھر ہمارے پیچھے کیسے لگے تھے"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"تت۔ تت۔ تم مجھے مشکوک لگے تھے"...... شارگ نے کہا۔

''شک کی وجہ''...... عمران نے کہا۔

''تت۔ تم نے جوتے اور تمہاری ساتھی لڑکی نے سینڈل پہن رکھے تھے۔ اس علاقے میں نہ کوئی ایسے جوتے پہنتا ہے اور نہ ہی ایسی سینڈلیں''...... شارگ نے جواب دیا۔

''تمہارا تعلق برائٹ سن تنظیم سے ہے یا تم اصل پولیس کے آدمی ہو''...... عمران نے پوچھا۔

''بب۔ بب۔ برائٹ سن سے''...... شارگ نے کہا۔

''ہونہہ۔ کہاں چیک کیا تھا تم نے ہمیں''...... عمران نے بات کاٹتے ہوئے کہا۔

''پلیٹ فارم پر میں نے چیک کر لیا تھا لیکن''...... شارگ نے کہا۔

''پھر وہیں کیوں نہیں پکڑ لیا۔ وہاں تو تم لوگوں نے شاید اسٹیشن کا گھیراؤ کر رکھا تھا نا''...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ میں تمہارے بارے میں اپنے ساتھی سے بات کر رہا تھا مگر اس دوران تم ٹرین میں بیٹھ چکے تھے اور ٹرین حرکت میں آ گئی تھی اس لئے مجبوراً مجھے چلتی ٹرین میں سوار ہونا پڑا''۔ شارگ نے کراہتے ہوئے کہا۔

''اپنے ساتھی کو تم نے ہمارے بارے میں کیا بتایا ہے''۔ عمران نے پوچھا۔

''یہی کہ تم دونوں میری نظروں میں مشکوک ہو''...... اس نے



کہا۔

''کیا تم نے انہیں اپنے شک کی وجہ بھی بتائی تھی''...... عمران نے پوچھا۔

''ہاں''...... شارگ نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''اب وہ کیا کرے گا۔ تمہاری واپسی کا انتظار یا تمہاری طرف سے کسی اطلاع کا منتظر رہے گا''...... عمران نے پوچھا۔

''کچھ نہیں اس نے اب تک باس کو اطلاع دے دی ہو گی۔ کیونکہ میری واپسی اسی وقت ہو سکتی ہے کہ جب میں دوسری ٹرین پکڑوں اور دوسری ٹرین کل ملے گی''...... شارگ نے کراہ کر کہا۔

''کون ہے تمہارا باس۔ چی کائی یا کوئی اور''...... عمران نے پوچھا۔

''چی کائی دوسرے علاقے میں ہے۔ ڈراگون سٹی کے گروپ کا چیف کوئی اور ہے''...... شارگ نے کہا۔

''اس کا نام بتاؤ''...... عمران نے کہا۔

''ہائیک۔ اس کا نام ہائیک ہے''...... شارگ نے جواب دیا۔

''کہاں ہوتا ہے یہ ہائیک۔ اس کا پتہ ٹھکانہ''...... عمران نے کہا۔

''وہ ہائیک کلب کا مالک اور جنرل منیجر ہے۔ وہیں اپنے آفس میں ہوتا ہے''...... شارگ نے جواب دیا۔

''ٹرانسمیٹر نہیں ہے تمہارے پاس''...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ کیونکہ میں اس مشن پر نہیں تھا"...... شارگ نے کہا۔

"ہونہہ۔ تمہارا باس ہائیک اب کیا کرے گا۔ میرا مطلب یہ ہے کہ ہمارے بارے میں اطلاع پا کر وہ کیا کارروائی کرے گا"...... عمران نے کہا۔

"تم دونوں کو اگلے اسٹیشن پر روکنے کی کوشش کی جائے گی۔ اس علاقے کی پولیس بھی باس کے ساتھ ہے اس لئے باس یقیناً اسٹیشن پر پولیس کی نفری بھیجے گا تاکہ تم دونوں کو اریسٹ کیا جا سکے"...... شارگ نے جواب دیا۔

"اگلا اسٹیشن، ریڈ ہل اسٹیشن ہے نا"...... عمران نے پوچھا۔

"ہاں۔ وہی اگلا اسٹیشن ہے"...... شارگ نے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔ اس کا صحیح سالم ہاتھ کبھی ٹوٹے ہوئے ہاتھ کو اور کبھی وہ پسلیوں کو دبانے لگتا تھا لحہ بہ لحہ تکلیف اس کی برداشت سے باہر ہوتی جا رہی تھی اور اس کی حالت سے لگ رہا تھا کہ وہ جلد ہی ہوش کھونے والا ہے۔

"ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ ریڈ ہل اسٹیشن پر ہمارے استقبال کے لئے پولیس بھی موجود ہوگی"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ اب تم دونوں بچ نہیں سکتے۔ تمہارے لئے بہتر یہی ہے کہ اپنی ساتھی کے ساتھ سرنڈر ہو جاؤ۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ تمہارے ساتھ رعایت کراؤں گا"...... شارگ نے کہا تو عمران کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ آ گئی۔





"تم نے اپنے ساتھیوں کو ہمارے حلیے بتائے تھے"...... عمران نے پوچھا۔

"ہاں۔ تمہاری ساری تفصیل ان کے پاس موجود ہے۔ اگلے اسٹیشن پر تمہیں پہچان لیا جائے گا۔ میں تم سے کہہ رہا ہوں کہ تمہارے اور تمہاری ساتھی کے پاس اب بچنے کا کوئی راستہ نہیں ہے"...... شارگ نے کہا۔

"ایک راستہ ہے"...... عمران نے کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ کون سا راستہ"...... شارگ نے چونک کر کہا لیکن اس سے پہلے کہ وہ کچھ سمجھتا اسی لمحے عمران کا ہاتھ تیزی سے حرکت میں آیا اور شارگ کی کنپٹی پر ایک پٹاخہ سا چھوٹا۔ دوسرے لمحے اس کا سر ڈھلکتا چلا گیا۔ اس کی حالت پہلے ہی خراب تھی۔ اس بار عمران نے اس کی کنپٹی پر ضرب لگائی تھی جس سے وہ فوراً ہی چیں بول گیا تھا۔ عمران فوراً سیدھا ہوا اور اس نے کیبن کی کھڑکی چیک کی۔ کھڑکی پر شیشہ لگا ہوا تھا۔ اس پر سلاخیں نہیں تھی۔ عمران نے کھڑکی کھولی اور پھر اس نے شارگ کو اٹھایا اور اسے کھڑکی سے باہر پھینک دیا۔ شارگ کو باہر پھینکتے ہی عمران نے کھڑکی بند کی اور پھر دروازے کی جانب مڑا اور پھر باہر کی سن گن لے کر اس نے دروازہ کھول دیا۔ جیسے ہی اس نے دروازہ کھولا باہر دروازے کے پاس اسے جولیا دکھائی دی۔ جولیا کا ایک ہاتھ کاندھوں پر پڑی چادر کے نیچے تھا۔ جس سے اس کا ہاتھ دکھائی دے رہا تھا اور اس کے

ہاتھ میں سائیلنسر لگا ہوا ریوالور تھا۔

''تم یہاں''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ تم کیا سمجھ رہے تھے میں سو رہی تھی''...... جولیا نے کہا۔

''نہیں۔ سیکرٹ ایجنٹ اگر اپنی مہم میں ان حالات میں سو جائے تو پھر اس کی آنکھ قیامت کے دن ہی کھلتی ہے مگر''...... عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا پھر کہتے کہتے رک گیا۔

''مگر یہ کہ اس آدمی کو میں نے اپنے چہرے کا جائزہ لیتے ہوئے چیک کر لیا تھا۔ اس لئے جب تم ادھر آئے تو میں تمہیں کور دینے کی غرض سے تمہارے پیچھے چلی آئی اور یہ اچھا ہوا''...... جولیا نے کہا۔

''کیوں''...... عمران نے پوچھا۔

''ایک سپاہی ادھر آ نکلا تھا۔ جسے ختم کر کے مجھے بوگی کا دروازہ کھول کر اسے باہر پھینکنا پڑا ہے''...... جولیا نے کہا۔

''اوہ۔ تو یہ بات ہے''...... عمران نے کہا۔ اس نے کیبن میں پڑی ایک چادر اٹھائی اور پھر وہ ہر اس جگہ کو صاف کرنے لگا جہاں اس کے ہاتھ لگے تھے پھر وہ کیبن سے نکلے اور عمران نے رومال سے ہینڈل پکڑ کر دروازہ بند کر دیا۔

''اب کیا کرنا ہے اور یہ تھا کون''...... جولیا نے پوچھا تو اسے بتانے لگا کہ وہ آدمی کون تھا اور وہ اس کی نظروں میں کیسے آئے تھے۔





''اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ ہمیں سب سے پہلے جوتوں اور سینڈلوں سے نجات حاصل کرنی ہوگی۔ مگر کیسے''...... جولیا نے کہا۔

''آسانی سے۔ سب پڑے آرام کر رہے ہیں۔ اس لئے یہاں کسی کے بھی جوتے اور جوتیاں چرائی جا سکتی ہیں یا بدلے جا سکتے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے''...... جولیا نے سر ہلایا۔

''سینڈل اتار کر مجھے دو اور سیٹ پر چلی جاؤ''...... عمران نے اپنے جوتے اتارتے ہوئے کہا اور جولیا نے سینڈل اتار کر عمران کی طرف بڑھا دیئے عمران نے رومال سے کیبن کا دروازہ کھول کر اندر سے ایک تولیا لیا اور جوتے اور سینڈل اس میں لپیٹ کر اپنے لباس میں چھپا لئے۔

''اب جاؤ''...... عمران نے کہا اور آگے بڑھتا چلا گیا۔ جولیا بھی مڑی اور اپنی بوگی کی طرف چلی آئی۔ یہاں سب محو خواب تھے وہ برتھ پر لیٹ گئی مگر پوری طرح چوکنا ہو کر۔ عمران کی واپسی میں پندرہ منٹ سے زیادہ لگے تھے آتے ہی اس نے ایک پرانی سی زنانہ چپل اس کی طرف بڑھائی تھی جسے جولیا نے پہن لیا خود عمران کے پیروں میں ربڑ کی گھسی پٹی چپل تھی۔

''اب بے فکر ہو کر آرام کرو''...... عمران نے جولیا سے کہا اور اپنی جگہ بیٹھ کر آنکھیں موند لیں چند منٹ بعد اس کے خراٹے گونجنے لگے۔ نجانے وہ سو گیا تھا یا اداکاری کر رہا تھا۔ جولیا نے

ایک نظر عمران پر ڈالی اور پھر اس نے ایک طویل سانس لیا اور آنکھیں بند کر لیں مگر نیند اب کہاں آ سکتی تھی۔ بوگی میں کچھ لوگوں کے بولنے اور چھوٹے بچوں کے رونے کی آوازیں سنائی دے رہی تھی لیکن یہ ساری آوازیں ریل کے ٹریک پر دوڑنے کی آوازوں میں دبی ہوئی تھیں۔ ریل کی گڑگڑانے کی تیز آوازیں گونج رہی تھی۔ وقت تیزی سے گزرتا جا رہا تھا۔ پھر جولیا نے ریل کی رفتار ہلکی ہوتی ہوئی محسوس کی اور پھر ریل آہستہ آہستہ چلتی ہوئی ایک اسٹیشن کی طرف بڑھتی چلی گئی۔





میٹنگ ہال کا دروازہ کھلا اور برائٹ سن کا چیف اندر داخل ہوا۔ اسے اندر داخل ہوتے دیکھ کر میٹنگ روم میں موجود چی کائی اور برائٹ سن گروپس کے دوسرے افراد جن کی تعداد آٹھ تھی۔ چیف کے احترام میں اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

یہ میٹنگ چیف نے ہنگامی طور پر بلوائی تھی۔ یہ ہنگامی میٹنگ ہل اسٹیشن، ڈراگون سٹی اور ریڈ ہل اسٹیشن سے آنے والی رپورٹوں کے بعد بلوائی گئی تھی اور اس میٹنگ میں چی کائی سمیت ان افراد کو بلایا گیا تھا جو چیف سے ڈائریکٹ یا ان ڈائریکٹ مل سکتے تھے اور ضرورت پڑنے پر چیف سے ہر قسم کا رابطہ بھی کر سکتے تھے۔ ان سب کا درجہ چی کائی کے برابر تھا جن کے برائٹ سن تنظیم میں الگ الگ گروپس تھے۔ چیف تیز تیز چلتا ہوا آیا اور پھر ایک طرف پڑی ہوئی اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کے چہرے پر سنجیدگی اور انتہائی کرختگی کے تاثرات نمایاں تھے۔

"بیٹھو"...... چیف نے سرد لہجے میں کہا تو وہ سب اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھتے چلے گئے۔

"یہ سب کیا ہو رہا ہے چی کائی۔ تم اور تمہارے گروپ کے لوگ ایک جوڑے کو اب تک تلاش نہیں کر پائے ہیں جن کے بارے میں تم ہی مشکوک تھے کہ ان افراد کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے"...... چیف نے غصیلی نظروں سے چی کائی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو چی کائی فوراً اپنی جگہ پر اٹھ کھڑا ہو گیا۔

"میں اور میرے گروپس ان کی تلاش میں لگے ہوئے ہیں چیف لیکن وہ بے حد چالاک ہیں۔ وہ نہ صرف بار بار اپنے میک اپ بدل رہے ہیں بلکہ کسی ایک جگہ ٹکتے ہی نہیں ہے۔ موقع ملتے ہی وہ وہاں سے نکل جاتے ہیں اور سب سے بڑی پریشانی کی بات یہ ہے کہ وہ مقامی افراد کے میک اپ کرتے ہیں جس وجہ سے انہیں پہچاننا بے حد مشکل ہو جاتا ہے"...... چی کائی نے جواب دیا۔

"مجھے معلوم ہوا ہے کہ تمہارے ڈراگون گروپ نے انہیں ٹرین میں چیک کیا تھا اور انہیں ریڈ ہل اسٹیشن پر گرفتار کرنے کے تمام انتظامات مکمل کر لئے تھے تو پھر وہ پکڑے کیوں نہیں گئے"۔ چیف نے کہا۔

"اس ٹرین میں اس گروپ کا ایک آدمی شارگ بھی موجود تھا چیف لیکن شاید وہ ان دونوں کی نظروں میں آ گیا تھا۔ وہ شارگ کے مخصوص کیبن میں گئے تھے اور انہوں نے وہاں جاتے ہی



شارگ کو ہلاک کر دیا تھا اور اس کی لاش کھڑکی کے راستے چلتی ہوئی ٹرین سے باہر پھینک دی تھی۔ اسٹیشن پر ہائیک کے آدمیوں نے پولیس تعینات کر دی تھی اور اس کے اپنے آدمی بھی ہیلی کاپٹر پر وہاں پہنچ گئے تھے۔ وہ سب شارگ کی تلاش میں تھے لیکن شارگ سے نہ رابطہ ہو رہا تھا اور نہ ہی وہ ٹرین میں کہیں موجود تھا۔ ہمارے آدمیوں نے پولیس کے ساتھ مل کر ساری ٹرین کو چیک کیا لیکن نہ ہی شارگ کہیں ملا اور نہ اس جوڑے کا کچھ پتہ چلا۔ ہمارے آدمیوں نے ٹرین کو کافی دیر تک اسٹیشن پر رکوائے رکھا تھا اور ٹرین کے ایک ایک مسافر کو چیک کیا گیا تھا۔ ان کی سپیشل کیمرے سے تصویریں بھی بنائی گئی تھیں لیکن ان میں سے کوئی ایک آدمی بھی میک اپ میں نہیں تھا۔ اب ظاہر ہے ساری چیکنگ مکمل ہونے کے بعد ٹرین کو روکا نہیں جا سکتا تھا اس لئے ٹرین کو روانہ کر دیا گیا۔ راستے کی چیکنگ کی گئی تو پولیس کو ایک لاش ملی جس کی حالت بے حد خراب تھی لیکن اس کے لباس اور اس کے پاس موجود مخصوص نشان کی وجہ سے اسے پہچان لیا گیا کہ وہ ہمارا آدمی ہے اور اس کا نام شارگ ہے"...... چی کائی نے مزید تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"جب شارگ کی لاش ملی تھی تو یہ ثابت ہو جاتا ہے کہ وہ دونوں مجرموں تک پہنچ چکا ہے اور اس نے انہیں پہچان لیا ہے کیا اس نے تمہارے دوسرے ساتھیوں کو اس جوڑے کا حلیہ نہیں بتایا تھا"...... چیف نے پوچھا۔

''ان سب کے حلیئے ایک جیسے تھے چیف۔ شاید انہیں پتہ چل
گیا تھا کہ وہ سینڈلوں اور بوٹوں کی وجہ سے مشکوک ہوئے ہیں۔
اس لئے انہوں نے سینڈلیں اور بوٹ بدل دیئے تھے جس کے
باعث ہمارے آدمی اور پولیس انہیں نہ تلاش کر سکی تھی''...... چی
کائی نے جواب دیا۔

''ہونہہ۔ جب تمہیں پتہ تھا کہ وہ لوگ اسی ٹرین میں سفر کر
رہے ہیں تو تم نے اس ٹرین کو ہی کیوں نہیں اُڑا دیا۔ وہ جس
روپ میں بھی ہوتے ٹرین کی تباہی کی زد میں آ کر ہلاک ہو
جاتے''...... چیف نے غرا کر کہا۔

''اپنی مدد کے لئے ہم نے پولیس کو ساتھ رکھا ہوا ہے چیف
اس لئے ہم ٹرین کو اُڑانے کا رسک کیسے لے سکتے ہیں''...... چی
کائی نے کہا تو چیف غرا کر رہ گیا۔

''مجھے کافرستان کی ایک ایجنسی کے سربراہ نے کال کر کے بتایا
تھا کہ یہ لوگ پھر سے ہماری تنظیم کو تباہ کرنے کے آ رہے ہیں لیکن
اگر انہیں ہمارے خلاف کام کرنا تھا تو پھر وہ اس طرح سے بھاگتے
کیوں پھر رہے ہیں اور وہ بھی ایسے راستوں پر جو ہماری تنظیم کے
ہیڈ کوارٹر سے دور ہیں بہت دور''...... چیف نے کہا تو چی کائی اور
وہاں بیٹھے ہوئے تمام افراد بری طرح سے چونک پڑے۔

''کیا۔ کیا مطلب چیف۔ کیا آپ کو کافرستان کی کسی ایجنسی
کے چیف نے پہلے ہی کال کر کے ان کے بارے میں بتا دیا تھا''۔





چی کائی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ مجھے ان کی آمد کی خبر تھی۔ کافرستانی ایجنسی کے چیف
کرنل راہول نے کہا تھا کہ وہ ایک بار پھر حکومتی نمائندوں کی
درخواست پر ہماری تنظیم کے خلاف کام کرنے کے لئے آ رہے
ہیں۔ میں نے اس بات کی تصدیق کے لئے حکومتی اہلکاروں کو
کھنگالا تھا لیکن مجھے ایسا کوئی ثبوت نہیں ملا تھا جس سے یہ پتہ چل
سکتا ہو کہ وہ ہماری تنظیم کے خلاف کام کرنے کے لئے آئے ہیں۔
اس لئے مجھے کرنل راہول کی باتوں پر یقین نہیں آیا تھا اسی لئے
میں نے تمہیں اس کال کے بارے میں کچھ نہیں بتایا تھا''...... چیف
نے کہا۔

''اگر وہ ہمارے خلاف کام کرنے نہیں آئے اور مسلسل ہم سے
بھاگتے پھر رہے ہیں تو پھر آخر وہ یہاں آئے کس لئے ہیں۔ ان کا
مقصد کیا ہے چیف''...... ایک دوسرے گروپ کے باس نے چیف
سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''میں اسی تگ و دو میں لگا ہوا ہوں کہ کسی طرح یہ پتہ کر سکوں
کہ آخر ان کا اس طرح تابات میں آنے کا مقصد کیا ہے اور وہ
چاہتے کیا ہیں لیکن ابھی تک چی کائی اور اس کے گروپ یہی پتہ
نہیں کر سکے ہیں کہ وہ واقعی عمران ہی ہے یا کوئی اور۔ جب تک
یہ کنفرم نہیں ہو جاتا کہ وہ کون ہیں تب تک یہ پتہ کرانا مشکل ہے
کہ ان کا مقصد کیا ہے''...... چیف نے کہا۔

"آپ کے حکم کے تحت ہم نے سارے تابات میں اپنے گروپس کو الرٹ کر رکھا ہے لیکن ہمیں کہیں سے بھی ایسی کوئی اطلاع نہیں ملی ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹ تابات میں موجود ہیں"۔ تیسرے گروپ کے سربراہ نے کہا۔

"جس طرح سے وہ ہمیں ڈاج پر ڈاج دے رہے ہیں اور تمہارے ہاتھوں سے چکنی مچھلی کی طرح بار بار پھسل رہے ہیں اس سے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ وہ غیر ملکی ایجنٹ ہیں اور انہیں اس بات کا بھی پتہ ہے کہ ان کے پیچھے برائٹ سن تنظیم لگی ہوئی ہے۔ اس لئے وہ بے حد ہوشیاری اور تیز رفتاری سے کام کر رہے ہیں اور مسلسل آگے بڑھتے چلے جا رہے ہیں اور ہمارے لئے انہیں روکنا مشکل ہوتا چلا جا رہا ہے"...... چیف نے کہا۔

"یس باس۔ اگر ہم ان کے مقصد کا پتہ نہیں چلا سکتے تو کسی طرح سے یہ تو معلوم کر سکتے ہیں کہ آخر وہ جانا کہاں چاہتے ہیں۔ ان کے آخری پڑاؤ کا ہمیں کسی طرح سے پتہ چل جائے تو پھر ہم یہ بھی پتہ چلا سکتے ہیں وہ یہاں کس مقصد کے لئے آئے ہیں اور ان کے ارادے کیا ہیں"...... چوتھے گروپ کے سربراہ نے کہا۔

"وہ شمالاً جنوباً سفر کر رہے ہیں۔ بظاہر تو یہی لگ رہا ہے کہ وہ یہاں سے دارالحکومت پہنچنا چاہتے ہیں لیکن دارالحکومت میں ان کے لئے کیا ہے اس کی بھی سمجھ نہیں آ رہی ہے"...... چیف نے کہا۔

"اگر وہ دارالحکومت پہنچنا چاہتے ہیں تو پھر ہمیں ان کی تلاش





میں ادھر ادھر بھٹکنے کی کیا ضرورت ہے چیف"...... ایک اور شخص نے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا کہنا چاہتے ہو"...... چیف نے چونک کر اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہم ان کے پیچھے دیوانوں کی طرح سے دوڑ رہے ہیں۔ یہاں ان کے بھاگنے کے لئے راستے بھی ہیں۔ وہ پہاڑوں اور جنگلوں میں چھپ جاتے ہیں اور مختلف ذرائع سے سفر کرتے آگے بڑھ رہے ہیں اگر ہم ان کے پیچھے بھاگنے کی بجائے دارالحکومت میں ان کے لئے گھیرا تنگ کریں۔ وہ دارالحکومت میں کسی سے تو رابطہ کریں گے کہیں تو رکیں گے اور کچھ تو ایسا کریں گے جس سے ان کے ارادے ظاہر ہو سکتے ہوں"...... دارالحکومت کے گروپ کے سربراہ نے اپنا خیال پیش کرتے ہوئے کہا۔

"ویری گڈ۔ یہ اچھا آئیڈیا ہے۔ واقعی ہم ان کے پیچھے بھاگ کر اپنا وقت برباد کر رہے ہیں۔ اگر ان کا ارادہ دارالحکومت میں رکنے کا ہے تو پھر ہم سارے علاقہ چھوڑ کر کیوں نہ اپنی توجہ صرف دارالحکومت پر ہی مرکوز رکھیں۔ وہاں ہم ان کی کالز بھی ٹریس کر سکتے ہیں اور ہم تمام ہوٹلوں، کلبوں اور بارز کے علاوہ پرائیویٹ رہائش گاہوں کو بھی چیک کر سکتے ہیں۔ ظاہر ہے وہ دارالحکومت میں کہیں تو رہیں گے"...... اس بار چی کائی نے کہا۔

"ہاں۔ یہ درست ہے۔ اگر ہم رابطہ سسٹم کا کنٹرول اپنے

ہاتھوں میں لے لیں تو ان کی کالز چیک کی جا سکتی ہیں۔ مشینوں
میں ہم چند کوڈز فیڈ کر دیتے ہیں جن میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کا
نام، علی عمران، ایکسٹو، پرنس آف ڈھمپ اور ایسے ہی ان کے زیر
استعمال جملے اور مخصوص ورڈز فیڈ کر دیں تو وہ کہیں سے بھی اور کسی
کو بھی کال کریں گے تو فوراً ٹریس ہو جائیں گے''...... ایک اور
آدمی نے کہا۔

''یہ بھی اچھا آئیڈیا ہے''...... چیف نے کہا۔

''میری سمجھ میں ایک بات نہیں آ رہی ہے چیف''...... ایک اور
آدمی نے کہا۔

''وہ کیا''...... چیف نے پوچھا۔

''یہ کہ ان لوگوں کو بار بار میک اپ کرنے اور لباس حسب
مرضی بدلنے کی سہولتیں کس طرح ملتی رہی ہیں''...... کسی نے پوچھا۔

''ممکن ہے ان کے کچھ اور ساتھی ڈراگون سٹی اور ان علاقوں
میں میں موجود ہوں''...... تیسرے نے خیال ظاہر کیا۔

''اس کے علاوہ۔ رقم سے ہر چیز مہیا ہو جاتی ہے ممکن ہے ان
لوگوں نے بے تحاشہ رقم خرچ کی ہو اور اپنی مرضی کا لباس حاصل کر
لیا ہو اور وہ ساری چیزیں بھی جن کی ان کو ضرورت تھی یا ہے'' ایک
اور آدمی نے کہا۔

''ایسا ممکن ہے مگر۔ غریب اور مقامی افراد کا میک اپ ان
لوگوں نے ڈراگون سٹی کے مضافات میں رہنے والے ایک کسان





کے گھر میں کیا ہے اور وہیں سے لباس بھی بدلے ہیں''...... چیف
نے کہا۔

''اوہ''...... ان کے منہ سے نکلا۔

''سب بول رہے ہیں لیکن تم کیوں چپ ہو چانیگی۔ کیا تم اس
معاملے میں کچھ نہیں بولو گے''...... چیف نے سامنے بیٹھے ہوئے
ایک نوجوان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جس نے ابھی تک اس
ساری بحث میں کوئی حصہ نہیں لیا تھا اور نہ ہی اپنا کوئی خیال پیش
کیا تھا۔ وہ سنجیدگی اور خاموشی سے ان کی باتیں سن رہا تھا۔

''میرے خیال میں ہمارے پاس اب بھی وقت ہے چیف۔ ہم
انہیں اس ٹرین میں ہی پکڑ سکتے ہیں جس میں وہ دارالحکومت جانے
کے لئے سفر کر رہے ہیں''...... اس آدمی چانیگی نے جواب دیتے
ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں بے حد سنجیدگی تھی۔

''کیا مطلب''...... چیف نے چونک کر کہا۔ باقی سب بھی اس
کی طرف دیکھ رہے تھے۔

''ابھی وہ ٹرین میں ہی ہوں گے اور میری معلومات کے مطابق
ٹرین میں اب جتنے بھی مسافر ہیں وہ دارالحکومت کے لئے ہی سفر
کر رہے ہیں۔ ہمارے گروپس دارالحکومت سے پہلے آنے والے
تمام اسٹیشنوں پر موجود ہیں۔ اگر کسی نے راستے میں اترنے کی
کوشش کی تو وہ یقیناً وہی مشکوک جوڑا ہی ہوسکتا ہے اور اگر راستے
میں آنے والے اسٹیشنوں پر کوئی نہ اترا تو پھر اس کا مطلب ہے کہ

وہ دارالحکومت ہی پہنچیں گے۔ ہم دارالحکومت پہنچ کر اسٹیشن کو گھیر
لیتے ہیں اور تمام مسافروں کی از سرنو چیکنگ کرتے ہیں۔ اس بار
اگر ہم ٹی سکس ون کیمرے اپنے ساتھ لے جائیں اور تمام
مسافروں کے اسٹیشن سے باہر جانے سے پہلے ان کی تصویریں اتار
لیں تو ان کیمروں کی مدد سے ان کی شناخت کی جا سکتی ہے۔ ٹی
سکس ون ایسے کیمرے ہیں جو جدید سے جدید اور ہر قسم کے میک
اپ کو کلیئر کر کے ان کے اصل چہروں کے تصویریں حاصل کر لیتا
ہے۔ یہ کیمرے خاص طور پر انسانی جلد کے ٹشوز کو چیک کرتا ہے
اور ہر قسم کے میک اپ کے نیچے موجود اصل چہرے کی تصویر کھینچتا
ہے اور اس کیمرے سے فوراً ہی تصویر حاصل ہو جاتی ہے۔ اس
لئے میرے خیال میں انہیں پکڑنے کے لئے ہمیں کسی لمبی چوڑی
پلاننگ کرنے اور دارالحکومت میں انہیں تلاش کرنے کی ضرورت
پیش نہیں آئے گی اور ہم انہیں ٹی سکس ون کیمروں کی مدد سے
اسٹیشن پر ہی پکڑ سکتے ہیں"...... چائیگی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن دارالحکومت کے اسٹیشن پر ہم قبضہ کیسے کریں گے۔ وہاں
کی پولیس تو ہمارے ساتھ نہیں ہو گی۔ پولیس کی مدد کے بغیر ہم
ٹرین کو گھیر کر ایک ایک مسافر کو کیسے چیک کریں گے اور کیسے ان
کی تصویریں حاصل کریں گے"...... چی کائی نے کہا۔

"ہمیں کرمنلز کی حیثیت سے نہیں بلکہ عام افراد کے طور پر
اسٹیشن جائیں گے اور اسٹیشن کے داخلی اور خارجی راستوں پر قبضہ





کریں گے اور اسٹیشن سے باہر آنے والے ہر شخص کی تصویریں
اتاریں گے۔ تصویریں اتارنے والوں کے ساتھ ہم ٹاپ شوٹرز کو
بھی اپنے ساتھ رکھیں گے اور جو بھی ٹی سکس ون کیمرے سے
ہمارے سامنے اپنی اصل شکل میں آیا ہم اسے شوٹ کرا دیں گے
چونکہ انہیں زندہ پکڑ کر ان سے پوچھ گچھ کی جانی ہے اس لئے انہیں
ہلاک نہیں کیا جائے گا بلکہ انہیں ٹاپ شوٹرز کی مدد سے ڈاٹ فائر
کرا کر بے ہوش کیا جائے گا۔ یہی آسان راستہ ہے"...... چائیگی
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اور اگر تمہارے ٹی سکس ون کیمروں سے بھی ان کے اصل
چہرے سامنے نہ آئے تو"...... چی کائی کے ساتھ بیٹھے ہوئے ایک
اور گروپ کے سربراہ آئی ٹن نے کہا تو وہ سب چونک پڑے۔

"ٹی سکس ون انتہائی جدید ترین کیمرہ ہے جو جدید سے جدید
میک اپ کو چیک کر سکتا ہے۔ اس کی آنکھ سے دنیا کو کوئی میک
اپ نہیں چھپ سکتا"...... چائیگی نے منہ بنا کر کہا۔

"عمران کے بارے میں تم کیا جانتے ہو۔ چی کائی کی طرح
مجھے عمران کے بارے میں جو معلومات حاصل ہیں وہ معلومات
تمہارے پاس نہیں ہیں"...... آئی ٹن نے منہ بنا کر کہا۔

"کیا مطلب۔ تم کیا کہنا چاہتے ہو آئی ٹن"...... چیف نے اس
کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"چیف۔ عمران کے بارے میں میرے پاس جو معلومات ہے۔

ان معلومات کے مطابق وہ جدید اور کمپنی میڈڈ میک اپ استعمال نہیں کرتا ہے۔ ٹی سکس ون کیمرہ ان جدید اور کمپنی میڈڈ میک اپ کو چیک کر سکتا ہے اور بس۔ عمران ہمیشہ اپنے طور پر تیار کئے ہوئے میک اپ کا زیادہ استعمال کرتا ہے جسے واش کرنے کے طریقے سے وہ خود ہی واقف ہوتا ہے۔ وہ عام طور پر جڑی بوٹیوں کے لیپ اور ایسے ہی عام اور سادہ سے طریقوں سے میک اپ کا سامان بناتا ہے یا پھر مختلف کریموں اور لوشنوں کے مکسچر سے میک اپ تیار کرتا ہے جسے نہ تو کسی کیمرے سے چیک کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی کسی میک اپ واشر سے صاف کیا جا سکتا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ عمران ٹی سکس ون کیمرے سے بھی ایکسپوز نہیں ہو گا اور نہ ہی ہم اس کے اصل چہرے کی تصویر اس کیمرے سے حاصل کر سکیں گے اور وہ آسانی سے ہمارے ہاتھوں سے نکل جائے گا''...... آئی ٹن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ تو پھر انہیں کیسے تلاش کیا جا سکتا ہے۔ اگر ہم اسے تلاش ہی نہیں کر سکتے تو پکڑیں گے کیسے''...... چائیگی نے کہا۔

''اس کا ایک اور آسان طریقہ ہے''...... آئی ٹن نے کہا۔

''کون سا طریقہ''...... چیف نے پوچھا۔

''ہم پولیس کی مدد دارالحکومت میں نہیں لے سکتے۔ وہاں ہمارے لئے مشکلات ہو سکتی ہیں لیکن دارالحکومت سے پہلے آنے والے اسٹیشنوں پر نہ صرف ہمارا ہولڈ ہو سکتا ہے بلکہ ہم ان علاقوں



کی پولیس کو بھی اپنے ساتھ ملا سکتے ہیں''...... آئی ٹن نے کہا۔

''تم کہنا کیا چاہتے ہو''...... چیف نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''چیف۔ ابھی ٹرین کو دارالحکومت پہنچنے میں بہت وقت ہے۔ آپ ٹرین کے بارے میں معلومات حاصل کرائیں اور پھر کسی اسٹیشن پر اس ٹرین کو رکوا لیں۔ اس اسٹیشن پر ہمارے گروپس اور پولیس کے ہی افراد ہونے چاہئیں۔ ہم ٹرین کے تمام مسافروں کو پکڑیں گے۔ ان سے پوچھ گچھ کریں گے۔ ان کے نام و پتے معلوم کریں گے اور پھر ان کو الگ الگ کر کے پولیس کی مدد سے بذریعہ روڈ انہیں ان کے اصل پتے ٹھکانوں تک پہنچائیں گے۔ اس طرح ہمیں پتہ چل جائے گا کہ کس کے پتے اصل ہیں اور کون سے افراد ایسے ہیں جن کے کوئی پتے ٹھکانے نہیں ہیں۔ ایسے تمام افراد جو جوڑوں کی شکل میں ہوں گے ہماری حراست میں آ جائیں گے اور پھر انہیں ہیڈ کوارٹر لایا جائے گا۔ اس کے بعد اگر ان کے چہروں کو آگ میں جھلسایا جائے تو ہمارے سامنے ان کے اصل چہرے آ سکتے ہیں۔ اس کے لئے چی کائی کی مدد لی جا سکتی ہے۔ چی کائی میک اپ زدہ چہروں کی پہچان کر سکتا ہے۔ ہم ایسے تمام مردوں اور عورتوں کو الگ کر لیں گے جن پر چی کائی میک اپ ہونے کا شبہ کرے گا۔ صرف ان لوگوں کے چہروں کو ہی آگ سے جھلسا کر دیکھا جائے گا اس طرح جو اصل میک اپ والا جوڑا ہو گا وہ

ہمارے سامنے آ جائے گا۔ دنیا کا کسی قسم کا بھی میک اپ جسے
چیک نہ کیا جا سکتا ہو یا واش نہ کیا جا سکتا ہو آگ کے سامنے کم از
کم نہیں ٹھہر سکتا ہے۔ آگ ہر قسم کے میک اپ کو جلا دیتی ہے اور
میک اپ جلتے ہی جیسے ہی انسانی کھال جلنا شروع ہو تو آسانی سے
پتہ چل جاتا ہے کہ وہ میک اپ میں ہے یا نہیں''..... آئی ٹن نے
تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''ویری گڈ۔ یہ تو واقعی سے شاندار اور بہترین آئیڈیا ہے۔ واقعی
ہم دارالحکومت پہنچنے سے پہلے ٹرین اور ٹرین کے تمام مسافروں کو
چیک کر سکتے ہیں۔ ریئلی ویری گڈ آئی ٹن۔ اب تک پیش کی جانے
والی ترکیبوں میں سے تمہاری بتائی ہوئی ترکیب سب سے بہترین
ہے اور اب ہم اسی ترکیب پر عمل کریں گے''..... چیف نے مسرت
بھرے لہجے میں کہا۔

''تو پھر ٹرین کو کس اسٹیشن پر روکا جائے''..... چی کائی نے
پوچھا۔

''پتہ کرو کہ ٹرین کہاں ہے اور آگے کون کون سے اسٹیشن آ
رہے ہیں۔ تم سب کو وہاں پہنچنا ہے اس لئے ایسا اسٹیشن منتخب کرنا
جہاں پر تم آسانی سے انہیں پکڑ سکو''..... چیف نے کہا۔

''اوکے چیف۔ میں معلوم کرتا ہوں''..... چی کائی نے کہا اور
پھر وہ اٹھا اور تیز تیز چلتا ہوا میٹنگ ہال سے نکلتا چلا گیا۔ تھوڑی
دیر بعد وہ واپس آ گیا۔





''کیا پتہ چلا''..... چیف نے پوچھا۔

''چیف اس وقت ٹرین دارالحکومت سے دو سو کلو میٹر دور ہے
اور آگے تین اسٹیشن ہیں۔ جن میں ایک ٹرین سے تیس کلو میٹر کے
فاصلے پر ہے۔ اس کے بعد پچاس میل کے فاصلے پر کیلر اسٹیشن ہے
اور تیسرا اسٹیشن ہائی ون اسٹیشن ہے جو کیلر سے تقریباً سے تیس کلو
میٹر دور ہے اور پھر ٹرین رکے بغیر دارالحکومت تک جاتی ہے''۔ چی
کائی نے کہا۔

''تو پھر تم ایسا کرو کہ ہائی ون اسٹیشن پر پہنچ جاؤ۔ وہ زیادہ بڑا
علاقہ نہیں ہے۔ وہاں پر پولیس بھی تمہارے ساتھ مکمل تعاون کرے
گی۔ تم ٹرین دیر تک وہاں رکوا سکتے ہو اور ٹرین کے ایک ایک
مسافر کو چیک کر سکتے ہو۔ ٹرین کے تمام مسافروں کو اس اسٹیشن
سے آگے نہیں جانا چاہئے۔ سب لوگ باقی کا سفر پولیس اور
تمہارے آدمیوں کی نگرانی میں کریں گے اور انہیں ان کی منزل تک
پہنچا دیا جائے گا باقی جو مشکوک افراد ہوں گے ان سب کو تم
حراست میں لو گے اور انہیں ہیڈ کوارٹر لاؤ گے۔ اس کے بعد کیا
کرنا ہے یہ میں تمہیں بعد میں بتاؤں گا''..... چیف نے ہدایات
دیتے ہوئے کہا۔

''یس چیف''..... ان سب نے بیک زبان ہو کر کہا۔

''یہ بتاؤ ان تین اسٹیشنوں کے علاوہ تو ٹرین کہیں نہیں رکتی
ہے''..... چیف نے پوچھا۔

”کیلر سے بیس کلو میٹر دور انڈسٹریل ایریا ہے۔ اس ایریئے میں ٹرین کچھ دیر کے لئے رکتی ہے اور ٹرین کے ساتھ لگی مال بردار بوگیاں الگ ہوتی ہیں اور ٹرین فوراً ہی روانہ ہو جاتی ہے۔ اس کے علاوہ ٹرین کہیں نہیں رکتی“...... چی کائی نے جواب دیا۔

”ٹھیک ہے۔ مجھے یقین ہے کہ وہ دونوں اس علاقے میں اترنے کی کوشش نہیں کریں گے کیونکہ انڈسٹریل ایریئے کا علاقہ اسٹیشن سے کافی دور اور ویران ہے۔ وہاں سے انہیں جانے کے لئے کوئی سواری نہیں ملے گی“...... چیف نے کہا۔

”یس چیف“...... چی کائی نے کہا اور پھر چیف انہیں مزید ہدایات دینے لگا اور پھر کچھ دیر بعد اس نے میٹنگ برخواست کر دی اور اٹھ کر میٹنگ ہال سے نکلتا چلا گیا۔ اس کے جانے کے بعد چی کائی اور باقی افراد اٹھے اور پھر وہ سب بھی میٹنگ ہال کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھتے چلے گئے۔





ٹرین ساری رات دوڑتی رہی۔ اس دوران کوئی ناخوشگوار واقعہ نہ پیش آیا۔ ہر اسٹیشن پر انہیں پولیس دکھائی دی تھی۔ بہت سے نئے لوگ بھی ٹرین میں سوار ہوئے تھے اور ان افراد نے ٹرین کے مسافروں کی چیکنگ بھی کی تھی لیکن کوئی بھی انہیں نہ پہچان سکا تھا اس لئے عمران اور جولیا مطمئن تھے۔ ٹرین اپنی منزل کی طرف رواں دواں تھی۔

دن ہوتے ہی عمران نے گارڈ کو اضافی رقم دے کر فرسٹ کلاس کوچ میں ایک الگ کیبن حاصل کر لیا تھا اور وہ دونوں اب اسی کیبن میں موجود تھے۔ عمران نے ڈائننگ کار کے ویٹر سے کہہ کر وہاں ناشتہ منگوا لیا تھا۔ ان دونوں نے ناشتہ کیا اور پھر عمران، جولیا کو کیبن میں چھوڑ کر باہر چلا گیا۔ اس کی واپسی دو گھنٹوں بعد ہوئی تھی۔

”کہاں گئے تھے“...... جولیا نے اسے واپس آتے دیکھ کر

پوچھا۔

''حالات کا جائزہ لینے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''پھر۔ کیا پتہ چلا''...... جولیا نے کہا۔

''برائٹ سن کے افراد ٹرین میں موجود ہیں اور بدستور چیکنگ کرتے پھر رہے ہیں۔ انہیں یقین ہے کہ ہم ابھی اسی ٹرین میں موجود ہیں''...... عمران نے اس کے سامنے بیٹھتے ہوئے کہا۔

''تو کیا انہیں پتہ چل گیا ہے کہ ان کے اس ساتھی کو ہلاک کر دیا گیا ہے جس نے ہمیں ٹریس کیا تھا''...... جولیا نے کہا۔

''ظاہر سی بات ہے۔ وہ اس سے رابطہ کرتے رہے ہوں گے۔ رابطہ نہ ہونے کے بعد مرنے والے آدمی کے ساتھی ٹرین میں آئے ہوں گے انہوں نے اس آدمی کا کیبن چیک کیا ہوگا اور انہیں وہاں ایسے ثبوت ملے ہوں گے کہ اس آدمی کو ٹرین سے باہر پھینک دیا گیا ہے۔ میں نے وہاں باقی سارے نشان مٹا دیئے تھے لیکن کھڑکی پر چند ایسے نشان چھوڑ دیئے تھے تاکہ انہیں معلوم ہو جائے کہ ان کا آدمی کھڑکی سے باہر پھینکا جا چکا ہے''...... عمران نے کہا۔

''کیوں۔ تمہیں وہاں ایسے نشان چھوڑنے کی کیا ضرورت تھی''۔ جولیا نے کہا۔

''جب انہیں اپنے ساتھی کی موت کا پتہ چلے گا تو انہیں اس بات پر بھی یقین ہو جائے گا کہ اب ہم اس ٹرین میں نہیں ہے لیکن ایسا نہیں ہوا ہے۔ وہ اب بھی یہی سمجھ رہے ہیں کہ ہم ٹرین





میں ہیں''...... عمران نے کہا۔

''مطلب تم نے جو چال چلی تھی وہ کامیاب نہیں ہوئی ہے کہ وہ ڈاج کھا سکیں کہ ہم ٹرین میں نہیں ہیں''...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ بعض اوقات اندازے لگانے میں غلطی ہو ہی جاتی ہے اور میں بھی انسان ہوں۔ ضروری نہیں کہ میرا ہر اندازہ صحیح اور میری ہر چال کامیاب ہی ثابت ہو''...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں بے حد سنجیدگی تھی۔

''اب سنجیدہ ہو تو یہ بھی بتا دو کہ اب ہمارا اگلا پروگرام کیا ہے۔ کیا ہم اب سیدھے دارالحکومت ہی جائیں گے''...... جولیا نے کہا۔

''تم سے کس نے کہا ہے کہ میں سنجیدہ ہوں۔ میں تو بے حد رنجیدہ ہو رہا ہوں''...... عمران نے رنجیدگی سے کہا۔

''کیوں۔ رنجیدہ کیوں ہو۔ کیا ہوا ہے تمہیں''...... جولیا نے کہا۔

''ہم دونوں ایک ساتھ ہیں اور اس بار ہمارے ساتھ ہمارا کوئی ساتھی بھی نہیں ہے۔ میں نے سوچا تھا کہ ایک ساتھ رہیں گے تو خوب انجوائے کریں گے۔ گھومیں پھریں گے ایک دوسرے سے ڈھیروں باتیں کریں گے۔ تم مجھے اپنے دل کا حال سناؤ گی اور میں اپنا دل کھول کر تمہارے سامنے رکھ دوں گا اور پھر ہم دونوں مل کر مستقبل کی باتیں کریں گے۔ میں نے تو یہ تک سوچ لیا تھا کہ

یہاں کسی نکاح خواں کو ڈھونڈ کر اس سے نکاح پڑھوا لیں گے اور
پھر دو چار سال یہاں رک کر اپنے بچوں کے ساتھ ہی واپس پاکیشیا
جائیں گے مگر افسوس کہ ہم ایک ساتھ رہے۔ طویل سفر کئے لیکن
دل کی بات نہ تم کر سکی اور نہ میں۔ اب آگے نجانے کیا حالات
پیش آنے والے ہیں۔ ہمیں بات کرنے کا بھی کوئی موقع ملے گا یا
نہیں بس اسی بات نے مجھے رنجیدہ کر رکھا ہے''۔ عمران نے چہرے
پر رنجیدگی کے تاثرات لاتے ہوئے کہا۔

''کر چکے بکواس یا کچھ باقی ہے''...... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

''نہیں۔ کر چکا''...... عمران نے بڑی معصومیت سے کہا۔

''تو اب بتاؤ کیا کرنا ہے''...... جولیا نے کہا۔

''کسی نکاح خواں کو تلاش اور پھر نکاح کے بعد چھوہارے بانٹنے
کے سوا میرا اور کیا پروگرام ہو سکتا ہے''...... عمران نے اسی انداز
میں کہا۔

''عمران پلیز سنجیدہ ہو جاؤ''...... جولیا نے جھلائے ہوئے لہجے
میں کہا۔

''سنجیدہ مؤنث ہوتی ہے اس لئے میں سنجیدہ کیسے ہو سکتا ہوں
اس طرح تو میری جنس ہی بدل جائے گی''...... عمران نے کہا تو
جولیا اسے تیز نظروں سے گھورنے لگی۔

''تو تم باز نہیں آؤ گے''...... جولیا نے کہا۔

''تم کہتی ہو تو آ جاتا ہوں''...... عمران نے کہا تو جولیا ایک





طویل سانس لے کر رہ گئی۔

''مجھے تم سے بات ہی نہیں کرنی چاہئے۔ جب تمہارا کچھ بتانے
کا موڈ ہو گا تو خود ہی بتا دینا۔ تب تک میں تم سے کچھ نہیں پوچھوں
گی''...... جولیا نے کہا۔

''ارے۔ پوچھو گی نہیں تو پھر تمہاری نالج میں اضافہ کیسے ہو
گا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کیا مطلب''...... جولیا نے چونک کر کہا۔

''ایک پرانا لطیفہ ہے۔ ایک بچہ اپنے باپ سے پوچھتا ہے کہ
قطب مینار کہاں ہے تو باپ جواب دیتا ہے مجھے نہیں پتہ۔ بچہ دوسرا
سوال پوچھتا ہے کہ نور جہاں کا مقبرہ کس نے بنایا تو باپ نے کہا
مجھے یاد نہیں آ رہا۔ بچہ تیسرا سوال کرتا ہے کہ موسم کیسے اور کیوں
بدلتے ہیں تو باپ جواب دیتا ہے کہ اس بارے میں کبھی میں نے
پڑھا نہیں تو بچہ کہتا ہے کہ ٹھیک ہے ڈیڈی اب میں آپ سے کچھ
نہیں پوچھتا تو باپ کو غصہ آ جاتا ہے اور کہتا ہے کہ پوچھو۔ پوچھو
گے نہیں تو تمہارے نالج میں اضافہ کیسے ہو گا''...... عمران نے کہا۔
جولیا پہلے تو اس کی طرف حیرت سے دیکھتی رہی پھر جیسے ہی اس کی
سمجھ میں لطیفہ آیا وہ بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

''اسی طرح میں سے جو پوچھتی ہوں تم اس کا الٹا ہی جواب
دیتے ہو اور پھر جب میں کہتی ہوں کہ میں کچھ نہیں پوچھتی تو تم
کہتے ہو میں پوچھوں گی نہیں تو میری نالج میں اضافہ کیسے ہو گا''۔

جولیا نے ہنستے ہوئے کہا۔

''ظاہر ہے۔ پوچھنے پر ہی تو جواب ملتے ہیں اور جواب ملنے سے معلومات میں اضافہ ہوتا ہے''...... عمران نے معصومیت سے کہا تو جولیا ایک بار پھر ہنس پڑی۔

''اچھا بتاؤ۔ کیا اب ہم واقعی اس ٹرین سے سیدھے دارالحکومت جائیں گے''...... جولیا نے کہا۔

''نہیں۔ دارالحکومت کے راستے میں ہر اسٹیشن پر ہمیں پکڑنے کے لئے جال پھیلے ہوئے ہوں گے۔ ہم ان کے کسی بھی جال میں پھنس سکتے ہیں اس لئے اب ہم ٹرین کے ذریعے مزید آگے جانے کا رسک نہیں لے سکتے''...... عمران نے کہا۔

''تو پھر۔ کیا راستے میں ڈراپ ہونے کا ارادہ کر رہے ہو''۔ جولیا نے چونک کر کہا۔

''ہاں بالکل''...... عمران نے کہا۔

''لیکن کہاں''...... جولیا نے پوچھا۔

''یہاں سے چند کلو میٹر کے فاصلے پر ایک انڈسٹریل ایریا ہے۔ وہاں کچھ دیر کے لئے ٹرین رکے گی۔ ٹرین سے مال بردار ڈبے الگ کئے جائیں گے۔ ہم اسی جگہ اتر جائیں گے''...... عمران نے کہا۔

''کیا وہاں اترتے ہوئے ہم مشکوک نہیں ہو جائیں گے''۔ جولیا نے کہا۔





''اول تو ٹرین میں کوئی ایسا فرد نہیں ہے جو ہم پر شک کرے دوسرے یہ کہ جہاں بھی ٹرین رکتی ہے وہ جگہ گھنی اور اونچی جھاڑیوں سے بھری ہوئی ہوتی ہے۔ انہیں کاٹنے پر کوئی توجہ نہیں دی جاتی ۔ ہم ٹرین سے اترتے ہی ان جھاڑیوں میں چھپ جائیں گے اور پھر جب ٹرین روانہ ہو جائے گی تو ہم آگے بڑھ جائیں گے۔ اب اس کے سوا ہمارے پاس کوئی آپشن نہیں ہے''...... عمران نے کہا۔

''اس صورت میں کوئی ہم پر دھیان تک نہیں دے گا''...... جولیا نے کہا۔

''نہیں۔ ہم اس وقت ٹرین کی آخری کوچ میں ہیں۔ ٹرین کا عقبی راستہ میں نے کھول دیا ہے۔ اس طرف کوئی نہیں آتا۔ اسٹیشن آنے سے پہلے ہم اس طرف جائیں گے اور پھر جیسے ہی ٹرین رکے گی ہم ٹرین کے عقب سے نکل جائیں گے۔ اس سے پہلے کہ کسی کی ہم پر نظر پڑے ہم جھاڑیوں میں جا کر چھپ سکتے ہیں''...... عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''تم اپنا سامان تیار رکھو جیسے ہی ٹرین کی رفتار آہستہ ہو گی ہم کیبن سے نکل کر عقبی راستے کی طرف چلے جائیں گے۔ اس کوچ کے سارے کیبنوں کے دروازے بند ہیں اس لئے کوئی ہمیں اس طرف جاتے نہ دیکھ سکے گا''...... عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر اٹھ کر اپنا سامان پیک کرنے لگی۔

تھوڑی دیر بعد ٹرین کی رفتار کم ہونا شروع ہو گئی تو عمران نے اپنا سامان اٹھایا اور پھر جولیا کے ساتھ کیبن سے نکل آیا۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ ایک راہداری سے گزر کر ٹرین کے عقبی حصے میں پہنچ گئے۔ یہ ٹرین کی آخری کوچ نہیں تھی۔ اس کے پیچھے ایک اور کوچ تھی جس میں سامان بھرا ہوا تھا اور اس کوچ کے آخری حصے میں گارڈ موجود ہوتا تھا لیکن اس کوچ کا عقبہ حصہ آخری کوچ سے جڑا ہوا نہیں تھا۔ وہ دونوں اس طرف آ گئے۔ پچھلا حصہ کھلا ہوا تھا اور وہاں سے نیچے تیزی سے دوڑتی ہوئی زمین دکھائی دے رہی تھی۔

''تم تو کہہ رہے تھے کہ ہم آخری کوچ میں ہیں لیکن اس طرف تو ایک اور کوچ لگی ہوئی ہے''...... جولیا نے دوسری کوچ دیکھ کر کہا۔

''یہ گارڈ کی کوچ ہے۔ ٹرین رکتے ہی وہ آگے چلا جائے گا اس کے جانے کے بعد ہی ہم یہاں سے نکلیں گے''...... عمران نے کہا تو جولیا نے ایک بار پھر سر ہلا دیا۔ تھوڑی ہی دیر بعد ٹرین آہستہ ہوتی ہوئی رک گئی۔ عمران نے آگے بڑھ کر ایک کھڑکی سے باہر دیکھا اور پھر وہ تیزی سے جولیا کے قریب آ گیا۔

''چلو۔ ٹرین کو شاید سگنل نہیں ملا ہے اس لئے اسٹیشن سے کافی فاصلے پر رک گئی ہے۔ یہاں ہمارے لئے اترنا اور آسان ہو گا''...... عمران نے کہا اور پھر وہ تیزی سے باہر نکلا اور کچھ ہی دیر میں وہ زمین پر تھا۔ اس نے جولیا کا ہاتھ پکڑا اور اسے بھی نیچے اتار لیا۔ اب وہ دو کوچوں کے درمیانی حصے میں کھڑے تھے۔ اسی





لمحے انجن نے وسل دی اور ٹرین آگے کی طرف کھسکی۔

''اوہ۔ اب ہم ٹرین کے نیچے سے نہیں نکل سکتے۔ جلدی کرو پٹریوں کے درمیان لیٹ کر زمین سے چپک جاؤ''...... عمران نے تیز لہجے میں کہا اور خود بھی تیزی سے نیچے لیٹا اور پھر زمین سے چپک گیا۔ جولیا نے بھی اس کی تقلید کی اور زمین سے چپک گئی۔ ٹرین آہستہ آہستہ آگے بڑھ رہی تھی اور پھر ان پر سے کوچ گزرتی چلی گئی۔ نیچے اتنا خلاء تھا کہ وہ ٹرین کے نچلے حصے کی ہر چیز سے ٹکرانے سے بچ گئے تھے۔ جیسے ہی ٹرین ان کے اوپر سے نکل کر آگے گئی۔ عمران فوراً اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ ٹریک کے ساتھ دونوں اطراف واقعی اونچی اور گھنی جھاڑیاں دکھائی دے رہی تھیں۔

''چلو۔ جھاڑیوں میں جا کر چھپ جاؤ''...... عمران نے تیز لہجے میں کہا اور اٹھ کر تیزی سے جھاڑیوں کی طرف لپکا اور پھر وہ تیزی سے جھاڑیوں میں گھستا چلا گیا۔ جولیا ے بھی اس کی تقلید کی اور تیزی سے دوڑتی ہوئی جھاڑیوں میں آ گئی۔ ٹرین آہستہ آہستہ آگے بڑھتی جا رہی تھی۔ ارد گرد کے علاقے میں گہری خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ جب ٹرین کافی دور چلی گئی تو عمران نے اطمینان کا سانس لیا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

''چلو۔ اب ہم سڑک کی طرف چلتے ہیں''...... عمران نے کہا تو جولیا بھی اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ عمران نے ادھر ادھر دیکھا اسے دور بے شمار بڑی بڑی بلڈنگیں دکھائی دے رہی تھیں۔ یہ چونکہ انڈسٹریل

ایریا تھا اس لئے دور سے بہت سے کارخانوں کی چمنیوں سے اسے دھواں بھی نکلتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

عمران، جولیا کو ساتھ لئے جھاڑیوں سے گزرتا ہوا ایک پکی سڑک پر آ گیا۔ سڑک پر جیسے ہی وہ آگے بڑھے عمران کی نظر ایک جیپ پر پڑی جو سڑک کے کنارے گنے کے اونچے اونچے پودوں کے سائے میں کھڑی تھی اس کا بونٹ اٹھا ہوا تھا اور اس کا ڈرائیور انجن پر جھکا ہوا تھا جیپ پر واٹر بورڈ کے الفاظ لکھے ہوئے تھے۔ وہ ایک تاباتی نوجوان تھا اور اس نے تاباتی لباس پہنا ہوا تھا۔

''جھاڑیوں میں رہتے ہوئے میرے پیچھے آؤ''...... عمران نے آہستہ سے کہا۔

''اوہ۔ مگر کیوں''...... جولیا نے چونک کر پوچھا۔

''جیسا کہہ رہا ہوں ویسا ہی کرو''...... عمران نے کہا تو جولیا منہ بنا کر رہ گئی پھر اسے عمران کا ساتھ تو دینا ہی تھا جو آہستہ رفتار سے چلتا ہوا آگے بڑھ رہا تھا۔

''جھاڑیوں کی اوٹ میں ہی رہنا''...... عمران نے عقب میں دیکھتے ہوئے کہا۔

''اوکے''...... جولیا نے کہا اور جھاڑیوں کے اندر ہی اندر چلنے لگی۔ اس کی سمجھ میں نہیں آیا تھا کہ جب یہاں کوئی خطرہ نہیں ہے تو عمران پھر کس سے چھپنے کی کوشش کر رہا ہے۔ جھاڑیوں سے گزرتے ہوئے وہ جیپ کے پاس جا پہنچے۔



''تاباتی''...... ان کے قریب پہنچتے ہی جیپ کا بونٹ اٹھا کر انجن پر جھکا ہوا آدمی بڑبڑایا انداز ایسا ہی تھا جیسے اس نے جھلا کر ایک بے معنی سا لفظ بول دیا ہو۔

''مشن''...... عمران نے جواباً کہا۔

''پورکوڈ بتاؤ''...... جیپ کے ڈرائیور نے عمران کو گھورتے ہوئے کہا۔

''تاباتی مشن''...... عمران نے جواب دیا۔

''ایکس''...... اس نے کہا۔

''ٹو''...... عمران نے جواب دیا تو اس نوجوان کی آنکھوں میں چمک آ گئی۔ اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں انہیں سلام کیا۔ تاباتی نوجوان کو سلام کرتے دیکھ کر جولیا حیران ہو رہی تھی۔

''میرا نام تائی سی ہے جناب اور میں آپ کو ہی لینے کے لئے آیا ہوں''...... نوجوان نے مسکراتے ہوئے پاکیشیائی زبان میں کہا تو جولیا ایک طویل سانس لے کر رہ گئی۔ تاباتی نوجوان کو پاکیشیائی زبان میں بولتے دیکھ کر وہ سمجھ گئی تھی یہ پاکیشیائی فارن ایجنٹ ہے جس نے تاباتی میک اپ کر رکھا ہے۔

''یہ تمہارا اصل نام ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''جی نہیں۔ میرا اصل نام احمد ہے جناب۔ احمد علی''...... نوجوان نے جواب دیا۔

''میں عمران ہوں۔ علی عمران''...... عمران نے اس کی طرف

مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا تو نوجوان احمد علی نے اس سے بڑی گرم جوشی سے ہاتھ ملایا۔

''یعقوب کہاں ہے۔ وہ تو خود آنے والا تھا''...... عمران نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

''وہ آپ کو دوسرے فارم ہاؤس پر ملیں گے جناب جہاں واٹر پمپ ہاؤس بھی ہے''...... احمد علی نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''آگے کی کیا صورتحال ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''پورے علاقے کی ناکہ بندی کر دی گئی ہے ہائی ون ریلوے اسٹیشن کو پولیس نے گھیرے میں لے لیا ہے''...... احمد علی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تو وہ لوگ اس اسٹیشن پر شدت سے ہمارا انتظار کر رہے ہیں''...... عمران مسکراتے ہوئے کہا۔

''جی ہاں جناب۔ ٹرین کو ہائی ون اسٹیشن پر روکنے کی پوری تیاری کی گئی ہے۔ پولیس کے ساتھ وہاں برائٹ سن کے آدمی بھی موجود ہیں جن کے پاس میک اپ چیک کرنے والے خصوصی کیمرے ہیں۔ اس کے علاوہ ٹرین کے ایک ایک مسافر سے پوچھ گچھ کی جائے گی اور پھر انہیں ٹرین سے نکال کر پولیس کی نگرانی میں اس جگہ پہنچایا جائے گا جہاں وہ جانا چاہتے ہیں۔ انہیں ان کے گھروں میں پہنچا کر ان کی باقاعدہ تصدیق ہو گی۔ اگر کسی نے بھی



انہیں غلط پتہ بتایا یا انہیں کوئی مشکوک جوڑا ملا تو وہ اسے حراست میں لے کر اپنے ساتھ لے جائیں گے اور پھر وہ تمام افراد کے چہروں کو آگ سے جلا کر ان کے میک اپ چیک کریں گے۔ ان کے خیال کے مطابق وہ کسی میک اپ کو چیک نہیں کر سکتے تو وہ آگ میں چہرے کی جلد جلا کر میک اپ کی نشاندہی کریں گے''...... احمد علی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تو یہ بات ہے''...... عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''یس سر''...... اس نے جلدی سے کہا۔

''یہ ساری معلومات کیسے ملی ہیں''...... عمران نے کہا۔

''ہمارا ایک آدمی برائٹ سن فورس کے ایک گروپ میں شامل ہے۔ اس نے بتایا ہے کہ برائٹ سن کے چیف نے گروپ میٹنگ کی تھی اور اس کی ہدایات پر ہی یہی سب کیا جا رہا ہے اور چونکہ ان مخصوص علاقوں پر اس کا کنٹرول ہے اس لئے پولیس بھی اس کا ساتھ دے رہی ہے''...... احمد علی نے جواب دیا۔

''کرنے دو انہیں جو کرنا ہے۔ ہم اسی لئے پہلے ہی ٹرین سے یہاں اتر آئے ہیں۔ اب ہم باقی کا سفر تمہارے اور یعقوب کے ساتھ کریں گے''...... عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے جناب۔ آپ لباس بدل لیں اور چاہیں تو کچھ کھا پی لیں میں چائے اور سینڈوچ لیتا آیا تھا''...... احمد علی نے کہا۔

''ویری گڈ۔ فلاسک نکالو''...... عمران نے کہا۔

"دلیں"...... احمد علی نے جیپ کی پچھلی سیٹ پر سے فلاسک اٹھا کر عمران کو تھما دیا پھر ایک ٹوکری اٹھائی اور جیپ کے بونٹ پر رکھ دی اور اس میں سے دو ہاٹ پاٹ نکال لئے۔ ایک میں شامی کباب تھے اور دوسرے میں سینڈوچ۔ ٹوکری میں پانی کی ایک بوتل بھی تھی۔

"شروع ہو جاؤ تکلف کرنے کی ضرورت نہیں"...... عمران نے جولیا سے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر وہ دونوں سینڈوچ کھانے میں مصروف ہو گئے۔ انہوں نے پانی پیا اور پھر احمد علی نے فلاسک سے انہیں کافی نکال کر دی جسے وہ دونوں سپ کرنے لگے۔ اس دوران احمد علی نے اردگرد کا علاقہ چیک کر لیا تھا۔

"یہاں کوئی نہیں ہے اب ہم اطمینان کے ساتھ یہاں سے نکل سکتے ہیں"...... احمد علی نے کہا۔

"تم جھاڑیوں میں جا کر لباس بدل آؤ۔ میں بھی دوسری طرف جا کر لباس بدل لیتا ہوں"...... عمران نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔ احمد علی نے ایک تھیلے سے ان کے سائز کے نئے اور پریسڈ لباس نکال کر دیئے تو جولیا اپنا لباس لے کر درختوں کی جانب بڑھ گئی جو جھاڑیوں سے گھرے ہوئے تھے۔ عمران نے بھی لباس لیا اور دوسری طرف چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں لباس بدل کر واپس آ گئے۔ عمران نے میک اپ کٹ نکال کر جولیا کے چہرے پر



ٹچنگ کی اور اس کا حلیہ بدل دیا اور پھر وہ اپنا میک اپ بھی بدلنے لگا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں مکمل طور پر بدل چکے تھے۔ اس بار بھی عمران نے تاباتی میک اپ ہی کئے تھے۔

"اب چلیں"...... احمد علی نے پوچھا۔

"جانا کہاں ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"یہاں سے دس کلومیٹر دور ایک کچا علاقہ ہے۔ ہم اس طرف جائیں گے۔ وہاں ایک فارم ہاؤس ہے۔ ہم فارم ہاؤس جا کر جیپ چھوڑ دیں گے"...... احمد علی نے کہا۔

"کیا یعقوب وہیں ملے گا"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ وہ شہر کے قریب والے فارم ہاؤس پر ملیں گے۔ ہم راستے میں دو جگہوں پر اپنی گاڑیاں بدلیں گے اور اس کے ساتھ ہمیں حلیئے اور لباس بھی بدلنے ہوں گے"...... احمد علی نے کہا۔

"کیوں۔ اس کی کوئی خاص وجہ۔ کیا اس علاقے کی بھی چیکنگ ہو رہی ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں جناب۔ جگہ جگہ برائٹ سن کے افراد موجود ہیں اور انہوں نے ہر جگہ درختوں پر کیمرے لگا رکھے ہیں تا کہ ان راستوں پر سفر کرنے والوں کی تصویریں لی جا سکیں۔ اگر ہم نے گاڑیاں بدلیں اور حلیئے نہ بدلے تو مشکوک ہو سکتے ہیں اس لئے ہمیں بہت احتیاط سے کام لینا ہو گا ورنہ وہ ہمیں ہر طرف سے گھیر سکتے ہیں"...... احمد علی نے کہا۔

"کیا انہیں اندازہ ہے کہ ہم یہاں کس مقصد کے لئے آئے ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ وہ اسی لئے آپ دونوں کو زندہ پکڑنا چاہتے ہیں تاکہ آپ سے ہی اس بات کا پتہ چلایا جا سکے کہ آپ کے یہاں آنے کا مقصد کیا ہے اور آپ جانا کہاں چاہتے ہیں"...... احمد علی نے کہا۔

"اس کے لئے وہ لاکھ ٹکریں مار لیں لیکن اپنا سر زخمی کرانے کے سوا کچھ معلوم نہ کر سکیں گے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو احمد علی بے اختیار ہنس پڑا۔ عمران کے کہنے پر وہ جیپ کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ عمران اس کی سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گیا جبکہ جولیا جیپ کے پچھلے حصے میں سوار ہوگئی۔

"کیا یہ فارن ایجنٹ ہے"...... جولیا جو اب تک خاموش تھی، نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں۔ حالت کو مدنظر رکھ کر میں نے مقامی ایجنٹوں سے ٹرانسمیٹر رابطہ کیا تھا اور انہیں یہاں آنے کا کہا تھا کیونکہ یہاں ہمیں آگے جانے کے لئے کوئی سواری نہ مل سکتی تھی"...... عمران نے کہا۔

جیپ دوڑتی رہی۔ وہ تینوں خاموش تھے فارم ہاؤس بیس کلومیٹر کے فاصلے پر تھا وہ نصف گھنٹے میں وہاں پہنچ گئے۔ یہاں چاروں طرف گنے کے کھیت پھیلے ہوئے تھے اس لئے فارم ہاؤس سے انہیں نہیں دیکھا جا سکتا تھا احمد علی نے فارم ہاؤس سے پہلے ہی جیپ روک لی





تھی۔

"آپ یہاں رکیں۔ میں فارم ہاؤس سے کار لے کر آتا ہوں کیونکہ آپ کا وہاں جانا مناسب نہیں ہے"...... احمد علی نے کہا۔

"کیوں"...... عمران نے پوچھا۔

"وہاں میرے ساتھی ہیں اور میں نہیں چاہتا کہ آپ ان کی نظروں میں آئیں"...... احمد علی نے کہا۔

"تب تو تمہیں کار لے کر بھی ادھر نہیں آنا چاہئے ورنہ وہ بھی نظروں میں آجائے گی"...... عمران نے کہا۔

"میں کھیتوں کے اندر سے ہی کار لاؤں گا۔ اس طرح وہ کسی کی نظروں میں نہیں آئے گی"...... احمد علی نے کہا۔

"نہیں۔ کوئی رسک لینے کی ضرورت نہیں ہے تم مجھے بتا دو کہ کار کہاں چھپائی گئی ہے"...... عمران نے کہا۔

"اسی کھیت کے عقب میں"...... احمد علی نے کہا اور عمران کو بتانے لگا کہ کار تک کس طرح پہنچا جا سکتا ہے۔

"ٹھیک ہے۔ اب تم جاؤ میں کار لے آؤں گا"...... عمران نے کہا۔

"راستہ معلوم ہے"...... احمد علی نے پوچھا۔

"یہ سڑک فارم ہاؤس تک ہی جائے گی نا"...... عمران نے سڑک کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں"...... احمد علی نے سر ہلایا۔

"وہاں کتنے افراد ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"وہاں دس آدمی ہیں اور ان میں سے کوئی بھی ہمارے اعتماد کا نہیں ہے سوائے باس کے"...... احمد علی نے بتایا۔

"پھر"...... عمران نے پوچھا۔

"وہاں بھی ان افراد کی نظروں میں آنے سے بچنا بے حد ضروری ہے"...... احمد علی نے کہا۔

"کیا یہ یعقوب کی ہدایت ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"ہاں۔ باس نے ہی کہا تھا"...... احمد علی نے کہا۔

"پھر اس سے ملاقات کیسے ہو گی"...... عمران نے پوچھا۔

"باس نے کہا تھا کہ وہ خود ہی آپ سے مل لیں گے آپ فارم ہاؤس پہنچنے کی کوشش کریں"...... احمد علی نے کہا۔

"کوشش سے کیا مراد ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"راستے میں ایک جگہ خطرہ ہوسکتا ہے"...... احمد علی نے کہا۔

"وہ کہاں پر"...... عمران نے پوچھا۔

"یہاں سے ساٹھ میل کے فاصلے پر ایک چیک پوسٹ ہے وہاں پر ہر گزرنے والے کی باقاعدہ چیکنگ ہوتی ہے"...... احمد علی نے کہا۔

"ہونہہ۔ کیا یہ چیک پوسٹ پہلے سے ہی موجود ہے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ حال میں ہی بنائی گئی ہے"...... احمد علی نے کہا۔



"ٹھیک ہے۔ تم اب یعقوب کو اطلاع دو گے"...... عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ مجھے آپ کے بارے میں مکمل رپورٹ دینی پڑے گی تاکہ وہ آپ سے ملنے کے پروگرام پر عمل کر سکیں"...... احمد علی نے اثبات میں کہا۔

"ٹرانسمیٹر ہے تمہارے پاس"...... عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں"...... احمد علی نے کہا۔

"ٹھیک ہے جاؤ"...... عمران نے کہا اور وہ جیپ سے اتر گئے۔

"اللہ حافظ"...... احمد علی نے کہا اور جیپ آگے بڑھا لے گیا عمران جولیا کو ساتھ لے کر کھیت میں گھس گیا تھا فصل پک چکی تھی اور ان کو کھیت میں آگے بڑھنے میں سخت دشواری ہو رہی تھی بہرحال وہ وہاں پہنچ گئے جہاں کار چھپی ہوئی تھی۔

کار بھوسے کے ڈھیر میں تھی اور اسے ڈھیر میں چھپانے سے قبل ترپال سے ڈھک دیا گیا تھا۔ عمران نے ترپال ہٹا دی۔ کار کا پیٹرول ٹینک فل تھا۔ اس کی ڈگی میں پیٹرول سے بھرا ہوا ایک کین بھی موجود تھا۔ وہ اسے کھیتوں کے درمیانی کچے راستے پر دھکیلتے ہوئے سڑک کی طرف لے آئے۔ عمران نے اپنے لباس پر سے بھوسہ اور دیگر کاٹھ کباڑ ہٹایا اور ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ کر اس نے اگنیشن میں چابی گھما کر کار سٹارٹ کی۔ انجن کی آواز نہ ہونے کے برابر تھی۔ جولیا اس کی سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گئی اور عمران نے کار آگے

بڑھا دی۔

"چیک پوسٹ کا کیا کرو گے"...... جولیا نے پوچھا۔

"اسی کے بارے میں سوچ رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"کیا ہم کسی دوسرے راستے سے شہر میں داخل نہیں ہو سکتے"...... جولیا نے پوچھا۔

"ہمیں دوسرے فارم ہاؤس پہنچنا ہے۔ کیا تم نے احمد علی کے ساتھ ہونے والی والی گفتگو نہیں سنی"...... عمران نے کہا۔

"سنی ہے مگر......" جولیا نے کہنا چاہا۔

"مگر کیا"...... عمران نے کہا۔

"کیا وہ ہمیں شہر نہیں لے جائے گا"...... جولیا نے کہا۔

"لے جائے گا مگر اس کے لئے اس نے کیا طریقہ سوچا ہے اس کے بارے میں اس سے ملنے کے بعد ہی معلوم ہو سکے گا"...... عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ کار فراٹے بھر رہی تھی عمران اسے تیز رفتاری سے دوڑا رہا تھا۔ وقت تیزی سے گزر رہا تھا اور ہر گزرتے لمحے کے ساتھ فاصلہ گھٹتا چلا جا رہا تھا پھر عمران نے ایک موڑ کاٹتے ہی اچانک کار روک لی۔

"کیا ہوا۔ کار کیوں روک لی"...... جولیا نے چونک کر کہا۔

"اس موڑ کے بعد سڑک متوازی جا رہی ہے۔ اس طرف اگر کوئی چیک پوسٹ ہوئی تو وہ ہمیں دور سے ہی دیکھ لیں گے"۔ عمران نے سنجیدگی سے کہا۔



"اوہ۔ پھر"...... جولیا نے کہا۔

"سڑک پر آگے بڑھنے کی بجائے ہم کھیتوں کے درمیان بنے ہوئے راستوں سے آگے جائیں گے۔ یہاں زیادہ تر کماد کی فصلیں ہیں ان میں کار آسانی سے چھپ جائے گی اور ہم مخصوص راستوں سے گزر کر چیک پوسٹس سے بچ کر نکلنے کی کوشش کریں گے"۔ عمران نے کہا اور پھر اس نے کار کو بیک کرنا شروع کر دیا۔ کار بیک کرتے ہی اس نے کار کو سائیڈ سڑک پر اتارا اور پھر سامنے موجود کھیتوں کی طرف بڑھاتا لے گیا۔ کچی سڑک پر کار بری طرح سے اچھل رہی تھی لیکن عمران کوئی پرواہ کئے بغیر کار کو مخصوص راستوں پر گنے کی فصلوں کی طرف بڑھاتا لے جا رہا تھا۔

کچھ ہی دیر میں وہ گنے کی اونچی فصلوں میں داخل ہو گئے۔ فصلوں کے درمیان گاڑیاں اور ٹریکٹر ٹرالیاں لے جانے کے لئے مخصوص راستے رکھے جاتے تھے۔ یہ راستے خاصے چوڑے اور صاف ستھرے تھے اس لئے کار کی اچھل کود کم ہو گئی تھی اور عمران کار کو مختلف اطراف میں موڑتا ہوا آگے لے جا رہا تھا۔ ابھی وہ کچھ ہی دور گئے ہوں گے کہ انہیں ایک ہیلی کاپٹر کی گڑگڑاہٹ کی آواز سنائی دی۔ عمران نے چونک کر دیکھا لیکن کماد کی فصل اونچی ہونے کی وجہ سے اسے آسمان پر کوئی ہیلی کاپٹر نہ دکھائی دے رہا تھا۔

"یہ تو ہیلی کاپٹر کی آواز ہے۔ کیا وہ ہمیں ہیلی کاپٹر سے سرچ

کرنے کے لئے آ رہے ہیں“...... جولیا نے کہا۔

”ہاں“...... عمران نے کہا۔ اس نے آگے لے جا کر کار روکی اور پھر بے چین نظروں سے چاروں طرف دیکھنے لگا لیکن کماد کی فصلوں میں اسے کار سمیت چھپنے کی کوئی جگہ دکھائی نہ دے رہی تھی۔ ہیلی کاپٹر کی گڑگڑاہٹ کی آواز تیز ہوتی جا رہی تھی۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے ہیلی کاپٹر نیچی پرواز کرتا ہوا اسی جانب آ رہا ہو۔





فون کی گھنٹی بج اٹھی تو چیف نے ہاتھ بڑھا کر سامنے پڑا ہوا فون کا رسیور اٹھا کر کان سے لگا لیا۔

”یس“...... چیف نے پھاڑ کھانے والے انداز میں کہا۔

”چی کائی بول رہا ہوں باس“...... دوسری طرف سے چی کائی کی آواز سنائی دی۔

”یس چی کائی کیا ہوا۔ کچھ پتہ چلا ان کا“...... چیف نے تیز لہجے میں کہا۔

”نو باس۔ وہ پھر سے نکل جانے میں کامیاب ہو گئے ہیں“......دوسری طرف سے چی کائی کی آواز سنائی دی تو چیف نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

”کیا مطلب۔ اب کیسے نکل گئے ہیں وہ۔ کیا تم نے ٹرین رکوا کر ایک ایک فرد کو چیک نہیں کیا تھا“...... چیف نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''ہم نے سب کو چیک کیا ہے چیف لیکن ان میں ہمارا مطلوبہ جوڑا موجود نہیں تھا''...... چی کائی نے جواب دیا۔

''ان کا کوئی سراغ بھی نہیں ملا''...... چیف نے پوچھا۔

''انڈسٹریل ایریا جسے ٹرین کا کراسنگ ایریا بھی کہتے ہیں۔ ٹرین کچھ دیر کے لئے وہاں رکی تھی۔ موقع پا کر شاید وہ وہیں اتر گئے تھے''...... چی کائی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ تو کیا کسی نے انہیں وہاں اترتے ہوئے نہیں دیکھا تھا''...... چیف نے چونک کر کہا۔

''نو چیف۔ وہ شاید کسی کی نظروں میں آئے بغیر اتر گئے تھے۔ انڈسٹریل ایریا کے اسٹیشن پر کافی تعداد میں مزدور موجود تھے۔ ان سے بھی پوچھ گچھ کی گئی ہے لیکن ان میں سے کسی نے کسی کو ٹرین سے نکلتے نہیں دیکھا تھا۔ البتہ یہ معلوم ہوا ہے کہ ٹرین اسٹیشن میں داخل ہونے سے پہلے دو کلو میٹر کے فاصلے پر سگنل نہ ملنے کی وجہ سے رک گئی تھی۔ وہ ویران علاقہ ہے جو جھاڑیوں سے بھرا ہوا ہے شاید وہ دونوں وہیں اتر گئے تھے۔

''اگر وہ ویرانے میں اترے ہیں تو پھر اس کا ایک ہی مطلب ہوسکتا ہے''...... چیف نے کہا۔

''وہ کیا چیف''...... چی کائی نے پوچھا۔

''یہ کہ وہاں ان کے مددگار موجود رہے ہوں گے اور ان کے پاس یقیناً گاڑی بھی ہوگی تاکہ وہ فوری طور پر اس علاقے سے نکل





کر دارالحکومت پہنچ سکیں''...... چیف نے کہا۔

''یس چیف۔ ایسا ممکن ہے چیف''...... ان میں سے ایک نے کہا۔

''اگر وہ تیز رفتاری سے سفر کر رہے ہوں گے تو اب تک یہاں پہنچ چکے ہوں گے''...... چیف نے کہا۔

''نو چیف وہ اتنی جلدی دارالحکومت نہیں پہنچ سکتے''...... چی کائی نے کہا۔

''کیوں۔ تم کیسے کہہ سکتے ہو کہ وہ اب تک دارالحکومت نہیں پہنچے''...... چیف نے پوچھا۔

''میں نے شہر میں داخل ہونے والے تمام راستوں کی پکٹنگ کرا رکھی ہے۔ پولیس کے ذریعے جگہ جگہ ہم نے عارضی چیک پوسٹیں قائم کر دی ہیں۔ وہ ان چیک پوسٹوں کی نظروں میں آئے بغیر آگے نہیں بڑھ سکتے۔ اگر وہ ادھر آئے ہوتے تو یقیناً میرے آدمی انہیں پکڑ چکے ہوتے''...... اس نے کہا۔

''لیکن وہ میک اپ بدل بدل کر آ رہے ہوں گے ایسی صورت میں تمہارے ساتھی انہیں کیسے پہچان سکتے ہیں''...... چیف نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''ان کے پاس سپیشل کیمرے ہیں چیف۔ یہ مخصوص قسم کے کیمرے ہیں جو ہر طرح کے میک اپ چیک کر سکتے ہیں۔ گو کہ ان کیمروں سے میک اپ کرنے والے کا اصلی چہرہ سامنے نہیں آتا

ہے لیکن یہ کیمرہ تصویر کھینچ کر یہ ضرور بتا سکتا ہے کہ وہ آدمی میک اپ میں ہے یا نہیں۔ چاہے اس نے جڑی بوٹیوں کا لیپ لگایا ہو یا کوئی لوشن اور کریم۔ اس کیمرے کی مدد سے تمام کریموں اور لوشنوں سمیت جڑی بوٹیوں کی موجودگی کا پتہ چلایا جا سکتا ہے۔ میں نے احکامات جاری کر دیئے ہیں کہ جس کس نے بھی لوشن اور کریمیں لگا رکھی ہوں انہیں خصوصی طور پر چیک کیا جائے اور شک پڑنے پر انہیں پکڑ کر ہیڈ کوارٹر پہنچا دیا جائے''...... چی کائی نے کہا۔

''تو کیا نتیجہ نکلا ہے''...... چیف نے کہا۔

''اب تک چودہ غیر ملکی مرد عورتیں یہاں لائے جا چکے ہیں۔ سپیشل میک اپ واشرز سے ان کے چہروں کو صاف کیا جا رہا ہے اور ان سے پوچھ گچھ کی جا رہی ہے۔ ان کے نام و پتے معلوم کر کے میں نے ان کے پتوں پر تصدیق کے لئے آدمی بھیج دیئے ہیں تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ وہ صحیح کہہ رہے ہیں یا غلط بیانی سے کام لے رہے ہیں''...... اس نے کہا۔

''کیا وہاں ایسا کوئی راستہ نہیں ہے جہاں سے وہ کسی چیک پوسٹ کی نظروں سے بچ کر نکل سکیں''...... چیف نے کہا۔

''نو چیف۔ شہر کی طرف آنے والے تمام راستوں پر ہمارے آدمی موجود ہیں البتہ راستے میں دو چھوٹے قصبے ہیں۔ اگر وہ اس طرف چلے گئے تو پھر شاید وہ ہماری گرفت میں نہ آ سکیں۔ وہ ان





قصبوں میں جا کر چھپنے کی کوشش کر سکتے ہیں لیکن میں نے اس کے بھی انتظامات کر دیئے ہیں۔ دو ٹیموں کو میں نے ان قصبوں کی طرف بھی بھیج دیا ہے۔ وہ قصبے کی چیکنگ کریں گے اور اگر وہ دونوں ان قصبوں میں ہوئے تو انہیں آسانی سے پکڑا جا سکتا ہے''...... چی کائی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ان دونوں کے ساتھ ہمیں ان کے مددگاروں کو بھی تلاش کرنا ہو گا''...... چیف نے کہا۔

''یس چیف میں اس نقطہ نظر سے بھی ہر طرف چیکنگ کر رہا ہوں''...... چی کائی نے کہا۔

''اس کے لئے تم اس جگہ پہنچو جہاں ٹرین رکی تھی۔ ارد گرد کے علاقے کی چیکنگ کرو۔ ہو سکتا ہے وہاں تمہیں کسی مددگار کا کوئی سراغ مل جائے یا کسی نے اس علاقے میں کوئی مشکوک کار یا جیپ دیکھی ہو۔ اس کار کا سراغ مل جائے تو تم ان کے مددگاروں تک پہنچ سکتے ہو''...... چیف نے کہا۔

''یس چیف۔ میں خود وہاں پہنچ کر چیکنگ کرتا ہوں''...... چی کائی نے کہا۔

''یہاں سے کس طرح روانہ ہو گے''...... چیف نے پوچھا۔

''بذریعہ کار چیف''...... چی کائی نے کہا۔

''اس میں وقت ضائع ہو گا۔ نانسنس''...... چیف نے کہا۔

''پھر چیف''...... چی کائی نے پوچھا۔

”تم ہیلی کاپٹر لے جاؤ۔ ہیلی کاپٹر سے تم فضاء میں رہ کر ارد گرد کے تمام علاقوں کو بھی چیک کر سکو گے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ ابھی کھیتوں میں ہی کہیں چھپے ہوئے ہوں اور رات ہونے کا انتظار کر رہے ہوں تاکہ رات کے اندھیرے میں وہ چیک پوسٹوں کو ڈاج دے کر نکل سکیں۔ وہ کھلے اور ویران علاقے ہیں۔ ہیلی کاپٹر سے انہیں آسانی سے چیک کیا جا سکتا ہے۔ جس کار یا جیپ پر تمہیں شک ہو تم اسے نظروں میں رکھ کر نزدیک ترین کسی بھی چیک پوسٹ کو اطلاع کر کے انہیں گھیرے میں لے سکتے ہو“...... چیف نے کہا۔

”یس چیف۔ یہ سب سے بہتر طریقہ رہے گا۔ اس طرح میں جلد ہی پہنچ جاؤں گا اور پورا علاقہ سرچ بھی ہو جائے گا“۔ چی کائی نے کہا۔

”اوکے۔ جاؤ“...... چیف نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

”یس چیف“...... چی کائی نے جواب دیا تو چیف نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔





جوں جوں ہیلی کاپٹر کے قریب آنے کی آواز تیز ہوتی جا رہی تھی عمران کے چہرے پر سختی کے تاثرات نمایاں ہونا شروع ہو گئے تھے۔ اس کی تیز نظریں چاروں طرف دیکھ رہی تھیں۔ ہیلی کاپٹر کھیتوں کے اوپر سے گزر رہا تھا۔ وہ جیسے ہی اس طرف آتا ان کی کار آسانی سے دیکھی جا سکتی تھی۔ عمران کچھ سوچ کر فوراً کار کا دروازہ کھول کر اترا اور باہر آتے ہی فصلوں کی طرف آ گیا اور پھر اس نے سر اٹھا کر اس طرف دیکھنا شروع کر دیا جس طرف سے اسے ہیلی کاپٹر کی تیز گڑگڑاہٹ کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔

سامنے نظر پڑتے ہی اس نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ سامنے سے سیاہ رنگ کا ایک بڑا سا ہیلی کاپٹر انتہائی نیچی پرواز کرتا ہوا آ رہا تھا۔ ہیلی کاپٹر ان سے زیادہ دور نہیں تھا۔ اس کی رفتار بھی خاصی کم تھی اور وہ اس انداز میں پرواز کر رہا تھا جیسے ہیلی کاپٹر میں بیٹھے ہوئے افراد خاص طور پر ان کھیتوں کی چیکنگ کر رہے ہوں۔

ہیلی کاپٹر کے دونوں سائیڈوں کے دروازہ کھلے ہوئے تھے جہاں دو افراد ہیوی مشین گنیں باہر نکالے چوکنے بیٹھے تھے۔ فرنٹ پر پائلٹ کے ساتھ ایک نوجوان بیٹھا ہوا تھا جس کی آنکھوں پر دور بین لگی ہوئی تھی۔ اس کا رخ دوسری طرف تھا۔ عمران نے اسے دیکھتے ہی پہچان لیا کہ وہ چی کائی ہے۔ ہیلی کاپٹر جس رخ پر پرواز کرتا ہوا آگے بڑھ رہا تھا۔ اس کے تھوڑا ہی آگے آنے کی دیر تھی کہ انہیں کماد میں موجود کار آسانی سے دکھائی دے جاتی۔ خطرہ قریب آتے دیکھ کر عمران کو اپنی رگوں میں خون کی جگہ پارہ سا دوڑتا ہوا محسوس ہونے لگا۔ اس کا ہاتھ بے اختیار جیب میں پہنچ گیا۔ جب اس کا ہاتھ جیب سے باہر آیا تو اس کے ہاتھ میں سائیلنسر لگا ہوا ریوالور تھا۔ وہ اس ریوالور سے ہیلی کاپٹر تو تباہ نہیں کر سکتا تھا لیکن ہیلی کاپٹر جتنا نیچے تھا اور وہ جس رخ پر اس طرف بڑھ رہا تھا وہ ہیلی کاپٹر کے پائلٹ کو ضرور نشانہ بنا سکتا تھا۔

عمران نے سائیلنسر لگے ریوالور کا رخ ہیلی کاپٹر کی طرف کیا اور ہیلی کاپٹر کے پائلٹ کو نشانہ بنانے لگا۔ اس سے پہلے کہ ہیلی کاپٹر مزید آگے آتا اور عمران پائلٹ کو گولی مارتا اچانک اس نے ہیلی کاپٹر کو دائیں طرف مڑتے دیکھا۔ ہیلی کاپٹر کو مڑتے دیکھ کر عمران کی انگلی ٹریگر سے ہٹ گئی۔ ہیلی کاپٹر مزید آگے آنے کی بجائے پہلے ہی ایک طرف مڑ گیا تھا۔ عمران فوراً جھک گیا۔ چند لمحوں بعد اس نے سر اٹھایا تو اسے ہیلی کاپٹر چکر کاٹ کر دوسری



طرف جاتا ہوا دکھائی دیا تو اس کے چہرے پر سکون کے تاثرات نمودار ہو گئے۔

"بچ کر نکل گئے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ہیلی کاپٹر مڑ کر کھیت کے دوسرے حصوں کو چیک کرنا شروع ہو گیا تھا۔ پھر عمران نے اسے سڑک کی طرف جاتے اور اس موڑ کی طرف بڑھتے دیکھا جس سے بچ کر وہ اس طرف آئے تھے۔ عمران نے سکون کا سانس لیا اور ریوالور جیب میں رکھ کر وہ واپس کار میں آ گیا جولیا بدستور کار میں بیٹھی ہوئی تھی۔

"کیا ہوا۔ ہیلی کاپٹر واپس چلا گیا"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ ان کی قسمت اچھی تھی کہ آگے بڑھتے بڑھتے اچانک ہیلی کاپٹر موڑ لیا تھا ورنہ میں نے پائلٹ کو گولی مار کر ہیلی کاپٹر گرانے کا فیصلہ کر لیا تھا"...... عمران نے کہا۔ اس نے کار سٹارٹ کی اور پھر آگے بڑھاتا لے گیا۔ تقریباً تین کلو میٹر کا راستہ طے کرنے کے بعد اس نے کار اس کچے راستے پر گھما دی جو کھیتوں کے درمیان سے گزر رہا تھا اور کہیں اونچا تھا کہیں نیچا یہ راستہ پگڈنڈی نما تھا اور شاید گاؤں کے لوگ اسے کھیتوں میں آنے جانے کے لئے شارٹ کٹ کے بطور استعمال کیا کرتے تھے۔ اس راستے پر کافی آگے بڑھنے کے بعد عمران نے کار روک دی اب وہ سڑک سے نظر نہیں آ سکتے تھے۔ عمران کو کھیتوں کے درمیان ایک اونچا اور بڑا سا چبوترا دکھائی دیا تھا جہاں چار پائی رکھی ہوئی تھی۔

شاید کھیت کے کسان اس چبوترے پر بیٹھ کر دور تک کھیتوں کی رکھوالی کرتے تھے۔ اس چبوترے سے وہ کھیت کو چاروں طرف آسانی سے دیکھ سکتے تھے۔

''اب کیا ہوا''...... جولیا نے پوچھا۔

''ہم کافی دیر سے کھیتوں کی بھول بھلیوں میں گھوم رہے ہیں اور میں کوشش کے باوجود سڑک تک نہیں پہنچ سکا ہوں۔ اس چبوترے پر جا کر چیک کرنا پڑے گا کہ سڑک کس طرف ہے اور ہم سڑک سے کتنی دور ہیں''...... عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''میں آؤں تمہارے ساتھ''...... جولیا نے کہا۔

''نہیں۔ چبوترا خاصا اونچا ہے۔ اوپر جاتے ہی ہم آسانی سے کسی کی بھی نظروں میں آ سکتے ہیں۔ میں اکیلا جاؤں گا۔ وہاں ایک بڑی چارپائی رکھی ہوئی ہے۔ میں اس چارپائی کے نیچے چھپ کر ارد گرد کا علاقہ چیک کروں گا''...... عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران کار سے نکلا اور پھر وہ کماد کی فصلوں کے درمیان سے گزرتا ہوا اس چبوترے کی طرف بڑھنے لگا۔ وہ ارد گرد کے ماحول سے پوری طرح سے چوکنا دکھائی دے رہا تھا۔ اس نے چبوترے کے قریب جا کر اس کے گرد ایک چکر لگایا لیکن وہاں کوئی موجود نہ تھا۔

اس نے گنے کے ایک پودے کا اوپری حصہ چاقو سے کاٹا اور اسے لئے ہوئے چبوترے پر چڑھنے لگا۔ چبوترے پر آتے ہی وہ





فوراً وہاں پڑی ہوئی چارپائی کے نیچے گھس گیا۔ اس نے کٹا ہوا پودا اپنے چہرے کے سامنے کیا اور سر اٹھا کر چاروں طرف دیکھنے لگا۔ اسی لمحے وہ چونک پڑا۔ گنے کے کھیتوں میں لہراتے ہوئے پودوں سے سر اوپر ہوتے ہی اسے پولیس والے نظر آ گئے تھے۔ وہ کھیتوں میں پھیلے ہوئے تھے۔ ان کے ہاتھوں میں مشین گنوں کے ساتھ بڑی بڑی برچھیاں دکھائی دے رہی تھیں جن سے وہ بڑی بے رحمی سے فصل کو کاٹتے ہوئے تیزی سے آگے بڑھے چلے آ رہے تھے۔ وہ ابھی کافی دور تھے لیکن جس طرف سے وہ پھیل کر اس طرف آ رہے تھے اس سے عمران کو اندازہ ہو گیا کہ وہ سڑک کی طرف سے آ رہے ہیں۔ چند لمحے وہ غور سے ان کو دیکھتا رہا پھر وہ پیچھے کھسکا اور اسی طرح خاموشی سے چبوترے سے اترتا چلا گیا جس طرح سے وہ اوپر آیا تھا۔ چبوترے سے نیچے آتے ہی وہ تیزی سے کار کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ جولیا پوری طرح چوکنے انداز میں کھڑی اسی طرف دیکھ رہی تھی۔

''کیا ہوا''...... اس نے عمران کو دیکھتے ہی پوچھا۔

''باراتی تیار ہیں اور وہ دولہا اور دلہن کو لینے کے لئے کھیتوں میں گھس چکے ہیں''...... عمران نے کار میں بیٹھ کر اسے اسٹارٹ کرتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

''اوہ۔ پھر''...... جولیا کے منہ سے نکلا۔

''کہتے ہیں جب تک دولہا دلہن سامنے نہیں آتے وہ سارے

کھیتوں کو ہی کاٹ کر رکھ دیں گے“...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

”تو کیا انہیں پتہ چل چکا ہے کہ ہم ان کھیتوں میں موجود ہیں“...... جولیا نے کہا۔

”نہیں۔ وہ محض چیکنگ کر رہے ہیں لیکن اسی طرح سے وہ آگے بڑھتے رہے تو ہم آسانی سے ان کی نظروں میں آ سکتے ہیں“...... عمران نے کہا۔

”کیا وہ چاروں طرف سے ہمیں گھیر رہے ہیں“...... جولیا نے پوچھا۔

”نہیں۔ لیکن جس طرح سے وہ آ رہے ہیں اس سے لگتا تو یہی ہے کہ آگے آتے ہی وہ ہر طرف کھیتوں میں پھیل جائیں گے اور پھر ہماری تلاش میں ان کھیتوں کو ہی اجاڑ کر رکھ دیں گے۔ اس لئے ہمیں جلد سے جلد ان کھیتوں سے باہر نکلنا ہو گا“...... عمران نے کہا اور اس نے کار آگے بڑھا دی تھی پگڈنڈی نما راستہ کبھی دائیں مڑ رہا تھا اور کبھی بائیں۔ عمران پوری طرح چوکنا رہتے ہوئے کار دوڑا رہا تھا۔ مختلف راستوں سے گزرتے ہوئے وہ کھیتوں کے ایک حصے میں بنے ہوئے ایک فارم ہاؤس کی عمارت تک پہنچ گئے جسے عمران چبوترے سے دیکھ چکا تھا۔ عمارت کی چھت ہی کا کچھ حصہ پودوں کے اوپر سے دیکھ سکتے تھے ورنہ پوری عمارت نظروں سے اوجھل تھی عمران نے کار روک دی۔





”غالباً یہی وہ فارم ہاؤس ہے جہاں ہمیں پہنچنا تھا“...... جولیا نے کہا۔

”ایسا ہی لگ رہا ہے“...... عمران نے سر ہلایا۔

”مگر یہ راستہ تو کسی اور طرف مڑ رہا ہے۔ ہم فارم ہاؤس تک کس طرح سے پہنچیں گے“...... جولیا نے کہا۔

”کھیت عبور کر کے“...... عمران نے کہا۔

”مگر کار کھیت میں سے کیسے گزر سکتی ہے“...... جولیا نے کہا۔

”کار کی بات کون کر رہا ہے“...... عمران نے کہا۔

”پھر“...... جولیا نے پوچھا۔

”ہم پیدل ہی چلیں گے“...... عمران نے کہا اور کار کا انجن بند کر کے دروازہ کھول کر باہر آ گیا۔ جولیا بھی باہر آ گئی۔ کار گھنی فصلوں میں چھپ سی گئی تھی۔ جب تک کوئی قریب نہ آ جاتا دور سے اسے چیک نہ کیا جا سکتا تھا۔ وہ دونوں فصلوں میں گھس گئے۔ عمران آگے تھا اور جولیا اس کے عقب میں جہاں راستہ نہیں ملتا تھا وہاں عمران گنوں کو کاٹ کر راستہ بنا لیتا تھا اسی طرح چلتے ہوئے وہ کھیت کے آخری حصے تک جا پہنچے اب وہ عمارت کو پوری طرح سے دیکھ سکتے تھے۔ یہ فارم ہاؤس ہی کی عمارت تھی اور سامنے ہی عمران کو دو آدمی نظر آ رہے تھے لیکن ان میں سے کوئی یعقوب نہیں تھا پھر ایک اور شخص نظر آیا وہ آپس میں باتیں کرتے ہوئے ایک جانب بڑھتے چلے گئے تھے۔

"یعقوب سے رابطہ کس طرح ہو سکتا ہے"...... جولیا نے پوچھا۔

"احمد علی نے اسے ہماری آمد سے آگاہ کر دیا ہو گا اور وہ ہمارا منتظر ہو گا مگر"...... عمران نے کہا۔

"مگر کیا"...... جولیا نے پوچھا۔

"ہمیں اس سے رابطے کے لئے انتظار کرنا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"وہ کیوں"...... جولیا نے پوچھا۔

"ان میں مجھے یعقوب دکھائی نہیں دے رہا ہے۔ یہ سب میرے لئے انجان چہرے ہیں۔ جب تک مجھے یعقوب دکھائی نہیں دیتا ہمیں یہیں رکنا پڑے گا"...... عمران نے کہا اور جولیا نے سر ہلا دیا۔

"ٹرانسمیٹر پر رابطہ کیوں نہیں کر لیتے"...... جولیا نے کہا۔

"کچھ دیر انتظار کریں گے اگر وہ نظر نہیں آیا تو پھر ٹرانسمیٹر استعمال کریں گے"...... عمران نے کہا۔

"کیا تم یعقوب کو پہچانتے ہو"...... جولیا نے پوچھا۔

"اگر نہ پہچانتا تو یہ کیوں کہتا کہ وہ نظر نہیں آ رہا"...... عمران نے برا سا منہ بنا کر کہا اور جولیا شرمندہ سی ہو گئی۔ ظاہری بات تھی اگر عمران، یعقوب کو پہچانتا نہ ہوتا تو فوراً ہی ٹرانسمیٹر پر رابطہ کرتے اس کی آمد کا انتظار کیوں کرتا۔

"اوہ"...... اچانک عمران کی آواز سن کر جولیا چونک پڑی۔





"کیا ہوا"...... جولیا نے پوچھا۔ عمران عمارت کے برآمدے کی جانب ہی دیکھ رہا تھا جہاں اب دو سپاہی اور ایک سادہ لباس والا نظر آ رہے تھے۔ سپاہیوں کو دیکھ کر جولیا بھی چونک گئی۔

"اس کا مطلب یہ ہوا کہ ان لوگوں نے فارم ہاؤس پر بھی قبضہ کر رکھا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ ایسا ہی لگ رہا ہے"...... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا اس کا انداز ایسا تھا جیسے پولیس کو فارم ہاؤس میں دیکھ کر اسے تشویش لاحق ہو گئی ہو۔

"سپاہیوں کے ساتھ شاید برائٹ سن کا آدمی ہے"...... جولیا نے کہا۔

"نہیں۔ وہ یعقوب ہے"...... عمران نے کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ اس کا پولیس والوں سے کیا تعلق"...... جولیا نے حیرت سے کہا۔

"کوئی نہیں۔ ممکن ہے وہ پولیس والوں کو عمارت کی چیکنگ کرانے کے بعد انہیں باہر تک چھوڑنے کے لئے آیا ہو"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ ہاں ایسا ہو سکتا ہے۔ وہ لوگ عمارت سے باہر ہی نکل رہے ہیں"...... جولیا نے کہا۔

"جو کچھ بھی ہے ابھی سامنے آ جائے گا"...... عمران نے کہا اور سپاہیوں کو گھورنے لگا وہ باتیں کرتے ہوئے اس راستے کی طرف جا

رہے تھے جو فارم ہاؤس سے پکی سڑک تک بنا ہوا تھا۔ پھر سپاہی آگے بڑھ گئے اور یعقوب پلٹ پڑا۔ عمران نے مٹی کا ایک ڈھیلا اٹھایا اور جب یعقوب برآمدے کے قریب پہنچا تو اس کی طرف پھینک دیا۔ ڈھیلا یعقوب کے پیروں میں گرا اس نے رکے بغیر اسے دیکھا اور عمارت میں گھس کر نظروں سے اوجھل ہو گیا۔

''شاید وہ سمجھا نہیں''...... جولیا نے کہا۔

''یقیناً سمجھ گیا ہے۔ کھیت کی مٹی اپنے پیروں میں دیکھتے ہی وہ سمجھ گیا ہو گا کہ ہم پہنچ گئے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''پھر اس نے دیکھا کیوں نہیں''...... جولیا نے کہا۔

''ہو گی کوئی مصلحت''...... عمران نے کہا اور برآمدے کو گھورنے لگا۔

''اس بار ہمیں دوڑتے بھاگتے زیادہ ہی وقت لگ گیا ہے اور ابھی تک میں اس بات سے انجان ہوں کہ آخر ہم یہاں کس مشن پر آئے ہیں اور اس مشن پر کام کب شروع کریں گے''...... جولیا نے کہا۔

''اصل مشن کیا شروع کریں اس کے تو قریب بھی نہیں پہنچ سکے ہیں۔ بہرحال یہ آخری مرحلہ ہے، شہر پہنچتے ہی کام شروع ہو جائے گا''...... عمران نے کہا۔

''مجھے الجھن سی ہونے لگی ہے''...... جولیا نے کچھ دیر بعد کہا۔

''وہ کیا''...... عمران نے پوچھا۔





''یہی کہ یہاں......'' اس نے عمران کی آواز پر جملہ ادھورا چھوڑ دیا تھا۔

''اوہ''...... عمران کے منہ سے نکلا تھا وہ برآمدے کی سمت دیکھ رہا تھا جہاں اب ایک انسپکٹر اور دو سپاہی نظر آ رہے تھے۔ یعقوب انہی کے ساتھ تھا پھر وہ بھی سڑک کی طرف بڑھتے چلے گئے تھے۔ ان کے جانے کے بعد یعقوب پھر عمارت میں چلا گیا تھا مگر اس کی واپسی دو تین منٹ بعد ہی ہوئی تھی وہ سیدھا انہی کی جانب آیا تھا۔ اس کے ہاتھ میں ایک بڑا سا ترپال نما کپڑا تھا وہ کھیت کے بالکل قریب آ کر اسے جھاڑنے لگا ساتھ ہی عمران نے اس کی آواز بھی سنی تھی۔

''تابات''...... یعقوب نے کہا۔

''مشن''...... عمران نے اور قریب ہو کر کہا۔

''فل کوڈ''...... یعقوب کے منہ سے نکلا۔

''تابات مشن''...... عمران نے جواب دیا تو یعقوب کے چہرے پر سکون آ گیا۔

''گڈ۔ میں عمارت کے برآمدے میں جا کر سگنل دوں گا تو آپ اس طرف چلے آئیں۔ یاد رہے جب تک سگنل نہ دوں باہر نہ نکلیں''...... یعقوب نے ترپال نما کپڑے کو تہہ کرتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ اندر سپاہی ہیں''...... عمران نے پوچھا۔

''نہیں اب صرف میرے چھ آدمی ہیں۔ تین ابھی دیہاں،

کی طرف سامان لینے گئے ہیں“...... یعقوب نے کہا۔

”کیا ان کی نظروں میں“...... عمران نے کہنا چاہا۔

”ان سب کی نظروں سے بچنا ہے۔ اسی لئے میں نے کو ایسی جگہوں پر لگا دیا ہے جہاں سے وہ نصف گھنٹے تک نہیں ہٹ سکتے کیونکہ انہیں پانی کا پریشر کنٹرول کرنا ہے“...... یعقوب نے بات کاٹتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے“...... عمران نے کہا اور یعقوب ترپال نما کپڑا تہہ کر کے واپس لوٹ گیا اب برآمدہ خالی نظر آ رہا تھا۔

”ریوالور چیک کر لو اور چوکنی رہو“...... عمران نے کہا۔

”ریوالور لوڈ ہے اور ایک لمحے میں، میں فائرنگ شروع کر سکتی ہوں بے فکر رہو“...... جولیا نے کہا۔

”بے فکر کیسے رہوں۔ ایک ہی فکر جان کھا رہی ہے اور میں گھل گھل کر دبلا ہوا جا رہا ہوں“...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

”کون سی فکر تمہیں کھا رہی ہے“...... جولیا نے طنزیہ لہجے میں پوچھا۔

”یہی کہ کب قاضی صاحب راستے کی دیوار گرائیں گے اور کب ہم دو قالب اور ایک جان ہوں گے“...... عمران نے کہا۔

”بس بکواس بند کرو“...... جولیا نے کہا ہی تھا کہ یعقوب پھر نظر آیا وہ برآمدے کی ریلنگ سے لگ کر کھڑا ہو گیا تھا اور ایک ہاتھ سے سر کھجا رہا تھا یہ ان کے لئے کلیئر کا سگنل تھا جبکہ بظاہر وہ





سامنے کا نظارہ کر رہا تھا وہ کھیت سے نکلے اور تیزی سے برآمدے کی جانب بڑھنے لگے۔ ان کے برآمدے میں پہنچتے ہی یعقوب مڑ گیا تھا اور اس کے پیچھے پیچھے چلنے لگے یعقوب ایک کمرے کے دروازے پر رک گیا۔

”اندر چلیں“...... یعقوب نے اشارے سے کہا اور ان کے کمرے میں داخل ہوتے ہی خود بھی اندر گھس گیا یہ کمرہ آفس روم کے طور پر استعمال کیا جا رہا تھا۔

”آپ یہاں بیٹھیں میں ابھی آتا ہوں“...... یعقوب نے کہا اور کمرے سے نکل گیا اس بار بھی اس کی واپسی چند منٹ بعد ہوئی تھی۔ آتے ہی اس نے دروازہ بند کر کے چٹخنی لگا کر پردہ برابر کر دیا۔

”کوئی خاص بات“...... عمران نے پوچھا۔

”نہیں۔ میں ان لوگوں سے کہہ آیا ہوں کہ میں کچھ دیر آرام کر لوں گا کوئی بات ہو تو بلا لیں“...... یعقوب نے کہا۔

”کیا مطلب“...... عمران نے پوچھا۔

”اس فارم ہاؤس سے کچھ فاصلے پر ایک ہیوی واٹر سپلائی کا پمپ اسٹیشن ہے۔ جہاں سے قصبوں اور شہر تک پانی کی سپلائی کی جاتی ہے۔ میں نے پمپ اسٹیشن پر بھی قبضہ کر رکھا ہے۔ مجھے ان کے ساتھ پریشر ختم ہونے تک رہنا تھا مگر میں کل سے اپنی طبیعت کی خرابی کا پروپیگنڈہ کرتا رہا ہوں تاکہ آفس میں دو تین گھنٹے بیٹھے

رہنے کا بہانہ بنا سکوں“...... یعقوب نے کہا۔

”مگر کیوں۔ پمپ اسٹیشن پر قبضہ کرنے کی تمہیں کیا ضرورت تھی“...... عمران نے کہا۔

”ضرورت تھی اس لئے تو ایسا کیا ہے البتہ اب سے تین بجے تک مجھے خود مشینوں پر کام کرنے والوں کے ساتھ رہنا پڑتا ہے اور یہ ایک لازمی بات ہے“...... یعقوب نے کہا۔

”ہونہہ۔ سپاہی کیوں آئے تھے“...... عمران نے سر ہلاتے ہوئے پوچھا۔

”آپ دونوں کا ہی پوچھ رہے تھے“...... یعقوب نے کہا۔

”وہ کیا“...... عمران نے پوچھا۔

”یہی کہ کچھ خطرناک افراد اس سمت میں آنے والے ہیں ہمیں ان سے چوکنا رہنا چاہئے اور اگر وہ نظر آ جائیں تو ان کو پکڑنے کے بجائے پولیس کو مطلع کر دیں کیونکہ وہ خطرناک اسلحہ سے لیس ہیں“...... یعقوب نے کہا۔

”اب کیا پروگرام ہے“...... عمران نے پوچھا۔

”آپ کو دارالحکومت پہنچانا ہے“...... یعقوب نے کہا۔

”مگر۔ ہر طرف سڑکوں کی ناکہ بندی کے باوجود تم ہمیں شہر تک کیسے پہنچاؤ گے“...... عمران نے کہا۔

”اس کے لئے میں نے جو طریقہ کار سوچ رکھا ہے اس کے بارے میں ہمارے دشمن سوچ بھی نہیں سکیں گے“...... یعقوب نے





یکلخت مسکراتے ہوئے کہا۔

”وہ کیا طریقہ کار ہے“...... عمران نے پوچھا۔

”یہاں ایک بڑی اور انتہائی چوڑی پائپ لائن موجود ہے جو مختلف قصبوں سے ہوتی ہوئی شہری علاقے تک چلی جاتی ہے اور پھر پانی کی دوسری لائنوں سے ہوتی ہوئی شہر بھر میں پانی سپلائی کرتی ہے۔ وہ پائپ لائنیں اتنی چوڑی ہے کہ اس میں ایک درمیانے قد کا انسان آسانی سے سفر کر سکتا ہے“...... یعقوب نے کہا تو عمران نے سمجھ جانے والے انداز میں سر ہلا دیا کہ یعقوب کا کیا پروگرام ہے۔

”گویا ہمیں اس پائپ لائن میں بھاگنا پڑے گا“...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا اور یعقوب ہنس پڑا۔

”میرا یہ مطلب نہیں تھا جناب بلکہ یہ بتانا مقصود تھا کہ اس پائپ لائن کی کشادگی کتنی ہے“...... یعقوب نے ہنستے ہوئے کہا۔

”تو کیا تم ہمیں اب ان پائپ لائنوں کے راستے شہر بھیجنا چاہتے ہو“...... عمران نے کہا۔

”جی ہاں۔ وہ پائپ لائن شہر کے جس حصے پر جا کر ختم ہوتی ہے وہ ایک کھلا علاقہ ہے جہاں ایک بہت بڑا ٹینک موجود ہے۔ ٹینک زیر زمین ہے اور اس پائپ لائن کا پانی اسی زیر زمین ٹینک میں گرتا ہے جہاں سے اسے شہر کے اندر سپلائی کر دیا جاتا ہے“...... یعقوب نے کہا۔

’’آگے بولو‘‘...... عمران نے کہا۔

’’اس پائپ لائن کے ذریعے آپ اس زیر زمین ٹینک میں پہنچیں گے تو وہاں لوہے کی سیڑھیاں ملیں گی جو اس کے دہانے تک چلی جاتی ہیں اس دہانے پر جالی دار ڈھکنا ہے جب آپ وہاں پہنچیں گے تو میرا آدمی وہ ڈھکنا ہٹا دے گا اور آپ باہر نکل جائیں گے‘‘...... یعقوب نے کہا۔

’’مگر۔ اس پائپ لائن میں سفر کس طرح ممکن ہو سکے گا۔ پائپ لائن میں پانی زیادہ ہوا تو ہمیں اس میں تیرنا پڑ سکتا ہے اور بغیر آکسیجن سلنڈروں اور تیراکی کے لباسوں کے ہم اتنی دور کیسے جا سکتے ہیں۔ کیا تم نے تیراکی کے لباسوں کا بندوبست کر رکھا ہے‘‘...... عمران نے چونکتے ہوئے کہا۔

’’جی ہاں۔ اس پائپ لائن میں آپ تیراکی کے لباس پہن کر جائیں گے اور زیر زمین ٹینک سے باہر نکل کر اس لباس کو میرے آدمی کے حوالے کر دیں گے۔ میں نے پہلے ہی تیراکی کے لباس منگوا کر چھپا لئے ہیں‘‘...... یعقوب نے کہا۔

’’پانی کا پریشر کتنا ہے‘‘...... عمران نے پوچھا۔

’’اس وقت تو پریشر بے حد زیادہ ہے۔ لیکن میں تھوڑی دیر میں پریشر کم کرا لوں گا‘‘...... یعقوب نے کہا۔

’’تب تک ہمیں انتظار کرنا ہو گا کیونکہ پانی کے پریشر میں تو تیرنا ناممکن ہو گا اور اس کی تیزی ہمیں نقصان بھی پہنچا سکتی



ہے‘‘...... عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

’’جی ہاں آپ کا خیال صحیح ہے مگر آپ کو انتظار نہیں کرنا پڑے گا۔ میں آپ کو تیراکی کے لباس مہیا کرتا ہوں جب آپ انہیں پہن لیں گے تو میں پمپ ہاؤس پہنچ کر بجلی کا کنکشن منقطع کر کے مشینیں بند کر دوں گا اس طرح پریشر ختم ہو جائے گا اور آپ آسانی سے تیر سکیں گے‘‘...... یعقوب نے کہا۔

’’ٹھیک ہے۔ تم تیراکی کے لباس لے آؤ‘‘...... عمران نے سر ہلا دیا۔

’’ابھی لایا‘‘...... یعقوب نے کہا اور ایک مقفل الماری کھول کر ایک بڑا سا پیکٹ نکال کر میز پر رکھا پھر الماری بند کر کے اس نے پیکٹ کھول کر دو پیراکی کے لباس نکال کر عمران کو تھما دیئے۔

’’واش روم کہاں ہے‘‘...... عمران نے پوچھا۔

’’اس طرف‘‘...... یعقوب نے ایک جانب اشارہ کیا اور وہ کمرے سے ملحقہ واش روم کی طرف بڑھ گیا۔ دس منٹ کے اندر اندر وہ پیراکی کے لباس اور آکسیجن سلنڈر کمر پر باندھ کر تیار ہو چکے تھے پھر یعقوب کمرے سے چلا گیا اس کے جانے کے دس منٹ بعد بجلی چلی گئی اور کمرے میں اندھیرا چھاتا چلا گیا۔

’’یہ آدمی چالاک نظر آ رہا ہے‘‘...... جولیا نے کہا۔

’’ہاں‘‘...... عمران نے سر ہلا دیا۔ وہ یعقوب کا منتظر تھا اس کی واپسی پندرہ منٹ بعد ہوئی تھی وہ عجلت میں نظر آ رہا تھا۔

"کیا بات ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"باہر پولیس کے دو ٹرک آئے ہیں"...... یعقوب نے کہا۔

"اوہ پھر"...... جولیا کے منہ سے نکلا۔

"بجلی غائب ہونے کی وجہ سے اندر مشین روم میں گرمی ہو جاتی ہے اس لئے سارا عملہ باہر چلا گیا ہے اس لئے آپ چلیں تاکہ پائپ لائن تک آپ کی رہنمائی کر سکوں"...... یعقوب نے ٹارچ سنبھالتے ہوئے کہا۔

"چلو"...... عمران نے کہا اور وہ بڑی تیزی سے کمرے سے نکل کر یعقوب کے ساتھ مشین روم کی طرف بڑھنے لگے۔ مشین روم بہت بڑا تھا اور جس جگہ سے انہیں پائپ لائن میں داخل ہونا تھا وہاں گرل لگی ہوئی تھی اور لوہے کی سیڑھیاں نیچے تک چلی گئی تھیں۔

"آپ سیڑھیوں سے نیچے چلے جائیں اور پانی میں پہنچ کر ہیڈ لائٹ روشن کر لیں اس کا بٹن کمر کی پیٹی میں لگا ہوا ہے"۔ یعقوب نے ان کو سیڑھیاں دکھاتے ہوئے کہا۔ اس نے ٹارچ روشن کر لی تھی جس کی تیز روشنی میں وہ سیڑھیاں با آسانی دیکھ رہے تھے۔

"کہیں ایسا تو نہیں کہ ہمارے پائپ لائن سے نکلنے سے پہلے ہی بجلی کی خرابی دور کر لی جائے اور"...... عمران نے کہا۔

"ایسا ممکن نہیں ہے جناب۔ میں نے جس جگہ سے تار کاٹے ہیں اس جگہ کو اس وقت تک تلاش نہیں کیا جا سکتا جب تک کہ ساری وائرنگ چیک نہ کر لی جائے اور اس کے لئے دو دن درکار





ہوں گے"...... یعقوب نے کہا۔

"ویل ڈن۔ تم واقعی ذہین آدمی ہو"...... عمران نے اس کی طرف تحسین بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"شکریہ جناب۔ آپ کے جانے کے ایک گھنٹے بعد میں بجلی درست کر دوں گا اور اتنے وقت میں آپ منزل پر پہنچ چکے ہوں گے"...... یعقوب نے کہا۔

"اس آدمی کو تم کال کر کے اطلاع دو گے جسے ٹینک کا ڈھکنا ہٹانا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں ورنہ اسے کیسے علم ہو گا کہ آپ وہاں پہنچ رہے ہیں۔ ویسے وہاں دو افراد آئیں گے جو ڈھکن ہٹا کر آپ کو ٹینک سے باہر نکالیں گے۔ وہ آپ کو راستہ بتائیں گے۔ آپ کو ان کے بتائے ہوئے راستے پر جانا ہے۔ آپ شہر کے کنارے والی سڑک پر پہنچ جائیں گے تو وہاں آپ کو ایک اور آدمی ملے گا۔ اس آدمی کا نام ناصر علی ہے جس سے آپ کو مخصوص کوڈ ورڈ کا تبادلہ کرنا ہے پھر وہ آپ کو شہر محفوظ مقام پر لے جائے گا"...... یعقوب نے کہا۔

"کیا ایسا ممکن ہے کہ بیرونی مدد کے بغیر ہم ڈھکنا ہٹا کر باہر نکل سکیں"...... عمران نے کہا۔

"جی نہیں وہ باہر سے لاک کیا ہوا ہوتا ہے"...... یعقوب نے سنجیدگی سے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ پھر واقعی مجبوری ہے"...... عمران نے کہا ہی تھا

کہ دور راہداری کے کسی حصے سے بھاری قدموں کی چاپ سنائی دی
اور وہ چونک پڑے۔

"وہ آ رہے ہیں۔ جلدی کریں"...... یعقوب نے بوکھلائے
ہوئے لہجے میں کہا اور وہ بڑی تیزی سے گرل پھلانگ کر سیڑھیاں
اترتے چلے گئے۔ یعقوب ٹارچ سے روشنی ڈال رہا تھا پائپ لائن
کے بڑے منہ نما چوکور درے کے پاس پہنچ کر عمران نے ہاتھ ہلایا
اور پھر پانی میں غوطہ لگا دیا۔ اسی لمحے ٹارچ کی روشنی غائب ہوگئی
اور وہاں اندھیرا چھا گیا۔ چند گز تیرنے کے بعد عمران نے ہیڈ
لائٹ روشن کر دی۔ فوراً ہی دوسری ہیڈ لائٹ بھی روشنی ہوئی تھی
جولیا اس کے برابر ہی تیر رہی تھی۔ ہیڈ لائٹ کی روشنی میں پانی کی
سرنگ دور تک کسی شفاف شیشے کی طرح چمکتی نظر آ رہی تھی وہ تیزی
سے آگے کی جانب تیرنے لگے۔





قدموں کی چاپ قریب آتے ہی یعقوب نے جلدی سے ٹارچ
بجھائی اور تیزی سے ایک بڑی مشین کی اوٹ میں ہو گیا۔ ٹھیک اسی
لمحے دروازہ کھلا اور دو تین آدمی اندر گھس آئے پھر ایک ٹارچ روشن
ہوئی اور مشینوں اور دیواروں پر اس کا دائرہ چکرانے لگا۔ یعقوب
کچھ اور سمٹ گیا تھا۔

"یہاں تو کوئی بھی نہیں ہے"...... یعقوب نے ایک اجنبی آواز
سنی۔

"میں نے پہلے ہی کہا تھا جناب کہ باس کھیتوں میں ہی ملیں
گے۔ میں نے انہیں اسی طرف جاتے دیکھا تھا"...... اس کے ایک
ساتھی کی آواز سنائی دی۔

"لیکن وہ ہمیں وہاں نظر نہیں آیا"...... پہلے والے آدمی نے
کہا۔

"دوسری سمت میں ہوں گے۔ ممکن ہے وہ بجلی کی لائینیں چیک

کر رہے ہوں''...... اس کے ساتھی کی آواز ابھری۔

''چلو ٹھیک ہے۔ باہر چلو اور ان کو تلاش کر کے کہو کہ ہمارے کھانے پینے کا کچھ انتظام کر دیں''...... آنے والے اجنبی نے کہا۔

''بہت بہتر جناب''...... یعقوب کے ساتھی کی آواز آئی۔

''سنو ہماری تعداد پندرہ ہے۔ پندرہ افراد کے کھانے پینے کا انتظام کرنا''...... اجنبی نے سخت لہجے میں کہا۔

''بہتر جناب''...... یعقوب کے ساتھی نے اور اس کے ساتھ ہی ایسی آوازیں سنائی دیں جیسے وہ واپس جا رہے ہوں۔ ان کے جانے کے کچھ دیر بعد ہی یعقوب اپنی جگہ سے نکلا اور تیزی سے عقبی حصے کی جانب بڑھنے لگا پھر عقبی دروازے سے باہر نکل کر اس نے دروازہ بند کیا اور اس طرف بڑھنے لگا جس طرف بجلی کے میٹرز لگے ہوئے تھے۔

میٹرز بکس کے پاس پہنچ کر اس نے بکس کھول کر جلدی جلدی چھ سات کٹ آؤٹ نکال کر ایک جانب رکھ دیئے اور دوسرے کٹ آؤٹ نکالنے لگا۔ اب اسے دیکھنے والا یہی سمجھتا کہ وہ کافی دیر سے وہاں مصروف ہے اور بجلی کی خرابی تلاش کر رہا ہے۔ چند لمحے بعد ہی اس نے قدموں کی چاپ سنی پھر اس کا ایک ساتھی موڑ گھوم کر سامنے آیا اور اسے دیکھتے ہی چونک پڑا۔

''باس انسپکٹر صاحب آپ کو تلاش کر رہے ہیں''...... اس نے کہا۔





''کیوں۔ کوئی کام ہے مجھ سے''...... یعقوب نے پوچھا۔

''وہ ہم سے کھانے کا انتظام کرنے کے لئے کہہ رہے ہیں جناب''...... اس نے کہا۔

''اوہ۔ کتنے افرد ہیں''...... یعقوب نے کٹ آؤٹ لگاتے ہوئے کہا۔

''پندرہ ہیں باس''...... اس نے کہا۔

''مگر۔ اتنے افراد کے لئے کھانے پینے کا انتظام شاید ہی ممکن ہو سکے گا''...... یعقوب نے کہا۔

''میں نے کہا تھا باس مگر انسپکٹر صاحب کہنے لگے کہ ہم بہت بھوکے ہیں جو کچھ بھی انتظام ہو سکے کر دو''...... اس نے کہا۔

''اوکے۔ چلو پھر دیکھتے ہیں''...... یعقوب نے کہا اور آخری کٹ آؤٹ لگا کر بکس بند کیا اور ٹارچ اٹھا کر ماتحت کے ساتھ چلنے لگا۔ عمارت کے اگلے حصے میں اسے چودہ سپاہی اور انسپکٹر نظر آئے تھے۔

''ہیلو۔ غالباً تم ہی اس فارم ہاؤس اور پمپ اسٹیشن کے انچارج ہو''...... انسپکٹر نے یعقوب کو دیکھ کر کہا۔

''جی ہاں۔ میرے ماتحت نے مجھے کھانے کے بارے میں بتایا ہے''...... یعقوب نے مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ میرا نام چن لی ہے اور میں انسپکٹر ہوں۔ بڑی افراتفری اور جلدی میں ہمیں یہاں بھیجا گیا تھا اس لئے کچھ ساتھ نہیں لے

سکے یہی وجہ ہے جو تمہیں اس سلسلے میں تکلیف دی جا رہی ہے برائے مہربانی تم ہمارے کھانے پینے کا انتظام کر دو''...... انسپکٹر نے کہا۔

''کوئی بات نہیں۔ جو کچھ انتظام ہو سکتا ہے وہ ہم ضرور کریں گے آپ ہمارے مہمان ہیں''...... یعقوب نے کہا۔

''شکریہ''...... انسپکٹر چن لی نے کہا۔

''یہ سب چکر ہے کیا اور آپ یہاں کس کی تلاش میں آئے ہیں''...... اپنے ساتھی کو کھانے کا انتظام کرنے کے بارے میں ہدایت دینے کے بعد یعقوب نے انسپکٹر سے پوچھا۔

''دو غیر ملکی ایجنٹوں کی تلاش میں یہ سب ہنگامہ آرائی کی جا رہی ہے''...... انسپکٹر چن لی نے اکتائے ہوئے انداز میں کہا۔

''غیر ملکی ایجنٹ''...... یعقوب نے حیرت سے کہا۔

''ہاں۔ ایک عورت اور ایک مرد''...... انسپکٹر چن لی نے کہا۔

''مگر۔ یہاں اس ویران جگہ پر غیر ملکی ایجنٹوں کا کیا کام انسپکٹر صاحب''...... یعقوب نے حیرت ظاہر کرتے ہوئے کہا۔

''پتہ نہیں۔ ہمیں تو ناکہ بندی کرنے اور اس طرف آنے والے ہر انسان کے کوائف جمع کرنے کاغذات دیکھنے اور مطمئن ہو جانے کے بعد ہی شہر میں داخلے کی اجازت دینے کے احکامات ملے ہیں''...... انسپکٹر چن لی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ مسلسل بھاگ دوڑ اور سرچنگ سے بری طرح سے اکتا



چکا ہو۔

''وہ کس ملک کے ایجنٹ ہیں جناب''...... یعقوب نے پوچھا۔

''پتہ نہیں۔ ویسے حلیہ جو بتایا گیا ہے۔ وہ دونوں ایکریمین سیاحوں کے روپ میں ہیں''...... انسپکٹر چن لی نے کہا۔

''لیکن تابات میں وہ کس مقصد کے لئے آئے ہیں اور خاص طور پر اس علاقے میں ان کے آنے کا کیا مطلب ہو سکتا ہے''...... یعقوب نے جان بوجھ کر انجان بنتے ہوئے کہا۔

''پتہ نہیں کیا ہے اور کیا نہیں''...... انسپکٹر چی لی نے بیزاری سے کہا۔

''تو کیا اب تک وہ ملے نہیں ہیں آپ کو''...... یعقوب نے پوچھا۔

''اگر مل گئے ہوتے تو ہم یہاں کیوں ہوتے۔ اپنے گھر کے کسی آرام دہ کمرے میں آرام کر رہے ہوتے''...... انسپکٹر چن لی نے اسی انداز میں کہا۔

''یہ بات تو ہے''...... یعقوب نے سر ہلا دیا۔

''یہ بتاؤ کہ چائے یا کافی بھی مل سکے گی''...... انسپکٹر چن لی نے پوچھا۔

''جی ہاں چائے اور کافی تو جتنی آپ چاہیں مل جائے گی۔ آپ بتائیں آپ چائے پسند کریں گے یا کافی''...... یعقوب نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کافی ہی منگوا لو"...... انسپکٹر چن لی نے کہا۔

"جاؤ جا کر پہلے کافی بنا لاؤ جلدی سے"...... یعقوب نے اپنے ایک ساتھی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر"...... اس کے ساتھی نے کہا اور لوٹ گیا۔

"کیا ان ایجنٹوں کی تصویریں بھی ملی ہیں آپ کو"...... یعقوب نے کچھ دیر بعد پوچھا اور انسپکٹر چن لی نے انکار میں سر ہلا دیا۔

"نہیں۔ ان کی کوئی تصویر مہیا نہیں کی گئی ہے البتہ ان کے ہمیں حلیئے ضرور بتائے گئے ہیں"...... انسپکٹر چن لی نے کہا۔

"اوہ۔ مگر صرف حلیے سے وہ کیسے پکڑے جا سکیں گے"...... یعقوب نے کہا۔

"نہ پکڑے جائیں۔ ہمیں تو صرف اپنی ڈیوٹی سے مطلب ہے جو ہم کر رہے ہیں"...... انسپکٹر چن لی نے کہا وہ شاید اپنی ڈیوٹی سے کچھ زیادہ ہی تنگ آیا ہوا تھا یا پھر مسلسل بھاگ دوڑ نے اسے بری طرح سے تھکا دیا تھا اس لئے اب وہ صرف آرام کرنا چاہتا تھا۔ اسے ایجنٹوں کو تلاش کرنے سے کوئی مطلب نہیں تھا۔

"میری سمجھ میں یہ نہیں آ رہا کہ اس علاقے میں جہاں اس فارم ہاؤس کے علاوہ کوئی اور اہم چیز نہیں ہے پھر یہ غیر ملکی ایجنٹ اس علاقے میں کیا لینے آئے ہیں"...... یعقوب نے کہا۔

"یہاں وہ کچھ لینے نہیں آئے"...... انسپکٹر چن لی نے کہا۔

"پھر"...... یعقوب نے احمقانہ انداز میں پوچھا۔



"وہ اس راہ سے شہر جانا چاہتے ہیں"...... انسپکٹر چن لی نے جواب دیتے ہوئے۔

"اوہ۔ تو کیا وہ شہر میں گڑبڑ کرنا چاہتے ہیں"...... یعقوب نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"شاید ایسا ہی ہو"...... انسپکٹر چن لی نے سر ہلایا یعقوب نے اندازہ لگایا تھا کہ وہ بے حد بھوکے ہیں کچھ دیر بعد اس کے دو ساتھی کافی کے کپ لے آئے اور ان سب میں بانٹنا شروع ہو گئے۔ ان کی حالت واقعی بے حد خراب تھی۔ وہ جلدی جلدی کافی پینا شروع ہو گئے۔

"اس سے کچھ سہارا ہو جائے گا"...... انسپکٹر چن لی نے کپ سے کافی کا سپ لیتے ہوئے کہا اور یعقوب نے سر ہلا دیا وہ سوچ رہا تھا کہ بڑے اچھے موقعے پر اس نے عمران اور اس کی ساتھی لڑکی کو پانی کی پائپ لائن میں اتار دیا ورنہ پکڑ لئے جاتے اور ان کے پکڑے جانے کے بعد وہ خود بھی مارا جاتا۔

"ویسے علاقہ ہے ہرا بھرا۔ اسے پکنک پوائنٹ بھی بنایا جا سکتا ہے"...... انسپکٹر چن لی نے کہا۔

"جی ہاں جناب۔ پکنک پوائنٹ کی حیثیت سے یہ علاقہ بہت اچھا ہے"...... یعقوب نے کہا۔ اسے اس بات کا اطمینان تھا کہ انسپکٹر چن لی اور اس کے ساتھیوں کو اس بات کا احساس تک نہ ہوا تھا کہ وہ جن کی تلاش میں ہیں وہ انہی میں سے ایک ہے اور اسی

نے ان دونوں ایجنٹوں کو زیر زمین پائپ لائن کے ذریعے شہر کی طرف روانہ کر دیا ہے۔ وہ جان بوجھ کر انسپکٹر چن لی سے ایسے سوال کر رہا تھا تاکہ باتوں باتوں میں وہ اس سے معلوم کر سکے کہ اسے ان ایجنٹوں کے بارے میں اب تک کیا معلوم ہوا ہے اور ان کی یہاں آمد کا مقصد کیا ہے۔ لیکن ایسی کوئی بات سامنے نہ آ سکی کہ جس سے یہ ظاہر ہوتا کہ ان لوگوں نے عمران اور اس کی ساتھی لڑکی کا سراغ پا لیا ہو۔ وہ مکمل اندھیرے میں تھے۔ اس نے مطمئن انداز میں سر ہلایا اور ریسٹ واچ پر نظر ڈالی۔ ایک گھنٹے سے زیادہ وقت ہو رہا تھا اور اسے یقین تھا کہ اب تک عمران اور اس کی ساتھی لڑکی شہر کے قریب پہنچنے ہی والے تھے۔



پائپ لائن پانی سے بھری ہوئی تھی۔ پانی کا پریشر کافی تیز تھا لیکن انہوں نے چونکہ تیراکی کے لباس پہن رکھے تھے اور ان کی کمروں پر آکسیجن سلنڈر بندھے ہوئے تھے اس لئے وہ پانی میں اتر گئے۔ پانی کا تیز پریشر انہیں اپنے ساتھ بہائے لئے جا رہا تھا۔ عمران نے جولیا کا ہاتھ تھام لیا تھا اور پانی کا تیز پریشر ہونے کے باوجود وہ یہی کوشش کر رہا تھا کہ وہ جولیا کو لے کر پانی کے درمیانی حصے میں رہے ورنہ تیز پریشر کی وجہ سے وہ پائپ لائن کی سائیڈز کی دیواروں سے ٹکرا سکتے تھے۔

تھوڑی دیر بعد پانی کا پریشر کم ہونا شروع ہو گیا تو عمران سمجھ گیا کہ یعقوب نے پمپ کرنے والی مشین آف کر دی ہے۔ اب انہیں پانی میں تیرنے میں زیادہ دشواری کا سامنا نہ کرنا پڑ رہا تھا۔ پانی کا لیول بھی کافی حد تک نیچے آ گیا تھا لیکن پانی تیزی سے ہی آگے بڑھ رہا تھا اس لئے انہیں آگے بڑھتے رہنے کے لئے ہاتھ

پاؤں نہ مارنے پڑ رہے تھے۔ راستے میں کئی جگہ پائپ لائنیں مڑ
رہی تھیں لیکن عمران کو یعقوب نے بتا دیا تھا کہ انہیں سیدھی لائن
میں سفر کرنا ہے اس لئے وہ کسی طرف مڑے بغیر سیدھی جانے والی
پائپ لائن میں بہتے ہوئے جا رہے تھے اور پھر ایک گھنٹے کے بعد
وہ پائپ لائن سے نکل کر جیسے دریا میں آ گرے۔ یہ ایک بڑا ٹینک
تھا جس کی لمبائی چوڑائی کافی زیادہ تھی۔ اس کی لمبائی چوڑائی دیکھ
کر عمران سمجھ گیا کہ وہ مین ٹینک تک پہنچ چکے ہیں۔ عمران نے
لائٹس آن کر رکھی تھیں۔ وہ لائٹ ادھر ادھر ڈالنے لگا اور پھر اس
نے جولیا کو اوپر کی طرف تیرنے کا اشارہ کیا تو جولیا نے اثبات
میں سر ہلا دیا اور پھر وہ اوپر کی جانب تیرنے لگے۔ اوپر کنکریٹ کی
چھت تھی جو ہر طرف سے بند دکھائی دے رہی تھی۔

عمران نے چھت کے سنٹر میں روشنی ڈالی تو اسے وہاں ایک
گول دائرہ سا دکھائی دیا۔ عمران نے جولیا کو اشارہ کیا اور تیزی سے
اس دائرے کی طرف بڑھا۔ اس نے اوپر جا کر اس ڈائرے کو غور
سے دیکھا تو اسے وہاں ایک ڈھکن دکھائی دیا۔ ڈھکن فولاد کا بنا ہوا
تھا۔ عمران نے ڈھکن پر مخصوص انداز میں ہاتھ مارنا شروع کر دیا۔
چند لمحوں بعد اچانک ڈھکن کھلا اور اندر تیز روشنی آ گئی۔ ساتھ ہی
باہر ایک انسانی سایہ سا دکھائی دیا۔ عمران نے فوراً لائٹ آف کی
اور پھر وہ اس ہول سے باہر آ گیا۔ باہر دو آدمی موجود تھے۔ ان
دونوں نے عمران کو پکڑا اور باہر کھینچ لیا۔ عمران نے دیکھا وہ ایک





کھلے علاقے میں موجود تھا البتہ جس ٹینک سے وہ باہر آیا تھا اس
کے گرد چار دیواری بنی ہوئی تھی۔ عمران نے ان دونوں افراد کی مدد
سے جولیا کو ٹینک سے باہر نکالا لیا۔

"اس چار دیواری سے نکل کر آپ کو باہر کھیتوں کی طرف جانا
ہے۔ وہاں آپ کو ایک عمارت دکھائی دے گی۔ اس عمارت میں
ایک تہہ خانہ ہے۔ تہہ خانے میں ایک طویل سرنگ ہے۔ آپ نے
اس سرنگ میں سفر کرنا ہے۔ سرنگ پانچ کلو میٹر طویل ہے۔ اس
سرنگ کا دوسرا دہانہ ایک جنگل میں نکلے گا۔ اس جنگل سے نکل کر
آپ شہری علاقے میں پہنچ جائیں گے۔ جنگل میں آپ کو احتیاط
سے کام لینا پڑے گا کیونکہ اس طرف برائٹ سن کے مسلح افراد پھیلے
ہوئے ہیں"...... ان میں سے ایک آدمی نے عمران سے مخاطب ہو
کر کہا۔

"کیوں۔ تم ہمارے ساتھ نہیں چلو گے"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ ہماری ڈیوٹی یہیں تک ہے۔ آپ سلنڈر اور تیراکی
کے لباس یہیں چھوڑ دیں"...... اس آدمی نے کہا۔

"اور ہمارا سامان جس کی ہمیں ضرورت ہے"...... عمران نے
کہا۔

"جنگل میں ایک چھوٹی سی پرانی کھنڈر نما عمارت ہے۔ اس
عمارت کے ایک پرانے کمرے میں دو بڑے تھیلے رکھ دیئے گئے
ہیں جن میں آپ کی ضرورت کا تمام سامان موجود ہے"......

دوسرے آدمی نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''ٹھیک ہے۔ تم ہماری اس عمارت اور اس کے تہہ خانے تک تو رہنمائی کر سکتے ہو جہاں سرنگ موجود ہے''...... عمران نے کہا۔

''نہیں۔ ہم یہاں سے نہیں جا سکتے ہیں۔ آپ کو خود ہی اس طرف جانا ہے''...... پہلے آدمی نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ انہوں نے تیراکی کے لباس اتارے اور پھر وہ چار دیواری سے نکل کر باہر آ گئے۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ جنگل میں اس عمارت کے قریب پہنچ گئے جس کے بارے میں ان دو آدمیوں نے انہیں بتایا تھا۔ عمارت میں داخل ہو کر انہوں نے تہہ خانہ تلاش کیا اور پھر وہ تہہ خانے میں موجود ایک سرنگ کے راستے اس کے دوسرے سرے پر موجود دوسرے جنگل میں پہنچ گئے۔

جنگل میں داخل ہوتے ہی انہیں دور سے ہی ایک بڑی عمارت دکھائی دی جو واقعی کھنڈر بنی ہوئی تھی۔ جنگل میں انہیں چند افراد دکھائی دیئے جو کاندھوں پر مشین گنیں لٹکائے گھومتے دکھائی دے رہی تھے۔

''ان کی نظروں سے بچ کر ہمیں اس کھنڈر تک پہنچنا ہے''۔ عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ زمین پر جھاڑیاں پھیلی ہوئی تھیں۔ جھاڑیاں اتنی اونچی نہیں تھی کہ وہ جھک کر چلتے ہوئے خود کو ان مسلح افراد کی نظروں سے چھپا سکتے ہوں اس لئے وہ پیٹ کے بل لیٹ گئے اور پھر وہ ان جھاڑیوں میں رینگتے ہوئے





کھنڈر نما عمارت کی طرف بڑھنے لگے۔ کھنڈر نما عمارت دو منزلہ تھی مگر اس کی حالت انتہائی خستہ تھی اور جگہ جگہ سے گر چکی تھی۔ عمارت کے قریب پہنچ کر عمران نے غور سے دیکھا۔ خیریت یہ تھی کہ اس طرف گیلری تو بنی ہوئی تھی مگر کوئی کھڑی نظر نہیں آ رہی تھی۔ سامنے گھاس کا ایک بڑا سا ڈھیر بنا ہوا تھا۔ دوسری طرف دو مسلح افراد موجود تھے۔ عمران اور جولیا جھاڑیوں میں رینگتے ہوئے گھاس کے اس ڈھیر تک پہنچ گئے اور پھر وہ گھاس کے ڈھیر کے عقب میں پہنچ گئے اس طرف دس گز کے فاصلے پر کھنڈر نما عمارت تھی۔ عمران اور جولیا اس عمارت میں داخل ہو گئے۔ عمارت خالی پڑی ہوئی تھی۔ اس آدمی جس کمرے کی نشاندہی کی تھیں وہاں انہیں واقعی دو بڑے تھیلے مل گئے جن میں ان کا مطلوبہ سامان موجود تھا۔ عمران اور جولیا نے تھیلے کاندھوں پر ڈالے اور پھر وہ عمارت سے نکل کر باہر آ گئے اور ایک بار پھر کرالنگ کرتے ہوئے عمارت کی مخالف سمت بڑھنے لگے۔ کچھ ہی دیر میں وہ جنگل سے نکل کر باہر آ گئے۔ دور ایک سڑک تھی جہاں کچھ ہی دور انہیں کئی کئی منزلہ عمارتیں نظر آ رہی تھیں۔ یعقوب کے کہنے مطابق اب وہ شہر کے کنارے پر موجود تھے۔

''اب کیا پروگرام ہے''...... جولیا نے پوچھا۔

''شہر میں داخل ہونا''...... عمران نے جواب دیا۔

''یعقوب نے جس آدمی کا ذکر کیا تھا وہ نہیں آیا''...... جولیا

نے پوچھا۔

"پتہ نہیں"...... عمران نے کہا

"ہوسکتا ہے کہ یعقوب کو اسے کال کرنے کا موقع نہیں ملا ورنہ اس کا آدمی ضرور آتا"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں اور اگر وہ پکڑ لیا گیا ہو گا تو اب تک وہ یہ بتا چکا ہو گا کہ ہم کس طرح وہاں سے فرار ہوئے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"کیا وہ اتنا ہی کمزور آدمی ہے"...... جولیا نے پوچھا۔

"ہاں اور وہ ایک عام سا ایجنٹ ہے۔ باقاعدہ تربیت یافتہ نہیں ہے اور وہ ذرا سا بھی تشدد برداشت نہیں کر پائے گا اسی لئے میں نے کہا ہے کہ پکڑے جانے پر اس نے سب کچھ اگل دیا ہو گا"...... عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تب تو ہمیں یہاں سے فوراً ہی دور ہو جانا چاہئے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ لوگ یہاں پہنچ جائیں اور ہمیں بچ نکلنے کا کوئی راستہ نہ ملے"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں"...... عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تو پھر چلو سوچ کیا رہے ہو"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں چلو"...... عمران نے آس پاس کا جائزہ لینے کے بعد کہا اور وہ سڑک کے کنارے پر موجود درختوں کے ساتھ ساتھ چلنے لگے۔ ان کے رخ ان عمارتوں کی طرف تھے جو دور سے ہی دکھائی دے رہی تھیں۔ درختوں کی آڑ میں چلتے ہوئے ہوئے وہ عمارتوں



تک پہنچے اور پھر آرام سے سڑک پر چلنے لگے۔ ایک سڑک کے اختتام پر انہیں مین روڈ نظر آیا۔ جہاں ہر طرف جدید ماڈل کی گاڑیاں دوڑتی بھاگتی نظر آ رہی تھیں۔

"کیا اس شہر میں کوئی خاص ٹھکانہ ہے"...... جولیا نے پوچھا۔

"ہاں۔ کئی ہیں کیوں"...... عمران نے کہا۔

"پھر تو پیدل چلنے کی بجائے۔ ہمیں ٹیکسی ہائر کر لینی چاہئے"۔ جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن اگر بس مل جائے تو زیادہ اچھا ہے"...... عمران نے کہا۔

"مین روڈ پر پہنچ کر پتہ چل سکے گا کہ بس ادھر چل رہی ہے یا نہیں ویسے بس سفر کرنے میں کیا فائدہ ہے"...... جولیا نے کہا۔

"آسانی سے سراغ نہیں لگایا جا سکتا"...... عمران نے کہا۔

"اس کے لئے ہم ٹیکسیاں بدل بدل کر بھی تو انہیں ڈاج سے سکتے ہیں"...... جولیا نے کہا۔

"اب ایسا ہی کرنا پڑے گا"...... عمران نے کہا اور پھر وہ آگے بڑھنے لگے۔ مین روڈ دو قدم دور رہ گیا تھا پھر وہ مین روڈ پر نکل آئے یہاں ٹریفک اچھا خاصا تھا۔ ٹیکسیاں بھی نظر آ رہی تھیں مگر بس کا نام نہیں تھا۔ عمران نے قریب سے گزرتی ہوئی ایک خالی ٹیکسی کو روک لیا پھر ایک جگہ کا پتہ بتا کر وہ ٹیکسی میں بیٹھ گئے۔ ان کے بیٹھتے ہی ٹیکسی حرکت میں آ گئی تھی وہ دونوں خاموشی سے ونڈ

اسکرین سے باہر دیکھ رہے تھے۔ اچانک عمران بری طرح سے چونک پڑا۔ دور چوراہے پر پولیس کی کئی گاڑیاں کھڑی نظر آ رہی تھیں اور کاروں ٹرکوں اور بسوں کی لمبی لمبی قطاریں تھیں شاید پولیس گاڑیاں چیک کر رہی تھی۔ عمران نے ڈرائیور کی جانب دیکھا جو بے حد جھلایا ہوا نظر آنے لگا تھا۔

''پھر وہی چیکنگ''...... ڈرائیور بڑبڑایا۔

''بات کیا ہے دوست''...... عمران نے ہمدردانہ لہجے میں ڈرائیور سے پوچھا۔

''صبح سے پورے شہر میں چیکنگ کا سلسلہ جاری ہے جناب۔ شہر سے باہر جانے اور باہر سے اندرون شہر جانے والے سارے راستوں پر یہ سب اسی طرح سے کھڑے ہیں اور ہر گاڑی چیک کر رہے ہیں''...... ڈرائیور نے کہا۔

''کوئی خاص بات ہے کیا''...... عمران نے پوچھا۔

''پتہ نہیں۔ بس ایک نظر گاڑی میں ڈالتے ہیں سواریوں کو دیکھتے ہیں اور آگے بڑھنے کا اشارہ کر دیتے ہیں پتہ نہیں کس کی تلاش ہے انہیں''...... ڈاریئور نے جھلا کر کہا۔

''اوہ۔ شاید انہیں کسی خاص مجرم کی تلاش ہو گی''...... عمران نے کہا۔ اتنی تفصیل کے بعد وہ سمجھ گیا تھا کہ یہ سب انہی کی تلاش میں کیا جا رہا ہے۔

''ایسی چیکنگ سے ان کو تو کوئی مسئلہ نہیں ہوتا لیکن ہمارا سارا





کام ہی چوپٹ ہو کر رہ جاتا ہے۔ گھنٹوں لمبی لمبی قطاروں میں لگے رہنا پڑتا ہے اور شہر پہنچنا مشکل ہو جاتا ہے''...... ڈرائیور نے کہا۔

''بالکل بالکل''...... عمران نے ہاں میں ہاں ملاتے ہوئے کہا۔

''لیکن ان کو کوئی احساس نہیں ہے''...... ڈرائیور نے جھلاہٹ بھرے لہجے میں کہا اور عمران کا ذہن بڑی تیزی سے اس مصیبت سے جھٹکارہ پانے کی ترکیب سوچنے لگا۔ وہ ٹیکسی سے اترتے تو ڈرائیور مشکوک ہو سکتا تھا ممکن تھا کہ وہ پولیس کو مطلع کر دیتا۔ اس طرح وہ بری طرح پھنس جاتے۔ اگرچہ پھنسے ہوئے تو وہ اب بھی تھے کاروں کی قطار میں ٹیکسی جوں کی رفتار سے آگے بڑھ رہی تھی اور وہ پولیس کے چنگل کی طرف بڑھ رہے تھے۔

احمد علی ایک قصبے میں اپنے مخصوص دفتر میں بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے ہاتھ میں کافی کا کپ تھا۔ اس نے کافی کا سپ لینے کے لئے کپ منہ سے لگایا ہی تھا کہ باہر گاڑیاں رکنے کی آواز سنائی دی تو وہ چونک پڑا۔ اس نے کپ میز پر رکھا ہی تھا کہ بھاری قدموں کی چاپ ابھری۔ پھر دھڑ سے دروازہ کھلا اور مسلح افراد اندر گھس آئے اور وہ اچھل کر اٹھ کھڑا ہوا تھا پھر وہ ان سے کچھ پوچھنا ہی چاہتا تھا کہ مسلح افراد تیزی سے دو قطاروں میں بٹتے چلے گئے اور ایک لمبا تڑنگا اور مضبوط جسم والا نوجوان تیزی سے اندر گھس آیا وہ چند لمحے احمد علی کو گھورتا رہا۔

''تمہارا نام''...... اس نے کرخت اور سفاک لہجے مین کہا۔

''تائی سی''...... احمد علی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تو تم ہو تائی سی''...... سادہ لباس والے نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔





''جی ہاں مگر بات کیا ہے''...... احمد علی نے پوچھا اس نے اپنے چہرے سنجیدگی اور معصومیت طاری کر لی تھی یہ اور بات ہے کہ وہ سمجھ گیا تھا کہ کسی وجہ سے اس کا یا تو بھانڈا پھوٹ گیا ہے یا پھر عمران اور اس کی ساتھی لڑکی کو کسی نے اس کے ساتھ دیکھ لیا ہے اسی لئے یہ لوگ یہاں آئے تھے مگر کیا عمران بھی پکڑا گیا۔ اس نے سوچا مگر اسے زیادہ سوچنے کی مہلت نہیں ملی کیونکہ سادہ لباس والے کے الفاظ نے اس کے شبہ کی تصدیق کر دی تھی۔

''اسے باہر لاؤ''...... نوجوان نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور مڑ کر تیزی سے باہر نکل گیا۔ مسلح افراد نے مشین گنوں کا رخ احمد علی کی طرف کر دیا۔

''چلو باہر ورنہ......'' ایک مسلح آدمی نے سرد لہجے میں کہا اور ساتھ ہی آگے بڑھ کر اس کا بازو کھینچا۔

''میں چل رہا ہوں''...... احمد علی نے غرا کر کہا اور دروازے کی جانب بڑھ گیا مگر مسلح افراد اتنے شریف نہیں تھے جتنا اس نے نہیں سمجھ لیا تھا وہ تو درندے تھے۔ ان میں سے ایک نے عقب سے اس کی کمر پر لات ماری اور بے خبری میں لگنے والی اس ضرب نے اسے دروازے سے باہر پھینک دیا۔ زمین پر گر کر اس نے دو تین قلابازیاں کھائی تھیں پھر وہ اٹھا اور سادہ لباس والے کے سامنے جا کر تن کر کھڑا ہو گیا۔

''یہ زیادتی کس لئے ہے جناب اور آپ لوگ ہیں کون''۔ احمد

علی نے سخت لہجے میں کہا۔

''بکواس مت کرو اور باہر چلو ورنہ یہیں بھون کر رکھ دیں گے''...... ایک آدمی نے اچانک احمد علی کے گال پر زور دار تھپڑ مارتے ہوئے کہا تو احمد علی کا چہرہ نہ صرف دوسری طرف گھوم گیا بلکہ سرخ ہوتا چلا گیا۔ اس کا جسم تن سا گیا لیکن اس نے فوراً ہی خود کو کنٹرول کر لیا۔

''یہ ظلم ہے''...... احمد علی نے احتجاج کرنے والے لہجے میں کہا۔

''باہر چلو۔ جلدی''...... تھپڑ مارنے والے آدمی نے اسے دھکیلتے ہوئے کہا تو احمد علی باہر چل پڑا۔ لمبا تڑنگا نوجوان باہر ہی موجود تھا۔ اس کے چہرے پر انتہائی درشتگی اور کرختگی کے تاثرات دکھائی دے رہے تھے۔ وہ احمد علی کی طرف مڑا اور اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھنے لگا۔

''آپ لوگ کون ہیں جناب اور یہ سب کس لئے کر رہے ہیں''...... احمد علی نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ وہ اس نوجوان کو دیکھتے ہی پہچان گیا تھا۔ اس آدمی کا تعلق برائٹ سن سے تھا اور اس کا نام چی کائی تھا۔

''میرا نام چی کائی ہے اور میرا تعلق سپیشل فورس سے ہے۔ اس لئے میں تم سے جو پوچھوں اس کا مجھے صحیح صحیح جواب دینا۔ اگر تم نے جھوٹ بولنے یا مجھ سے کچھ چھپانے کی کوشش کی تو تمہارا انجام





بے حد بھیانک ہو گا۔ سمجھے تم''...... چی کائی نے سرد لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ ٹھیک ہے جناب۔ میں سچ بتاؤں گا''...... احمد علی نے جواب دیا۔

''آج دوپہر کے وقت انڈسٹریل ایریا اور ریلوے کراسنگ پر جب ٹرین رکی ہوئی تھی تم اپنی جیپ لے کر وہاں گئے تھے۔ کیوں''...... چی کائی نے اسی طرح انتہائی درشت لہجے میں کہا تو احمد علی کو سردی کی تیز لہر اپنی ریڑھ کی ہڈی میں سرایت کرتی ہوئی محسوس ہوئی۔ اس کا دل ایک لمحے کے لئے جیسے رک سا گیا تھا۔

''کک۔ کک۔ کیا۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں جناب''۔ احمد علی نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''جواب دو''...... پیچھے سے ایک آدمی نے اس کی گردن پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ میں گیا تھا وہاں مگر......'' احمد علی نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا اس نے چھپانا بیکار سمجھا تھا کیونکہ وہ سمجھ گیا تھا کہ بھانڈا پھوٹ گیا ہے۔

''وہاں ٹرین سے اترنے والے ایک جوڑے کو تم نے جیپ میں سوار کرایا تھا وہ جوڑا اب کہاں ہے''...... چی کائی نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے کہا۔ اس کا لہجہ اس قدر سرد تھا کہ احمد علی بری طرح سے کانپ کر رہ گیا۔

''جج۔ جج جوڑا۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں جناب۔ میں نے کسی

کو بھی جیپ میں سوار نہیں کرایا جناب''...... احمد علی نے کہا۔

''بکواس مت کرو۔ تم نے ایک مرد اور ایک عورت کو اپنی جیپ میں سوار کرایا اور ادھر لے کر آئے تھے''...... چی کائی نے غراتے ہوئے کہا۔

''یہ جھوٹ ہے''...... احمد علی نے کہا۔

''پھر سچ کیا ہے بولو۔ تم وہاں گاڑیوں کے کراسنگ کے وقت کیوں جیپ لے گئے تھے''...... چی کائی نے درشت لہجے میں کہا۔

''بتاتا ہوں جناب''...... احمد علی نے متذبذب لہجے میں کہا۔

''جلدی بتاؤ ورنہ سمجھ لو کیا حشر ہو گا تمہارا''...... چی کائی نے کہا۔

''وہاں روزانہ کراسنگ کے وقت میری ایک گرل فرینڈ مجھ سے ملنے کے لئے آتی ہے۔ میں اسی سے ملنے وہاں جاتا......'' اس سے پہلے کہ احمد علی اپنی بات پوری کرتا اچانک اس کے منہ سے زور دار چیخ نکلی اور وہ اچھل کر پیچھے کی طرف گرا۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ نیچے گرتا پیچھے کھڑے آدمیوں نے اسے فوراً سنبھال لیا اور اسے سیدھا کر دیا۔ چی کائی نے اس کا جملہ مکمل ہونے سے پہلے ہی اس کے منہ پر زور دار تھپڑ جڑ دیا تھا۔ اس کا ہاتھ اس قدر بھاری تھا کہ احمد علی کا دماغ گھوم گیا اور اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا سا آ گیا تھا۔

''جھوٹ بولو گے تو میں تمہارے دانت نکال دوں گا۔ سچ بتاؤ



جلدی۔ ورنہ......'' چی کائی نے اس کے سامنے مکا لہراتے ہوئے کہا۔

''مم مم۔ میں سچ بول رہا ہوں جناب''...... احمد علی نے ہکلاتی ہوئی آواز میں کہا۔

''یہ ایسے نہیں مانے گا جناب۔ آپ اسے ہمارے حوالے کر دیں۔ ہم اس کی ایک ایک ہڈی توڑ کر اس سے ساری سچائی اگلوا لیں گے''...... پیچھے کھڑے ایک آدمی نے غراتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ شروع ہو جاؤ۔ اسے اس وقت تک مارتے رہو جب تک یہ سچ سچ بولنے پر آمادہ نہ ہو جائے''...... چی کائی نے غراتے ہوئے کہا۔

''یس سر''...... ان افراد نے کہا اور وہ اس پر ٹوٹ پڑے۔ لاتیں مکے تھپڑ ڈنڈے اس پر برستے رہے یہاں تک کہ احمد علی کی قوت برداشت جواب دے گئی۔ وہ بری طرح سے چیخ رہا تھا۔ اسے اپنے جسم کی ایک ایک ہڈی ٹوٹتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔

''رک جاؤ۔ رک جاؤ پلیز۔ میں بتاتا ہوں۔ میں سب کچھ بتاتا ہوں''...... احمد علی نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا تو چی کائی نے اپنے ساتھیوں کو ہاتھ کے اشارے سے اسے مارنے سے روک دیا۔ اس کے ساتھی رک گئے تو چی کائی نے ہاتھ سے اشارہ کر کے انہیں پیچھے ہٹنے کا کہا تو وہ سب تیزی سے پیچھے ہٹتے چلے گئے۔

''اب بولو جلدی''...... چی کائی غرایا۔

''میں نے ان دونوں کو یہاں لا کر چھوڑ دیا تھا''...... احمد علی نے خون تھوکتے ہوئے کراہ کر کہا۔

''یہاں کہاں''...... چی کائی نے غرا کر کہا۔

''فارم ہاؤس کے سامنے والے کھیتوں کے عقب میں سڑک پر''...... احمد علی نے کہا۔

''اب وہ کہاں ہیں''...... چی کائی نے پوچھا۔

''پتہ نہیں۔ یہاں سے وہ ایک کار پر روانہ ہوئے ہیں''...... احمد علی نے مردہ لہجے میں کہا۔

''کار پر۔ کون سی کار پر اور وہ کہاں گئے ہیں''...... چی کائی نے کہا تو احمد علی تفصیل سے ایک ایک بات بتانے لگا اس نے کوئی بات نہیں چھپائی تھی پھر اس نے ٹرانسمیٹر بھی نکال کر سادہ لباس والے کو دے دیا تھا۔

''اپنا اصل نام بتاؤ''...... چی کائی نے کہا۔

''احمد۔ احمد علی''...... احمد علی نے لرزتے ہوئے کہا۔

''لے چلو اسے''...... چی کائی نے کہا اور اس کے ساتھیوں نے اسے اٹھا کر کسی بوری کی طرح سے جیپ میں پھینک دیا۔ دس منٹ بعد کئی جیپیں تیزی سے اس فارم ہاؤس کی جانب بڑھ رہی تھیں جس کی احمد علی نے نشاندہی کی تھی۔ فارم ہاؤس پہنچ کر انہوں نے فوراً ہی وہاں گھیرا ڈال لیا تھا پھر یعقوب تک پہنچنے میں انہیں دیر نہیں لگی تھی یعقوب کے سامنے پہنچ کر سادہ لباس والا ٹھہر گیا۔ احمد



علی کی حالت انتہائی نازک تھی۔ وہ مزید تشدد برداشت نہیں کر سکتا تھا اس لئے اس نے یعقوب کے بارے میں انہیں دیا۔ تھوڑی ہی دیر میں چی کائی کے ساتھی یعقوب کو لے کر اس کے سامنے آ گئے جس کی حالت انہیں دیکھ کر زیادہ ہی خراب ہو گئی تھی لیکن وہ خود کو نارمل رکھنے اور سنبھالنے کی بھرپور کوشش کر رہا تھا۔

''کراسنگ ایریا میں ہم نے ایک جیپ کے ٹائروں کے نشان چیک کئے تھے۔ ان نشانوں سے ہمیں جیپ کے ماڈل کا پتہ چل گیا اور ایک کارخانے کے قریب سے جب یہ جیپ گزری تھی تو اس جیپ میں تمہارے اس آدمی کے ساتھ ایک جوڑا بھی موجود تھا جو ایکریمین تھا۔ ہم نے وہ فوٹیج حاصل کر لی ہیں اور تمہارے اس ساتھی کو ٹریس کرنے میں ہمیں زیادہ وقت نہیں لگا تھا۔ اس نے ساری سچائی اگل دی ہے۔ تم اس کا حشر دیکھ رہے ہو۔ اگر تم سب کچھ اگل دو گے تو تم توڑ پھوڑ سے بچ جاؤ گا ورنہ تمہارا حشر اس سے زیادہ برا ہو سکتا ہے''...... چی کائی نے یعقوب کو گھورتے ہوئے کہا۔

''کیا پوچھنا چاہتے ہو''...... یعقوب نے کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ ان سے ذرا سا بھی خائف نہ ہو۔

''یہی کہ پاکیشائی ایجنٹوں کو تم نے کہاں چھپایا ہے''...... سادہ لباس والے نے پوچھا۔

''پاکیشائی ایجنٹ۔ کون پاکیشائی ایجنٹ''...... یعقوب نے

حیرت سے پوچھا۔

''وہ جوڑا جسے کار پر احمد علی نے تمہارے پاس پچھلے فارم ہاؤس سے روانہ کیا تھا''...... سادہ لباس والے نے کہا۔

''میں نہ کسی احمد علی کو جانتا ہوں اور نہ ہی کسی ایکریمین جوڑے کو''...... یعقوب نے بے باکی سے کہا۔

''احمد علی کو یہاں لاؤ اس کی آنکھوں کے سامنے تاکہ یہ اس کا حشر دیکھ سکے''...... چی کائی نے اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

''یس سر''...... اس کے ساتھیوں نے کہا اور دوسرے ہی لمحے وہ بڑی بے دردی سے احمد علی کو جیپ سے اتار کر کھینچتے ہوئے لائے اور سادہ لباس والے کے سامنے اسے دھکا دے کر زمین پر گرا دیا۔

''اسے پہچانتے ہو''...... چی کائی نے غرا کر کہا۔ اس کی نظریں یعقوب پر جمی ہوئی تھیں۔ وہ ایک بھیانک اور انتہائی خونخوار درندہ دکھائی دے رہا تھا۔

''نہیں۔ میں اسے نہیں جانتا۔ کون ہے یہ''...... یعقوب نے خود پر قابو رکھتے ہوئے کہا۔

''تم بتاؤ۔ کیا تم اسے جانتے ہو''...... چی کائی نے نیچے پڑے احمد علی کی پسلیوں پر زوردار ٹھوکر مارتے ہوئے کہا تو احمد علی بری طرح سے تڑپ اٹھا۔

''بولو۔ جلدی بولو۔ ورنہ......'' چی کائی نے ایک اور ٹھوکر ماری تو





احمد علی کی چیخ گونجتی چلی گئی۔

''ہاں۔ میں جانتا ہوں۔ یہ یعقوب ہے میرا باس''...... احمد علی نے جلدی سے کہا۔

''اب کیا کہتے ہو''...... سادہ لباس والا غرایا۔

''یہی کہ میں اسے نہیں جانتا نجانے کتنے لوگ میرے ساتھ کام کر چکے ہیں ممکن ہے یہ انہی میں سے ہو''...... یعقوب نے اپنے لہجے میں اعتماد پیدا کرتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ اسے پکڑ کر درخت سے باندھ دو''...... چی کائی نے مڑ کر اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

''یس سر''...... اس کے ایک ساتھی نے کہا پھر وہ یعقوب کی طرف بڑھے ہی تھے کہ چی کائی نے انہیں روک دیا۔

''رکو۔ اس طرح وقت ضائع ہو گا''...... چی کائی نے کہا۔

''پھر سر''...... اس کے ایک ساتھی نے پوچھا۔

''کھڑے رہو''...... چی کائی نے کہا پھر ریوالور نکال کر اسے دستے کی بجائے نال سے پکڑ کر یعقوب کے سامنے جا کھڑا ہوا پھر اس کا ہاتھ پکڑ کر انگلیاں میز پر رکھیں پھر اس سے پہلے کہ یعقوب کچھ سمجھتا سادہ لباس والے نے پوری قوت سے ریوالور کا دستہ اس کی انگلیوں پر دے مارا۔ دوسرے ہی لمحے یعقوب کے منہ سے بے ساختہ چیخ نکلی تھی لیکن سادہ لباس والے کا ہاتھ پے در پے ضربیں لگا رہا تھا۔ اس کا ہاتھ اسی وقت رکا تھا جب یعقوب کی انگلی کی

ہڈیاں نہ صرف چورا ہو گئی تھیں بلکہ ان کے پھٹے ہوئے گوشت سے خون بہنے لگا تھا۔

"ہاں۔ اب کیا کہتے ہو۔ بولو"...... چی کائی نے سرد لہجے میں کہا تو یعقوب کانپ کر رہ گیا۔ تکلیف کی وجہ سے اس کا چہرہ مسخ ہوتا چلا جا رہا تھا۔

"تم کیا چاہتے ہو"...... یعقوب نیم مردہ لہجے میں بولا اس پر بار بار غشی طاری ہوتی جا رہی تھی۔

"وہ جوڑا کہاں ہے جسے علی احمد نے تمہارے پاس بھیجا تھا"...... سادہ لباس والے نے پوچھا۔

"مم مم۔ میں نہیں جانتا۔ یہ جھوٹ بول رہا ہے۔ مجھے پھنسا رہا ہے"...... یعقوب نے لرزتی ہوئی آواز میں کہا تو چی کائی غرا کر رہ گیا۔ اس کے چہرے پر درشتگی اور زیادہ بڑھ گئی تھی۔

"ٹھیک ہے۔ اب یا تو تم مجھے سب کچھ سچ سچ بتاؤ گے یا پھر قبر میں یہ راز لے جاؤ گے"...... چی کائی نے کہا۔ ساتھ ہی اس نے ریوالور کا چیمبر کھولا اور اس میں سے ساری گولیاں نکال لیں۔ اس نے ایک گولی چھوڑ کر باقی ساری گولیاں اپنے کوٹ کی جیب میں ڈال لیں۔ پھر اس نے اس ایک گولی کو ریوالور کے چیمبر کے ایک خالی خانے میں ڈالا اور چیمبر ایک جھٹکے سے بند کر دیا۔ ساتھ ہی اس نے ہتھیلی مار کر چیمبر کو تیزی سے گھمانا شروع کر دیا۔ یعقوب غور سے اسے یہ سب کرتا دیکھ رہا تھا۔ چی کائی نے اچانک ریوالور



یعقوب کی سر سے لگا دیا۔

"اس ریوالور میں اب صرف ایک گولی ہے۔ گولی چیمبر کے کس خانے میں ہے یہ میں بھی نہیں جانتا۔ میں ٹریگر دباتا جاؤں گا۔ ہو سکتا ہے کہ پہلی بار میں ہی گولی چل جائے۔ گولی چلتے ہی تمہاری کھوپڑی کے ٹکڑے اڑ جائیں گے یا پھر ہو سکتا ہے کہ تمہیں سات چانس مل جائیں لیکن یہ یاد رکھو۔ زندگی کے لئے تمہیں سات چانس مل سکتے ہیں اس سے زیادہ نہیں اور یہ چانس کم بھی ہو سکتے ہیں اس لئے سوچ لو اس جوڑے کے بارے میں بتانا چاہو گے یا اسی طرح بے موت مرنا پسند کرو گے"...... چی کائی نے انتہائی سرد لہجے میں کہا تو یعقوب کانپ کر رہ گیا۔

"مم۔ مم۔ میں۔ میں"...... یعقوب نے ہکلاتے ہوئے کہا اسی لمحے چی کائی نے ٹریگر دبا دیا۔ کھٹ کی آواز سنائی دی اور یعقوب کو زور دار جھٹکا لگا اور وہ ایک قدم پیچھے ہٹ گیا۔ اس کا چہرہ خوف سے زرد ہو گیا تھا۔

"تمہیں ایک چانس مل گیا ہے۔ بولو"...... چی کائی نے کہا۔

"میں نہیں جانتا۔ میں سچ کہہ رہا ہوں"...... یعقوب نے ہکلاتی ہوئی آواز میں کہا تو چی کائی نے ایک بار پھر ٹریگر دبا دیا۔ اس بار بھی گولی نہ چلی تھی لیکن کھٹ کی آواز نے یعقوب کو بری طرح سے ہلا کر رکھ دیا تھا۔ شدید سردی کے باوجود اس کے جسم کے مساموں سے پسینہ بہہ نکلا تھا۔

''خوش قسمت ہو کہ تمہیں دو چانس ملے ہیں۔ لیکن یہ خوش قسمتی زیادہ دیر قائم نہیں رہ سکتی اس لئے بول دو اسی میں تمہاری بھلائی ہو گی''...... چی کائی نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔ یعقوب تو جیسے گنگ سا ہو کر رہ گیا تھا۔ چی کائی نے ایک بار پھر ٹریگر دبایا تو اس بار یعقوب کے منہ سے تیز چیخ نکل گئی۔ اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس بار گولی چل گئی ہو اور اس کی کھوپڑی کے سینکڑوں ٹکڑے بکھر گئے ہوں لیکن ایسا نہیں ہوا تھا۔ گولی نہیں چلی تھی۔ موت کے خوف اور دہشت نے یعقوب کو چیخنے پر مجبور کیا تھا۔

''بولو۔ ورنہ......'' چی کائی نے غرا کر کہا اور ٹریگر پر دباؤ بڑھانا شروع کر دیا۔

''رر۔ رر۔ رک جاؤ۔ بتاتا ہوں۔ میں بتا دیتا ہوں''...... یعقوب نے یکلخت بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

''گڈ۔ بولو کہاں گئے ہیں وہ دونوں''...... چی کائی نے کہا۔

''دارالحکومت میں''...... یعقوب کے منہ سے نکلا۔

''وہ یہاں سے کس طرح گئے ہیں کار پر یا کسی اور ذریعے سے''...... چی کائی نے پوچھا۔

''نہیں۔ وہ کار یا کسی دوسرے ذریعے سے نہیں گئے ہیں۔ وہ۔ وہ''...... یعقوب نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

''کیا مطلب''...... چی کائی نے چونکتے ہوئے کہا۔

''وہ۔ وہ دونوں پائپ لائن کے ذریعے یہاں سے گئے



ہیں''...... یعقوب نے کہا تو چی کائی بری طرح سے اچھل پڑا۔

''کیا۔ کیا کہا تم نے۔ وہ پائپ لائن کے ذریعے گئے ہیں۔ کون سی پائپ لائن۔ کیا تمہارا دماغ صحیح ہے''...... چی کائی نے حیرت اور غصے سے ملے جلے لہجے میں کہا۔

''میں سچ بول رہا ہوں۔ وہ واٹر پائپ لائن کے ذریعے گئے ہیں۔ میں نے اسی راستے سے انہیں بھیجا ہے''...... یعقوب نے کہا۔

''مجھے احمق بنانے کی کوشش مت کرو۔ نانسنس۔ وہ پانی کے پائپ لائن سے کیسے جا سکتے ہیں۔ بولو''...... چی کائی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''مم مم۔ میں سچ بول رہا ہوں جناب۔ وہ دونوں یہاں سے پائپ لائن کے ذریعے ہی گئے ہیں''...... یعقوب نے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''مگر کیسے''...... چی کائی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر یعقوب نے اسے بتانا شروع کر دیا کہ وہ کس طرح سے تیراکی کے لباس پہن کر پائپ لائن میں اترے تھے اور اس نے جان بوجھ کر پاور منقطع کر دی تھی تا کہ وہ آسانی سے پانی میں تیرتے ہوئے مین ٹینک میں پہنچ سکیں۔ وہاں اس کے آدمی موجود تھے جو انہیں ٹینک سے نکال کر آگے روانہ کر سکتے تھے۔ یہ سب سن کر چی کائی حیران رہ گیا۔ وہ یعقوب کی جانب ایسی نظروں سے دیکھ رہا تھا جیسے اسے

اس کی باتوں پر یقین ہی نہ آ رہا ہو۔ اس کے نزدیک کسی انسان کا تیز رفتار پانی کے پائپوں میں تیراکی کے لباس پہن کر جانا ناممکن تھا۔ پانی کا تیز رفتار بہاؤ انہیں دیواروں سے ٹکرا کر پاش پاش کر سکتا تھا۔ اس کے علاوہ وہ بہترین تیراک بھی ہوتے تو راستے میں پائپ لائنیں جگہ جگہ سے مڑ جاتی تھیں۔ وہ کسی بھی طرف بہہ سکتے تھے پھر ان کا اس طرح شہر کو پانی سپلائی کرنے والے ٹینک میں پہنچنا ناممکن تھا۔

''کیا تم سچ بول رہے ہو۔ وہ واٹر لائن کے راستے ہی گئے ہیں''...... چی کائی نے کہا جیسے واقعی ابھی تک اسے یعقوب کی باتوں پر یقین نہ آیا ہو۔

''ہاں۔ وہ واٹر لائن کے راستے ہی شہر گئے ہیں''...... یعقوب نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں تمہاری بات مان لیتا ہوں۔ یہ بتاؤ کہ شہر والے فارم ہاؤس پر تمہارا آدمی کون ہے''...... چی کائی نے پوچھا۔

''سوئی چی۔ اس کا نام سوئی چی ہے''...... یعقوب نے بتایا۔

''وہ دونوں جاسوس شہر میں کہاں جائیں گے۔ میرا مطلب یہ ہے کہ وہ کہاں ٹھہریں گے''...... چی کائی نے پوچھا۔

''میں اس بارے میں کچھ نہیں جانتا''...... یعقوب نے کہا۔

''کیا وہ پاکیشیائی ایجنٹ ہی ہیں''...... چی کائی نے پوچھا۔

''پتہ نہیں۔ مجھے صرف ان کی مدد کرنے کے احکامات ملے تھے





اس سے زیادہ میں کچھ نہیں جانتا''...... یعقوب نے انکار میں سر ہلایا۔

''احکامات کس نے دیئے تھے''...... چی کائی نے سرد لہجے میں پوچھا۔

''میرے چیف نے جس کے لئے میں یہاں کام کر رہا تھا''۔ یعقوب نے کہا۔

''نام بتاؤ''...... چی کائی غرایا۔

''س۔ سپر باس۔ میں اسے سپر باس کے نام سے جانتا ہوں۔ اس کے اصل نام سے واقف نہیں ہوں''...... یعقوب نے جواب دیا۔

''تم پھر جھوٹ بول رہے ہو''...... چی کائی نے غرا کر کہا۔

''نن نن۔ نہیں مین سچ بول رہا ہوں''...... یعقوب نے کہا۔

''یہ سچ نہیں ہے۔ سچ بولو۔ ورنہ......'' چی کائی نے اس کے سر پر رکھے ہوئے نال کو دباتے ہوئے کہا اور ٹریگر پر انگلی کا دباؤ بڑھا دیا۔ یعقوب لرز کر رہ گیا۔

''بولو ورنہ......'' چی کائی نے کہا اور ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر ٹریگر دبا دیا۔ اس بار بھی گولی نہ چلی تھی۔ لیکن کھٹکے کی آواز نے جیسے یعقوب کی خوف سے جان ہی نکال دی تھی۔

''وہ وہ۔ سپر باس ہے۔ صرف سپر باس''...... یعقوب نے کہا۔

''اس کا پتہ ٹھکانہ''...... چی کائی نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''کچھ معلوم نہیں۔ وہ مجھ سے صرف ٹرانسمیٹر پر رابطہ کرتا ہے۔ لانگ رینج ٹرانسمیٹر پر جس سے پتہ چلتا ہے کہ وہ یہاں سے ہزاروں کلو میٹر دور ہے''...... یعقوب نے کہا۔

''تو تم واقعی اس کے بارے میں کچھ نہیں جانتے''...... چی کائی نے غراتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ بالکل نہیں''...... یعقوب نے انکار میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''یہاں تمہارے ساتھ اور کتنے ایجنٹ ہیں''...... چی کائی نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے پوچھا۔

''پتہ نہیں میں احمد علی اور سوئی چی کے علاوہ اور کسی کو نہیں جانتا اور نہ ہی کسی اور سے میرا رابطہ رہا ہے''...... یعقوب نے کہا۔

''سوئی چی کا اصل نام بتاؤ''...... چی کائی نے کہا۔

''شمس الدین۔ اس کا اصل نام شمس الدین ہے''...... یعقوب نے جواب دیا۔

''تمہیں ادائیگی کیسے ہوتی رہی ہے''...... چی کائی نے پوچھا۔

''بنک کے ذریعے سے''...... یعقوب نے بتایا۔

''کیا۔ تمہیں بذریعہ بنک ادائیگی کی جاتی ہے''...... چی کائی نے چونک کر کہا۔

''ہاں''...... یعقوب نے سر ہلا دیا۔

''چیک ملتا ہے تمہیں''...... چی کائی نے پوچھا۔





''نہیں۔ سپر باس کو میرا اکاؤنٹ نمبر معلوم ہے وہ بنک میں رقم جمع کروا کر ٹرانسمیٹر پر مطلع کر دیتے ہیں''...... یعقوب نے کہا۔

''ہونہہ۔ نجانے کیوں مجھے تمہاری باتوں پر یقین نہیں آ رہا ہے ایسا لگ رہا ہے جیسے تم مجھ سے کچھ چھپانے کی کوشش کر رہے ہو''۔ چی کائی نے غراتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ میں تمہیں سب کچھ سچ بتا رہا ہوں''...... یعقوب نے اپنے لہجے میں قدرے سختی لاتے ہوئے کہا تو چی کائی غرا کر رہ گیا۔

''اب مجھے چھوڑ دو''...... یعقوب نے کراہتے ہوئے کہا۔

''سوری۔ تم جیسے غیر ملکی ایجنٹوں کو ہم کسی صورت میں نہیں چھوڑ سکتے۔ تمہیں ہمارے ساتھ چلنا ہو گا۔ ڈال دو ان دونوں کو باندھ کر جیپ میں''...... چی کائی نے پہلے اس سے اور پھر اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھتے ہوئے سخت لہجے میں کہا تو اس کے ساتھیوں نے یعقوب اور احمد علی دونوں کو رسیوں سے باندھا اور پھر انہیں اٹھا کر جیپوں کے عقبی حصے میں ڈال دیا۔

''اس ساری جگہ کی تلاشی لو۔ انتہائی باریک بینی سے۔ کوئی ایک چھوٹے سے چھوٹا سراغ بھی چھوٹنا نہیں چاہئے''...... چی کائی نے اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا تو اس کے ساتھی تیزی سے بکھرتے چلے گئے۔

''ہم نے چیف کے احکامات پورے کر دیئے۔ زیادہ سے زیادہ یہ لوگ ہمیں چھ سات سال کی سزا دیں گے اور بس''...... یعقوب

نے کہا۔

''یہ لوگ ہمیں ہیڈ کوارٹر لے جائیں گے اور ہم سے اصلیت اگلوانے کے لئے ہم پر مزید تشدد کریں گے''...... احمد علی نے پاس بندھے پڑے ہوئے یعقوب سے مخاطب ہو کر آہستہ آواز میں کہا۔

''میں جانتا ہوں''...... یعقوب نے سنجیدگی سے کہا۔

''اور ہم میں اتنی سکت نہیں ہے کہ ہم ان کا تشدد برداشت کر سکیں''...... احمد علی نے کہا۔

''ہاں۔ اذیتیں میرے لئے بھی ناقابل برداشت ہوں گی''۔ یعقوب نے کہا۔

''تو پھر کیا کریں''...... احمد علی نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''موت کے خوف سے ہم نے انہیں بہت کچھ بتا دیا ہے۔ ہم عمران صاحب کے ساتھ اپنے وطن کے بھی دشمن بن گئے ہیں۔ یہ درست ہے کہ ہم نے انہیں یہ نہیں بتایا ہے کہ وہ ایجنٹ کون تھے اور کہاں سے آئے تھے اور ہمارا چیف کون ہے لیکن ہم نے انہیں جو کچھ بھی بتایا ہے وہ بھی غداری کے زمرے میں آتا ہے۔ اگر ہم بچ بھی گئے تو چیف کو ان سب کے بارے میں پتہ چل جائے گا۔ چیف کی دی ہوئی موت انتہائی اذیت ناک ہو گی اس لئے میں نے سوچ لیا ہے کہ اب میں ایک لفظ بھی نہیں بولوں گا چاہے وہ مجھے گولیاں ہی کیوں نہ مار دیں''...... یعقوب نے کہا۔

''تو کیا آپ کے خیال میں وہ ہمیں ہیڈ کوارٹر لے جا کر اور



اذیتیں دینے کے بعد زندہ چھوڑ دیں گے''...... احمد علی نے کہا۔

''نہیں۔ وہ کسی صورت میں ہمیں زندہ نہیں چھوڑیں گے''۔ یعقوب نے کہا۔

''تو پھر کیا کرنا چاہئے''...... احمد علی نے کہا۔

''ہم نے انہیں جو کچھ بتانا تھا بتا دیا ہے۔ اب اور نہیں۔ اس لئے میں نے مرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ میں نے انہیں جو کچھ بتایا ہے اس کی سزا میرے لئے صرف موت ہے اور میں ان کی دی ہوئی اذیت ناک موت سے نہیں بلکہ اپنی موت آپ مرنا چاہتا ہوں اور اب میں ایسا ہی کرنے جا رہا ہوں''...... یعقوب نے عزم بھرے لہجے میں کہا۔

''کیا۔ کیا مطلب''...... احمد علی نے چونک کر کہا۔

''میرے ناخنوں میں بلیڈ لگے ہوئے ہیں۔ ان بلیڈوں کی مدد سے میں رسیاں کاٹ رہا ہوں۔ رسیاں کاٹتے ہی میں اچھل کر ان مسلح افراد پر حملہ کر دوں گا اور یہاں سے فرار ہونے کی کوشش کروں گا۔ اگر میری قسمت اچھی ہوئی تو میں یہاں سے نکل جاؤں گا ورنہ ظاہر ہے ان کی گولیوں کا شکار بن جاؤں گا۔ دونوں صورتوں میں مجھے ان سے نجات مل جائے گی اور یہ مجھ سے مزید کچھ نہ اگلوا سکیں گے''...... یعقوب نے کہا۔ اس نے سر اٹھا کر دیکھ لیا تھا۔ جیپ سے کچھ فاصلے پر چار مشین گن بردار موجود تھے۔ وہ ان سے فاصلے پر تھے اس لئے وہ ان کی باتیں نہ سن سکتے تھے۔

چکی تھی۔ احمد علی اور یعقوب کے جسموں میں جیسے پارہ سا بھر گیا
تھا۔ ان چاروں کو گراتے ہی وہ مارشل آرٹس کا بہترین مظاہرہ
کرتے ہوئے ان پر ٹوٹ پڑے تھے اور انہوں نے ان چاروں کو
لاتوں اور مکوں سے اس بری طرح سے مارنا شروع کر دیا کہ ان کی
چیخیں نکل گئیں۔ لا محالہ ان کی چیخیں اندر موجود چی کائی اور اس
کے ساتھیوں تک پہنچ چکی تھیں۔ انہیں اندر سے دوڑتے قدموں کی
آوازیں سنائی دیں۔

''مشین گنیں اٹھاؤ جلدی''...... یعقوب نے چیخ کر کہا اور خود
بھی ایک مشین گن کی طرف جھپٹا۔ دوسرے لمحے ایک مشین گن اس
کے ہاتھ میں تھی۔ اسی لمحے احمد علی نے بھی زمین پر جمپ لگایا اور
ایک مشین گن اٹھاتا ہوا دوسری طرف ہٹتا چلا گیا۔ انہیں مشین گنیں
اٹھاتے دیکھ کر وہ چاروں افراد بوکھلا گئے۔ وہ تیزی سے باقی دو
مشین گنوں کی طرف جھپٹے لیکن اسی لمحے یعقوب نے مشین گن کا
رخ ان کی طرف کر کے ٹریگر دبا دیا۔ نیم قوس میں فائرنگ ہوتے
ہی وہ چاروں اٹھتے ہوئے افراد گولیوں کی زد میں آ گئے اور چیختے
اور لٹوؤں کی طرح گھومتے ہوئے گرتے چلے گئے۔ ادھر فارم ہاؤس
سے دو افراد مشین گنیں لے کر باہر آئے ہی تھے کہ احمد علی نے لیٹے
لیٹے مشین گن کا رخ ان کی جانب کیا اور اس نے بھی ٹریگر دبا دیا۔
تڑتڑاہٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ ان دونوں افراد کی چیخیں بلند
ہوئیں اور وہ دونوں دروازے کے قریب ہی گر گئے۔



''چلو۔ سب اندر ہیں۔ ہم یہاں سے نکل سکتے ہیں۔ چلو جلدی
نکلو''...... یعقوب نے چیختے ہوئے کہا۔

''اس جیپ کے اگنیشن میں چابی لگی ہوئی ہے۔ آپ جیپ
اسٹارٹ کریں میں دروازے کی طرف مسلسل فائرنگ کرتا ہوں۔
انہیں باہر آنے کا موقع نہیں دوں گا''...... احمد علی نے کہا۔

''ٹھیک ہے''...... یعقوب نے کہا اور پھر وہ دروازے کی طرف
مسلسل فائرنگ کرتا ہوا جیپ کی طرف لپکا۔ وہ جانتا تھا کہ اس
عمارت کا داخلی اور خارجی راستہ ایک ہی ہے اس لئے اندر جانے
والے افراد کسی اور راستے سے باہر نہیں آئیں گے اس لئے وہ
دونوں اس دروازے کی طرف ہی فائرنگ کر رہے تھے۔ اندر سے
بھی فائرنگ ہو رہی تھی لیکن چونکہ وہ دروازے کے پیچھے تھے اس
لئے وہ اندازے سے ہی فائرنگ کر رہے تھے یہی وجہ تھی کہ وہ ان
کی فائرنگ سے بچے ہوئے تھے۔ جلد ہی یعقوب نے جیپ کی
ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی اور اس نے جیپ سٹارٹ کی اور اسے
تیزی سے ریورس کرتا ہوا احمد علی کے پاس لے آیا۔

''جلدی بیٹھو''...... یعقوب نے چیخ کر کہا اور ساتھ ہی اس نے
ایک ہاتھ سے مشین گن پکڑ کر دروازے کی طرف فائرنگ کرنی
شروع کر دی۔ احمد علی اچھلا اور فوراً جیپ کے عقبی حصے میں سوار ہو
گیا۔ وہ فوراً نیچے لیٹ گیا تھا اور اس نے مشین گن جیپ کے
کنارے پر رکھ دی اور دروازے کی طرف فائرنگ کرنے لگا۔

"باس۔ نکلیں یہاں سے"...... احمد علی نے چیختے ہوئے کہا تو یعقوب نے جیپ کو گیئر لگایا اور ایک جھٹکے سے آگے بڑھا دی لیکن اسی لمحے کوئی چیز دروازے سے نکل کر اُڑتی ہوئی آئی اور احمد علی کے قریب سیٹوں پر گر پڑی۔ احمد علی نے چونک کر دیکھا اور پھر یہ دیکھ کر اس کا رنگ یکلخت زرد ہو گیا کہ وہ ایک ہینڈ گرنیڈ تھا۔

"باس۔ بم"...... احمد علی نے چیختے کہا اور اٹھ کر جیپ سے باہر چھلانگ لگا دی۔ یعقوب نے بھی بم کا سنتے ہی جیپ کو بریک لگائی اور تیزی سے سائیڈ کی طرف کود پڑا۔ اسی لمحے ایک زور دار دھماکا ہوا اور جیپ کے پرخچے اُڑتے چلے گئے۔ یعقوب اور احمد علی کو یوں محسوس ہوا جیسے جیپ کے ساتھ ان کے بھی پرخچے اُڑ گئے ہوں۔ ان دونوں کے تمام احساسات ایک ساتھ ہی فنا ہوئے تھے۔ شاید ہمیشہ کے لئے۔



"ابھی کتنی دیر لگے گی"...... عمران نے ڈرائیور سے کہا۔

"پتہ نہیں۔ چیکنگ کے لئے طویل قطار لگی ہوئی ہے۔ ہماری باری آنے تک نجانے کتنا وقت لگ جائے"...... ڈرائیور نے جھلاہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

"کوئی اور راستہ نہیں ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"ہے تو سہی لیکن بہت طویل ہے"...... ڈرائیور نے جواب دیا۔

"پرواہ مت کرو۔ دوگنے پیسے لے لینا۔ اگر دوسرا کوئی راستہ ہے تو اس طرف سے چلو۔ میں تمہارا سارا نقصان پورا کر دوں گا"...... عمران نے کہا۔

"پھر بھی ہمیں یہاں رکنا تو پڑے گا ہی"...... ڈرائیور نے کہا۔

"اچھا یہ بتاؤ کہ یہاں آگے کوئی ریسٹورنٹ موجود ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"ہاں۔ آگے ایک چوراہا ہے۔ وہاں ایک ریسٹورنٹ ہے"......

ڈرائیور نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ پھر تم یہاں رکو۔ میں اور میری ساتھی بھوکے ہیں۔ ہم پیدل آگے چلے جاتے ہیں اور اس ریسٹورنٹ میں کچھ کھا پی لیتے ہیں۔ تم ٹیکسی لے کر وہیں آ جانا پھر ہم تمہارے ساتھ ہی جائیں گے۔ میں تمہیں ایڈوانس دے دیتا ہوں۔ یہ نہ سمجھنا کہ ہم ٹیکسی چھوڑ کر بھاگ گئے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ ایسی کوئی بات نہیں۔ آپ ایڈوانس اپنے پاس ہی رکھیں اور جا کر کھا پی لیں۔ میں یہاں سے نکلتے ہی وہاں پہنچ جاؤں گا"...... ٹیکسی ڈرائیور نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر اس نے سامان اٹھایا اور جولیا کو اشارہ کرتے ہوئے ٹیکسی سے نکل آیا۔ جولیا بھی اپنا تھیلا اٹھائے باہر آ گئی۔ عمران چونکہ سامان ساتھ لے جا رہا تھا اس لئے اس نے ڈرائیور کو ایک بڑا ڈالر دے دیا۔

"فی الحال اسے رکھو۔ باقی حساب بعد میں کر لیں گے"۔ عمران نے کہا اور ڈرائیور اسے روکتا ہی رہ گیا لیکن عمران اس کی بات سنے بغیر جولیا کو لئے آگے بڑھتا چلا گیا۔

"ابھی چیکنگ کرنے والوں کی ہم پر نظر نہیں پڑی ہے۔ ہم الگ الگ ہو کر آگے جائیں گے اور پھر چوراہے پر موجود اسی ریسٹورنٹ میں پہنچیں گے جس کے بارے میں ڈرائیور نے بتایا ہے"...... عمران نے جولیا سے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا



اور پھر وہ قطاروں میں کھڑی گاڑیوں کے ارد گرد سے ہوتے ہوئے سڑک کی مختلف سائیڈوں پر آئے اور پھر الگ ہو کر آگے بڑھنا شروع ہو گئے۔

چوراہا عبور کر کے وہ دونوں سامنے موجود ایک ریسٹورنٹ میں پہنچ گئے۔ انہوں نے کافی کا آرڈر دیا اور پھر وہ اطمینان سے کافی کے سپ لینے لگے۔ تقریباً ایک گھنٹے بعد ان کی ٹیکسی وہاں پہنچ گئی۔ وہ ریسٹورنٹ کے اندر کھڑکی کے پاس موجود میز پر بیٹھے تھے۔ اس لئے انہوں نے ٹیکسی آتے دیکھ لی تھی۔

"چلو"...... عمران نے کہا تو جولیا اٹھ کھڑی ہوئی۔ عمران نے ایک نوٹ میز پر رکھا اور پھر وہ دونوں ریسٹورنٹ سے نکل کر باہر آ گئے۔ انہیں باہر آتے دیکھ کر ٹیکسی ڈرائیور نے کھڑکی سے ہاتھ نکال کر انہیں اشارہ کیا تو وہ ٹیکسی کی طرف بڑھ گئے اور پھر وہ ایک بار پھر ٹیکسی میں بیٹھ گئے۔

"انتظار کرنے شکریہ صاحب"...... ٹیکسی ڈرائیور نے گاڑی آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔

"کوئی بات نہیں"...... عمران نے مسکرا کر کہا۔ ٹیکسی عمران کے بتائے ہوئے پتے کی جانب تیزی سے دوڑ رہی تھی۔ تین ٹیکسیاں بدل کر وہ منزل مقصود پر پہنچے تھے تیسری ٹیکسی سے اترنے کے بعد بھی انہوں نے دو فرلانگ کا فاصلہ پیدل ہی طے کیا تھا تب کہیں اس بنگلے تک پہنچے تھے جہاں ایک مقامی ایجنٹ رہتا تھا۔ بنگلے کا

دروازہ بند تھا اور گیٹ پر سوئی چی کلینک کے نیم پلیٹ لگی ہوئی تھی عمران نے کال بیل کا بٹن دبا دیا۔ چند لمحے بعد گیٹ کے عقب سے قدموں کی چاپ ابھری پھر گیٹ کا ذیلی دروازہ کھلا اور ایک چہرہ نظر آیا۔ یہ ایک خوبصورت لڑکی تھی۔

''ڈاکٹر صاحب سے ملنا ہے''...... عمران نے نرم لہجے میں کہا۔

''آپ نے ٹائم لیا ہوا ہے''......لڑکی نے پوچھا۔

''جی ہاں''......عمران نے کہا۔

''آئیں''......لڑکی نے کہا اور پیچھے ہٹ گئی پھر ان کے اندر داخل ہونے کے بعد اس نے دروازہ بند کیا اور وہ اس کی رہنمائی میں بنگلے میں داخل ہو گئے وہ انہیں ڈرائنگ روم میں لائی تھی۔

''یہاں بیٹھیں اور اپنا نام بتا دیں''......لڑکی نے کہا۔

''پرنس آف ڈھمپ''......عمران نے کہا۔

''پرنس آف ڈھمپ۔ یہ کیسا نام ہے''......لڑکی نے پوچھا۔

''یہ نام نہیں عہدہ ہے۔ میں ڈھمپ کا پرنس ہوں''......عمران نے کہا تو لڑکی اور زیادہ حیرت بھری نظروں سے اس کی طرف دیکھنے لگی۔ اس کے چہرے پر حیرت تھی کہ پرنس ایسے مقامی افراد جیسے ہوتے ہیں۔

''آپ کا کوئی نام تو ہو گا پرنس''......لڑکی نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

''پرنس کہہ دینا ہی کافی ہے۔ یہی ہمارا نام بھی ہے اور ہماری





حیثیت بھی''......عمران نے کہا تو لڑکی سر ہلا کر کمرے سے باہر چلی گئی۔

''یہ لڑکی شاید سیکرٹری ہے''......لڑکی کے باہر جانے کے بعد جولیا نے عمران سے کہا۔

''ممکن ہے۔ لیکن جب تک اس کی حیثیت ظاہر نہ ہو جائے تمہیں محتاط رہنا ہو گا جولیا''......عمران نے کہا۔

''مجھے محتاط رہنے کے لئے کہہ رہے ہو اور خود میرا نام لے رہے ہو۔ کیوں''......جولیا نے کہا اور اس کی بات سن کر عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

''کیا کروں۔ زبان قابو میں نہیں رہتی۔ پھسل گئی''......عمران نے مسکرا کر کہا۔

''تو اب اسے قابو میں رکھو''......جولیا نے کہا۔

''آج کے دور میں شادی کے بعد بیویاں ہی شوہروں کی زبانوں کو لگام ڈالتی ہیں''......عمران نے کہا۔

''کیا مطلب''......جولیا نے چونک کر کہا۔

''میرا مطلب ہے کہ نیا دور ہے اور نیا ہی زمانہ ہے۔ اس دور اور زمانے میں قابو میں کرنے کا کام بیگمات کرتی ہیں شوہر تو بس بے چارے ہی بن کر زندگیاں گزارتے ہیں''......عمران نے کہا تو جولیا اسے گھور کر رہ گئی۔ اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتی اسی لمحے وہ لڑکی دوبارہ وہاں آ گئی۔

''تشریف لائیں جناب''...... اس نے اس بار بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا تو عمران اثبات میں سر ہلا کر اٹھ کھڑا ہوا۔ جولیا بھی اٹھی اور پھر وہ دونوں اس لڑکی کے ساتھ چل پڑے۔ وہ اس کے ساتھ اسی راہداری کے تیسرے اور قیمتی فرنیچر سے آراستہ کمرے میں جا پہنچے۔ یہاں ایک چالیس پینتالیس سالہ آدمی ریوالونگ چیئر پر بیٹھا ہوا تھا اور اس کے منہ میں ایک سگار دبا ہوا تھا۔ اس کی آنکھوں پر نظر کا چشمہ تھا اور بظاہر وہ بھی تاباتی ہی دکھائی دے رہا تھا لیکن جولیا نے ایک نظر میں ہی پہچان لیا کہ وہ میک اپ میں ہے۔ وہ ویل چیئر پر ایسے انداز میں بیٹھا ہوا تھا جیسے وہ چلنے سے معذور ہو۔

''تشریف رکھیں جناب''...... ادھیڑ عمر آدمی نے عمران اور جولیا کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا تو عمران اور جولیا سامنے پڑی ہوئی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

''ساسی تم جاؤ اور جا کر ان کے لئے دو کپ کافی کے لے آؤ''...... ادھیڑ عمر آدمی نے اس لڑکی سے مخاطب ہو کر کہا جو انہیں ساتھ لائی تھی۔ اس نے اثبات میں سر ہلایا اور مڑ کر تیز تیز قدم اٹھاتی ہوئی بیرونی دروازے کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

''کوڈ''...... لڑکی کے باہر جاتے ہی ادھیڑ عمر آدمی نے عمران کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے دھیمی آواز میں کہا۔

''تابات مشن''...... عمران نے کہا تو ادھیڑ عمر آدمی کے چہرے



پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔

''مجھے سوئی چی کہتے ہیں''...... اس شخص نے مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

''تمہارا اصلی نام''...... عمران نے مصافحہ کرتے ہوئے کہا۔

''عبدالباسط''...... اس نے جواب دیا۔

''یہ لڑکی تمہاری سیکرٹری ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''نہیں۔ وہ میری بیوی ہے''...... سوئی چی نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا جبکہ جولیا اس کا جواب سن کر چونک پڑی تھی کیونکہ لڑکی کی عمر بیس بائیس سال سے زیادہ نہیں تھی، جبکہ سوئی چی چالیس پینتالیس سال کا نظر آ رہا تھا مگر جولیا نے اپنی حیرت کا اظہار نہیں کیا۔

''کیا وہ تمہارے راز سے آگاہ ہے''...... عمران نے پھر پوچھا۔

''جی ہاں پوری طرح۔ میں نے اسے اس سلسلے میں مکمل طور پر تربیت دے رکھی ہے''...... سوئی چی نے کہا۔

''تب تو لڑکی کو یہ بھی پتہ ہو گا کہ تم چالیس پینتالیس کے بوڑھے نہیں بلکہ چوبیس پچیس سال کے نوجوان ہو''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سوئی چی بے اختیار مسکرا دیا۔

''آپ کا تعارف ہو جاتا تو زیادہ اچھا تھا''...... سوئی چی نے کہا۔

''تمہیں چیف نے کیا اطلاع دی تھی''...... عمران نے پوچھا۔

''یہی کہ ایک عورت اور مرد یہاں آرہے ہیں مجھے ان سے پورا
پورا تعاون کرنا ہے اس سلسلے میں یہی کوڈ بتائے گئے تھے جو ہم اور
آپ نے ابھی ابھی دوہرا کر مکمل کئے ہیں''...... سوئی چی نے کہا۔
''ہونہہ۔ مجھے علی عمران کہتے ہیں''...... عمران نے سر ہلاتے
ہوئے کہا۔
''اوہ اوہ۔ علی عمران۔ کیا آپ واقعی علی عمران ہیں''...... سوئی
چی نے یکلخت اچھلتے ہوئے کہا۔ وہ ویل چیئر سے اچانک یوں اٹھ
کھڑا ہوا تھا جیسے عمران کا نام سنتے ہی اس کا معذور پن یکلخت ختم
ہو گیا ہو۔
''میرا نام سنتے ہی تم اپنے پیروں پر کھڑے ہو گئے ہو لگتا ہے
میرے نام کا شاک لگا ہے تمہیں''...... عمران نے کہا تو سوئی چی
بے اختیار ہنس پڑا۔
''اوہ نہیں۔ میں پہلے سے ہی ٹھیک ہوں۔ یہ سب تو محض
دکھاوے کے لئے تھا۔ آپ نہیں جانتے عمران صاحب کہ مجھے
آپ سے ملنے کا کتنا اشتیاق تھا۔ آج آپ میرے سامنے ہیں اور
مجھے اپنی آنکھوں پر یقین ہی نہیں آ رہا ہے۔ یقین کریں آپ کے
ساتھ کام کرنے کی مجھے بڑی تمنا تھی عمران صاحب''...... سوئی چن
نے دوبارہ عمران کا ہاتھ پکڑ کر گرمجوشی سے دباتے ہوئے کہا۔
''تمنا پوری ہوئی''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
''اب ہو جائے گی''...... پچھلی مرتبہ آپ نے مجھے ساتھ لینا تو





در کنار مجھ سے رابطہ تک قائم نہیں کیا تھا اور سارے کام کر کے آپ
واپس چلے گئے اور میں انتظار ہی کرتا رہا''...... سوئی چی نے جوشیلے
لہجے میں کہا۔
''انتظار ہی میں لطف ہے پیارے''...... عمران نے کہا وہ سمجھ گیا
تھا کہ سوئی چی کا اشارہ ٹاڈا والے مشن کی جانب ہے۔
''جی ہاں۔ آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں''...... سوئی چی نے کہا۔
''تمہاری بیوی کا نام کیا ہے۔ کیا وہ مقامی ہے''...... عمران نے
پوچھا۔
''اوہ نہیں۔ وہ صائمہ ہے۔ پاکیشیائی ہے۔ ہم دونوں یہاں
مقامی میک اپ میں رہتے ہیں''...... سوئی چی نے کہا۔
''یہ تم عبدالباسط سے ڈاکٹر سوئی چی کیسے بن گئے''...... عمران
نے سوئی چی کو دیکھتے ہوئے کہا۔
''ضرورت کے تحت''...... عبدالباسط نے مسکرا کر کہا تو عمران
نے سمجھ جانے والے انداز میں سر ہلا دیا۔
''اب میں تمہیں عبدالباسط کے نام سے پکاروں یا ڈاکٹر سوئی
چی''...... عمران نے کہا۔
''دونوں نام میرے ہی ہیں۔ آپ جس نام سے چاہیں پکار
سکتے ہیں''...... عبدالباسط نے کہا تو عمران ہنس پڑا۔
''تم ڈاکٹر بنے ہوئے ہو اور نام بھی سوئی چی رکھا ہے۔ مجھے
بچپن سے ہی سوئی لگانے سے ڈر لگتا۔ اب اگر میں بار بار تمہارا

سوئی چی نام لوں گا تو تم سمجھو گے کہ میں تمہیں سوئی لگانے کا کہہ رہا ہوں اس لئے بھائی میرے لئے تم عبدالباسط ہی ٹھیک ہو۔ سوئیاں دوسروں کو لگاتے رہنا''...... عمران نے مسکرا کر کہا تو عبدالباسط بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

''تم نے اس بنگلے میں ہی کلینک بنایا ہوا ہے۔ کیا مستقل یہیں رہتے ہو''...... عمران نے پوچھا۔

''نہیں۔ یہ بنگلہ محض کلینک کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ رہائش گاہ الگ ہے۔ بس ایک گھنٹے تک ہم یہاں سے نکل جائیں گے''...... عبدالباسط نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''یہاں پرانے اخبارات مل سکیں گے''...... عمران نے کہا۔

''جی ہاں۔ آپ برابر کے کمرے میں چلے جائیں وہاں گزشتہ سال بھر کے اخبارات کے فائل موجود ہیں آپ مطالعہ کرتے رہیں اس سے دو فائدے ہوں گے۔ پہلا یہ کہ سکون سے آپ مطالعہ کر سکیں گے اور دوسرے یہ کہ ہر آنے جانے والے کی نظروں میں نہیں آئیں گے''...... عبدالباسط نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ شہر کی ناکہ بندی اور برائٹ سن والوں کی کارکردگی کی رپورٹ حاصل کر سکتے ہو''...... عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''جی ہاں کیوں نہیں۔ ایک ایک منٹ کی خبریں مجھے مل رہی ہیں۔ ان لوگوں نے احمد علی اور یعقوب کو دو مختلف فارم ہاؤس سے



پکڑلیا ہے ان پر الزام ہے کہ وہ خود بھی غیر ملکی ایجنٹ ہیں اور انہوں نے دو دوسرے غیر ملکی ایجنٹوں کو دارالحکومت پہنچنے میں مدد دی ہے''...... عبدالباسط نے کہا۔

''انہیں کہاں رکھا گیا ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''سیکرٹ سروس ہیڈ کوارٹر میں وہیں ان سے پوچھ گچھ کی جا رہی ہے۔ غالباً وہ ہمارے ہی آدمی تھے اور انہیں شدید زخمی حالت میں گرفتار کیا گیا ہے۔ اطلاع کے مطابق انہوں نے برائٹ سن کے افراد پر فائرنگ کی تھی اور ان کی گرفت سے بچ نکلنے کی کوشش کی تھی لیکن اس سے پہلے کہ وہ ان کی جیپ لے کر فرار ہوتے ان افراد نے جیپ پر بم پھینک دیا تھا۔ بم پھٹنے سے پہلے ہی وہ دونوں جیپ سے کود گئے تھے لیکن گرتے گرتے وہ بھی دھماکے کی زد میں آ گئے تھے جس کے نتیجے میں وہ شدید زخمی ہو گئے۔ ان کا ہیڈ کوارٹر میں ہی علاج چل رہا ہے البتہ وہ کڑے پہرے میں ہیں۔ ان تک کسی کی رسائی ممکن نہیں ہے''...... عبدالباسط نے کہا۔

''بے فکر رہو۔ وہ زیادہ دن قید میں نہیں رہیں گے۔ چیف نے تمام انتظامات کر لئے ہوں گے۔ وہ جلد ہی برائٹ سن کی گرفت سے نکل آئیں گے''...... عمران نے کہا تو عبدالباسط نے سر ہلا دیا اس نے یہ نہیں پوچھا کہ چیف انہیں کیسے آزادی دلائے گا۔

''تم نے معلومات حاصل کر لی ہیں''...... عمران نے عبدالباسط سے پوچھا۔

"جی ہاں۔ زیادہ تو نہیں مگر تھوڑی بہت معلومات میں نے حاصل کی ہیں"...... عبدالباسط نے کہا۔

"تھوڑی بہت سے تمہاری کیا مراد ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"اس سلسلے میں بے حد سختی ہے کوئی بھی اس بارے میں بتانے کے لئے تیار نہیں ہوتا اس لئے بڑی مشکل سے تھوڑی بہت معلومات حاصل کرنے میں کامیاب ہو سکا ہوں"...... عبدالباسط نے کہا۔

"ہونہہ۔ بتاؤ کیا معلوم ہوا ہے"...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

"ابھی تک وہ لوگ کانفرنس کے لئے جگہ کا تعین نہیں کر سکے ہیں......" عبدالباسط نے کہا ہی تھا کہ قدموں کی چاپ سنائی دی اور صائمہ کمرے کے اندر داخل ہوئی اس کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات تھے۔

"کیا بات ہے"...... عبدالباسط نے پوچھا۔

"علاقہ انچارج آیا ہے"...... صائمہ نے کہا۔

"کیوں"...... عبدالباسط نے چونک کر پوچھا۔

"میں نے اس سے ابھی بات نہیں کی۔ گیٹ کے باہر اس کی گاڑی رکتے ہی میں بتانے کے لئے چلی آئی ہوں"...... صائمہ نے کہا۔

"کیا وہ اکیلا ہے یا اس کے ساتھ نفری بھی موجود ہے"۔ عبدالباسط نے پوچھا۔





"ابھی تو اکیلا ہی ہے۔ خود ہی گاڑی ڈرائیور کر کے لایا ہے"۔ صائمہ نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ جاؤ اور اسے یہاں لے آؤ لیکن تم اس سے کسی قسم کی کوئی بات مت کرنا"...... عبدالباسط نے کہا ہی تھا کہ گھنٹی کی تیز آواز ابھری اور وہ چونک پڑے۔

"ٹھیک ہے"...... صائمہ نے کہا اور کمرے سے نکلی چلی گئی۔

"ہم ساتھ والے کمرے میں چلے جاتے ہیں"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"میں یہی کہنے والا تھا"...... عبدالباسط نے کہا۔

"چلو جولیا"...... عمران نے کہا پھر کرسیوں سے اٹھ کر اس نے اپنی اور جولیا کی کرسی سیٹ کر کے رکھی اور برابر والے کمرے میں چلے آئے۔ عمران نے کمرے کا جائزہ لیا یہاں ایک کھڑکی عقبی رخ کھلتی ہوئی تھی اور وقت پڑنے پر وہ اس کھڑکی سے فرار ہو سکتے تھے۔ جائزہ مکمل کر کے وہ دروازے پر پردے کے پاس آ کھڑا ہوا تھا ادھر راہداری سے قدموں کی چاپ سنائی دے رہی تھی۔ پھر دروازے میں ایک پولیس انسپکٹر نظر آیا۔ اس نے عبدالباسط کو سلام کیا اور کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گیا۔ عمران کچھ دیر ان کی گفتگو سنتا رہا۔ انچارج کسی کیس کے سلسلے میں آیا تھا۔ وہ گفتگو کرتے رہے اور عمران چوکنا کھڑا رہا ان کے جاتے ہی وہ عبدالباسط والے کمرے میں چلے آئے تھے۔

''وہ ایک کیس کے سلسلے میں آیا تھا''...... عمران کو دیکھتے ہی عبدالباسط نے کہا۔

''میں نے ساری گفتگو سنی ہے''...... عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''کافی''...... اچانک صائمہ کی آواز سنائی دی عمران نے مڑ کر دیکھا وہ چائے کی ٹرالی دھکیلتی ہوئی ان کے قریب آگئی تھی۔ انہوں نے اطمینان سے کافی پی اور پھر وہ ایک گھنٹہ ادھر ادھر کی باتوں میں مصروف ہو گئے۔ عمران نے اسے مزید تفصیلات بتانے سے خود ہی روک دیا تھا۔ اس نے کہا تھا کہ وہ رہائش گاہ میں چل کر اطمینان سے ڈسکس کریں گے۔

رہائش گاہ میں وہ ایک ساتھ ہی روانہ ہوئے تھے۔ رہائش گاہ نئی اور جدید تھی۔ صائمہ نے ایک ریسٹورنٹ سے کھانا منگوا لیا۔ انہوں نے اطمینان سے کھانا کھایا اور پھر کافی کا دور چلا۔ پھر عمران اور جولیا عبدالباسط کے ساتھ سٹنگ روم میں آ گئے۔ صائمہ اپنے دوسرے کاموں میں مصروف ہوگئی۔

''ہاں اب شروع ہو جاؤ''...... عمران نے آرام سے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

''میں بتا رہا تھا کہ وہ لوگ ابھی تک کانفرنس کی جگہ طے نہیں کر سکے ہیں''...... عبدالباسط نے بتایا۔

''طے نہیں کر سکے یا اس کا اعلان نہیں کیا''...... عمران نے کہا۔



''ایک ہی بات ہے۔ بہرحال اس کانفرنس کے لئے تین جگہوں کا نام خصوصی طور پر لیا جا رہا ہے''...... عبدالباسط نے کہا۔

''کون کون سی جگہیں ہیں وہ''...... عمران نے پوچھا۔

''ان کے نام بلیک اسٹون ہاؤس، اسکاٹ ٹیمپل اور ریڈ سرکل ہاؤس ہیں''...... عبدالباسط نے کہا۔

''تمہارے خیال میں ان میں سے کس پوائنٹ پر کانفرنس ہونے کا امکان زیادہ ہے''...... عمران نے کہا۔

''بلیک اسٹون ہاؤس''...... عبدالباسط نے بتایا۔

''یہ عمارت غالباً گولڈن ٹیمپل بھی کہلاتی تھی''...... عمران نے کہا۔

''ہاں مگر اب خالی پڑی ہے البتہ وزارت خارجہ کی ایک برانچ وہاں ایک کمرے میں کام کرتی ہے''...... عبدالباسط نے کہا۔

''ہونہہ۔ بقیہ دو جگہوں کی تفصیل بتا دو کہ ان کی کیا اہمیت ہے''...... عمران نے سر ہلاتے ہوئے پوچھا۔

''اسکاٹ ٹیمپل ایک چھ منزلہ عمارت ہے پہلے یہاں بھی ٹیمپل ہوا کرتا تھا لیکن اسے ختم کر دیا گیا ہے اور اب اسے گیسٹ ہاؤس بنا دیا گیا ہے اور یہاں آنے والے اہم ترین مہمان اسی میں ٹھہرائے جاتے ہیں''...... عبدالباسط نے کہا۔

''آگے بولو''...... عمران نے کہا۔

''ریڈ سرکل ہاؤس دو منزلہ عمارت ہے ساحل سمندر سے دو سو

فاصلے پر اسے سرخ پتھروں سے تعمیر کیا گیا ہے کبھی کبھار صدر یا وزیراعظم غیر ملکی مہمانوں کو تفریح کرانے کے لئے وہاں چلے جاتے ہیں ویسے وہاں خاص قسم کی سرکاری پارٹیاں بھی ہوتی رہتی ہیں''...... عبدالباسط نے کہا۔

''ہونہہ۔ ان کا انتظام کس کے ذمے ہے مطلب تینوں جگہوں سے ہے''...... عمران نے کہا۔

''یہاں سرکاری طور پر کوئی ایجنسی موجود نہیں ہے۔ ان تینوں جگہوں پر برائٹ سن کا ہی کنٹرول ہے۔ یہاں تین الگ الگ گروپس ہیں جو ان تین جگہوں کی حفاظت پر مامور ہیں اور میری معلومات کے مطابق یہ تینوں جگہیں مکمل طور پر برائٹ سن کے ہی قبضے میں ہیں''...... عبدالباسط نے کہا۔

''ان تینوں میں سے سب سے زیادہ کہاں کی نگرانی اور حفاظت کی جاتی ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''بلیک اسٹون ہاؤس کی دوسرے نمبر پر اسکاٹ ٹیمپل ہے''۔ عبدالباسط نے کہا۔

''اور ریڈ سرکل ہاؤس''...... عمران نے پوچھا۔

''وہاں دو چوکیدار اور صفائی کے عملے کے علاوہ اور کوئی نہیں ہوتا وہی سب کچھ کرتے ہیں''...... عبدالباسط نے بتایا۔

''اس کا مطلب یہ ہوا کہ گولڈن ٹیمپل میں ہی کانفرنس ہونے کے امکانات ہیں''...... عمران نے کہا۔





''جس انداز میں وہاں کی حفاظت کی جا رہی ہے مجھے بھی یہی لگتا ہے کہ کانفرنس اسی مقام پر ہو گی''...... عبدالباسط نے کہا۔

''ان تین کے علاوہ اور کوئی جگہ''...... عمران نے پوچھا۔

''میرے علم میں نہیں ہے ویسے ممکن ہے کہ ہو''...... عبدالباسط نے کہا۔

''کیا مطلب''...... عمران نے پوچھا۔

''میری معلومات کے مطابق ان تینوں جگہوں کے علاوہ کہیں اور کانفرنس ہونے کا امکان ایک فیصد بھی نہیں ہے''...... عبدالباسط نے کہا۔

''برائٹ سن کا کون سا گروپ کس جگہ تعینات ہیں''...... عمران نے پوچھا۔

''بلیک سٹون ہاؤس کی حفاظت کی ذمہ داری بلیک گروپ کی ہے۔ اسکاٹ ٹیمپل کی حفاظت گرین گروپ کرتا ہے اور تیسرے ریڈ سرکل ہاؤس کی حفاظت کے لئے ریڈ گروپ موجود ہے''۔ عبدالباسط نے جواب دیا۔

''کیا کانفرنس میں تاباتی اعلیٰ حکام کی شرکت کا بھی امکان ہے یا اعلیٰ حکام سے چھپا کر اس کانفرنس کا اہتمام کیا گیا ہے''۔ عمران نے پوچھا۔

''ابھی تک تو ایسی کوئی بات سامنے نہیں آئی ہے کہ اعلیٰ حکام کو اس کانفرنس کا علم ہو۔ البتہ تین ممالک کے خفیہ معاہدے کی

اطلاعات ہیں کہ اسرائیل، کافرستان اور روسیاہ اپنے ممالک کے لئے اہم کانفرنس ارینج کر رہے ہیں جو قطعی غیر سرکاری اور تابات سے متعلقہ ہے۔ تینوں ممالک کے تین بڑے اور ان کے ہمراہ خصوصی وفد شامل ہیں جو اپنے ممالک کی نمائندگی کریں گے اور یہ کانفرنس ان ممالک کے لئے انتہائی اہمیت کی حامل ہے اس لئے وہ خفیہ طور پر اس کانفرنس کا ارینج کر رہے ہیں۔ اس کانفرنس کو غیر ملکی دشمن سبوتاژ کرنے کی کوشش کر سکتے ہیں اس لئے اسے خفیہ رکھا گیا ہے۔ تاباتی حکام نے کانفرنس کی حفاظت کی ذمہ داری لینے کی بات کی تھی لیکن تینوں ممالک نے منع کر دیا تھا اور کہا تھا کہ وہ اس کانفرنس اور کانفرنس پوائنٹ کی حفاظت خود کر لیں گے البتہ کچھ عرصہ کے لئے اگر تمام سرحدی علاقے بند کر دیئے جائیں تو اس سے تابات کو تینوں ممالک خاطر خواہ مفاد دیں گے جس پر تاباتی حکومت نے یہ بات منظور کر لی تھی اور راستے بند کر دیئے ہیں تا کہ کوئی غیر ملکی ایجنٹ نہ پہنچ سکے''...... عبدالباسط نے جواب دیا۔

''ہونہہ۔ راستے کب سے بند کئے جانے والے ہیں اور اس کا اعلان کون کرے گا''...... عمران نے پوچھا۔

''وزارت داخلہ اعلان کرے گی۔ اور آج کی تازہ اطلاع کے مطابق یہ اعلان آج ہی رات متوقع ہے''...... عبدالباسط نے کہا۔

''اس کی وجہ۔ انہیں تو کانفرنس سے پانچ روز پہلے یہ اعلان کرنا ہے پہلے کیوں کیا جا رہا ہے''...... عمران نے پوچھا۔



''آپ دونوں کی وجہ سے''...... عبدالباسط نے کہا۔

''کیا مطلب''...... عمران نے مسکرا کر پوچھا۔

''آپ دونوں کی یہاں آمد کے بعد یہ بات اعلیٰ حکام نے کہی ہے کہ سرحدیں فوری طور پر بند کر دی جائیں تا کہ مزید غیر ملکی ایجنٹ ملک میں داخل نہ ہو سکیں''...... عبدالباسط نے کہا۔

''اسی لئے کرمنل پارٹیوں کے ساتھ پولیس بھی ہماری تلاش میں لگی ہوئی ہے''...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

''جی ہاں۔ آپ دونوں کے بارے میں کہا جا رہا ہے کہ آپ کا تعلق شر پسند عناصر سے ہے جو اس کانفرنس کو سبوتاژ کرنے کے ساتھ ساتھ تابات کے امن کو بھی نقصان پہنچا سکتا ہے اور اس کانفرنس کو روکنے کے لئے تابات میں دہشت پھیلا کر ہر طرف خوف و ہراس پھیلانے کی کوشش کر سکتے ہیں۔ اس سلسلے میں چند خفیہ ایجنسیاں درپردہ کام کر رہی ہیں لیکن ان علاقوں کی چیکنگ کی ذمہ داری پولیس پر ڈال دی گئی ہے۔ شہر بھر میں آپ کی تلاش جاری ہے اور بڑی سختی برتی جا رہی ہے''...... عبدالباسط نے کہا۔

''پرواہ مت کرو۔ ہاں یہ بتاؤ کہ روسیاہ اور اسرائیلی مہمانوں میں سے کوئی آیا یا نہیں''...... عمران نے کہا۔

''آج ہی رات دونوں ملکوں کے اہم افراد یہاں پہنچنے والے ہیں اسی لئے تو سیکرٹری داخلہ نے آج ہی سرحدیں بند کرنے کے لئے اپنی رپورٹ میں کہا ہے''...... عبدالباسط نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب یہ معلوم کرو کہ ان مہمانوں کو کہاں کہاں ٹھہرایا جائے گا"...... عمران نے کہا۔

"وہ میں معلوم کر لوں گا"...... عبدالباسط نے کہا۔

"اور یہ بھی معلوم ہونا چاہئے کہ آنے والے کتنے کتنے افراد ہیں اور کس عہدے اور کس محکمے سے ان کا تعلق ہے"...... عمران نے کہا۔

"اس کے لئے بھی کوشش کروں گا"...... عبدالباسط نے کہا۔

"کوشش کروں گا سے کیا مراد ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"ان کی آمد کو صیغہ راز میں رکھا جائے گا اور سخت ترین سیکورٹی میں انہیں ائیر پورٹ سے رہائشی جگہ تک لے جایا جائے گا اور ان کی آمد کے وقت ائیر پورٹ پر کوئی غیر متعلق آدمی نہیں ہو گا اس لئے مشکل تو ہو گی اور وقت بھی لگے گا"...... عبدالباسط نے کہا۔

"بس یہی موقع ہو گا معلومات حاصل کرنے کا بلکہ ان کی تصویریں بھی لینے کا"...... عمران نے سر ہلا کر کہا۔

"وہ کیسے"...... عبدالباسط نے پوچھا۔

"ائیر پورٹ پر ہی تمہارے آدمی کو کسی بھی بھیس میں موجود ہونا چاہئے۔ ظاہر ہے جب اعلیٰ حکام مہمانوں کو رسیو کریں گے تو نظروں میں تو آئیں گے ہی"...... عمران نے کہا۔

"میں آپ کا مطلب سمجھ گیا۔ یقیناً مہمانوں کے اترنے اور ائیر پورٹ سے باہر آنے کے دوران ان کی تصویریں لی جا سکتی ہیں اور





پوری تفصیلات حاصل کی جا سکتی ہیں"...... عبدالباسط نے عمران کی بات کاٹ کر کہا۔

"ہاں۔ اس لئے ابھی سے اس کا انتظام شروع کر دو"۔ عمران نے کہا۔

"یقیناً ابھی سے کام شروع کرنا ہو گا۔ تب ہی کامیابی ہو سکے گی ورنہ عین ٹائم پر کچھ نہیں ہو سکے گا"...... عبدالباسط نے کہا۔

"ایک کام کی بات رہ گئی"...... عمران نے کہا۔

"وہ کیا"...... عبدالباسط نے پوچھا۔

"وہ سول ائیر پورٹ پر اتریں گے یا فوجی اڈے پر"...... عمران نے پوچھا۔

"سول ائیر پورٹ پر"...... عبدالباسط نے کہا۔

"تمہیں یقین ہے کہ وہ سول ائیر پورٹ پر اتریں گے"۔ عمران نے پوچھا۔

"ہاں کیونکہ آج ہی وہاں کا سارا سیکورٹی اسٹاف بدل ڈالا گیا ہے ایک بجے تک جو لوگ وہاں ڈیوٹی پر تھے اب ان میں سے ایک بھی وہاں نہیں ملے گا"...... عبدالباسط نے کہا۔

"گڈ"...... عمران نے کہا۔

"اسی لئے مجھے اپنا ایک آدمی ان میں شامل کرنے میں زیادہ دشواری نہیں ہو گی کیونکہ سب ہی نئے چہرے ہوں گے اور وہ کسی اجنبی چہرے پر شک نہیں کر سکیں گے"...... عبدالباسط نے کہا۔

''ٹھیک ہے''...... عمران نے کہا اور کچھ سوچنے لگا۔

''آپ کام کب سے شروع کریں گے''...... عبدالباسط نے پوچھا۔

''کانفرنس والے دن سے۔ کیوں''...... عمران نے چونک کر کہا۔

''بس یونہی پوچھ لیا تھا''...... عبدالباسط نے کہا۔

''ہونہہ''...... عمران نے کہا اور پھر وہ ادھر ادھر کی گفتگو کرنے لگے۔ جولیا نے ابھی تک ایک لفظ بھی نہیں کہا تھا وہ خاموشی سے ان کی گفتگو سنتی رہی تھی۔

''ہمارے لئے کاغذات کا کیا کیا ہے''...... کھانے کے دوران عمران نے عبدالباسط سے پوچھا۔

''وہ تیار ہیں''...... عبدالباسط نے کہا۔

''بغیر تصویروں کے''...... عمران نے پوچھا۔

''صرف تصویریں لگانی باقی ہیں۔ بقیہ ساری کارروائی مکمل ہے اور ابھی آپ کی تصویریں لے لی جائیں گی تو یہ کمی بھی پوری ہو جائے گی اور کاغذات مکمل صورت میں آپ کو مل جائیں گے''۔ عبدالباسط نے کہا۔

''ٹھیک ہے''...... عمران نے سر ہلا دیا۔

''آپ موجودہ میک اپ ہی میں رہیں گے یا دوسرا میک اپ کریں گے تاکہ اسی میک اپ کی تصویریں کاغذات پر لگائی جا سکیں





اور آپ آزادی سے گھوم پھر سکیں''...... عبدالباسط نے پوچھا۔

''میک اپ تو بدلنا ہوگا۔ ہاں تم نے کن ناموں سے کاغذات مکمل کروائے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''آپ کا نام ابارگی ہے اور ان کا نام مادام ساگی۔ اچھی طرح سے ذہن نشین کر لیں''...... عبدالباسط نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ ہمیں اسی قسم کے میک اپ کرنا ہوگا تاکہ ان ناموں پر چل جائے اور کوئی شک نہ کر سکے''...... عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ یہاں ایک میک اپ روم بھی موجود ہے۔ بلکہ اسے آپریشن روم کہیں تو زیادہ بہتر ہوگا''...... عبدالباسط نے کہا۔

''کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں''...... عمران نے کہا۔

''سمجھنے کے لئے اسی کمرے میں چلنا ہوگا''...... عبدالباسط نے کہا اور وہ اٹھ کھڑے ہوئے آپریشن روم میں پہنچ کر عمران چاروں طرف دیکھنے لگا بظاہر اس کمرے میں صوفے اور الماری کے علاوہ کچھ بھی نہیں تھا۔

''یہ دیکھیں''...... عبدالباسط نے کہا اور سوئچ بورڈ کا ایک سوئچ دبا دیا۔ فوراً کونے میں ایک خلاء نمودار ہوا اور وہ اسی طرف بڑھتے چلے گئے۔ اس خلا میں نیچے جانے کے لئے سیڑھیاں بنی ہوئی تھیں۔ وہ سیڑھیاں اتر کر نیچے پہنچے یہاں کمرے میں چاروں طرف دیواروں کے ساتھ الماریاں نصب تھیں اور ان میں سے بیشتر الماریوں میں مختلف قسم کا جدید اسلحہ بھرا ہوا تھا۔ دو الماریاں ایسی

تھیں جن میں مختلف قسم کے کیمرے اور ٹرانسمیٹر رکھے ہوئے تھے ایک طرف ڈریسنگ ٹیبل رکھی تھی جس کے برابر والی الماری میں میک اپ کا ہر قسم کا سامان بھرا ہوا تھا۔ اسی کے برابر والی دوسری الماری کپڑوں سے بھری ہوئی تھی اس میں ہر قسم کے ملبوسات تھے۔

"اسے تم آپریشن روم کہتے ہو"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ کیا یہ غلط ہے"...... عبدالباسط نے کہا۔

"نہیں۔ چلو بیٹھو میں تمہارا میک اپ شروع کر دوں"...... عمران نے کچھ سوچ کر پہلے عبدالباسط کو پھر جولیا سے کہا۔

"اوکے۔ آپ میک اپ کریں میں اس دوران ضروری معلومات حاصل کرتا ہوں تاکہ حالات سے باخبر رہا جا سکے"۔ عبدالباسط نے کہا۔

"ٹھیک ہے جاؤ"...... عمران نے کہا اور عبدالباسط، صائمہ کے ساتھ سیڑھیاں چڑھ کر نظروں سے اوجھل ہو گیا اور تہہ خانے کا راستہ بند ہو گیا۔ عمران اس الماری کا جائزہ لینے لگا جس میں میک اپ کا سامان رکھا ہوا تھا پھر اس نے کئی قسم کے لوشن اور کریمیں نکال کر میز پر رکھ دیں۔

"کیسا میک اپ کرو گے"...... جولیا نے پوچھا۔

"تمہیں ایک مقامی عورت بنانا پڑے گا"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... جولیا نے کہا۔

"چلو کرسی پر بیٹھو"...... عمران نے کہا تو جولیا کرسی پر بیٹھ گئی



عمران نے ایک لوشن پیالی میں نکالا اور اس کو روئی کے ذریعے جولیا کے ماتھے سے گردن کے نچلے حصے تک ملنے لگا ایک کے بعد دوسرا لوشن وہ استعمال کرتا رہا چہرے اور گردن کے علاوہ وہ شانے اور اس کے ہاتھوں پر بھی لوشن لگا رہا تھا بیس منٹ بعد جولیا کے چہرے اور ہاتھوں کی کھال کی رنگت مقامی عورتوں جیسی ہو گئی تھی۔ کھال کی رنگت سے نمٹ کر وہ جولیا کے چہرے کی مرمت کرنے لگا اب وہ پلاسٹک میک اپ سے اس کے خدوخال تبدیل کر رہا تھا۔ ایک گھنٹے بعد جب جولیا کرسی سے اٹھی تو اس کی حالت ہی بدل گئی تھی۔ اب اسے دیکھنے والا یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ وہ سوئیس ہے اس میں اور مقامی عورتوں میں کوئی فرق نہیں تھا لیکن اس میک اپ میں جولیا کا چہرہ بے حد پرکشش تھا۔

"اب اپنے پیروں پر گھٹنوں تک باری باری ان لوشنوں کو لگالو تاکہ تمہاری ٹانگیں بھی چہرے اور ہاتھوں کی رنگت اختیار کر لیں اور اس بات کا خدشہ نہ رہے کہ تمہاری سفید رنگت نظر آ جائے گی"...... عمران نے لوشنوں کی پیالیوں کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"مگر مجھے گردن سے نیچے تک بھی یہی لوشن لگانے پڑیں گے تاکہ گردن سے نیچے کی رنگت بھی میچ ہو جائے"...... جولیا نے کہا۔

"ٹھیک ہے تم لوشن لگاؤ اتنے میں میں اپنے چہرے کی مرمت کر لیتا ہوں تاکہ وقت ضائع نہ ہو"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... جولیا نے کہا اور کرسی سے اتر کر اسٹول پر جا بیٹھی۔ عمران چہرے کی مرمت میں مصروف ہو گیا تھا وہ اپنے چہرے پر ایک بارعب آدمی کا میک اپ کر رہا تھا پھر اس کے چہرے سے سنگدلی اور خونخواری جھلکنے لگی تھی۔ تھوڑی دیر کے بعد اس نے میک اپ کا آخری ٹچ دیا۔

"کیسا میک اپ ہے"...... عمران نے جولیا سے پوچھا۔

"ونڈرفل"...... جولیا نے کہا۔

"ارے باپ رے۔ یہ تھوڑی کہا تھا کہ تم مجھے زخمی کرنے کے بجائے جان سے مار ڈالنے کی کوشش کرو"...... عمران نے گڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب"...... جولیا نے چونک کر کہا۔

"مطلب یہ کہ نینوں کے تیر چلاؤ ضرور مگر اس پر جو گھائل ہو سکے"...... عمران نے کہا تو جولیا مسکرا کر رہ گئی۔

حصہ اول ختم شد

عمران سیریز میں ایک انتہائی ہنگامہ آراء اور تہلکہ خیز ناول

مکمل ناول

مصنف
ظہیر احمد

# جاسوس خانساماں

- جاسوس خانساماں۔ آپ کا چہیتا سلیمان جو جاسوس بن گیا تھا۔
- جاسوس خانساماں۔ جسے جاسوس بننے میں عمران اور اس کے شاگرد ٹائیگر کی بھرپور مدد حاصل تھی۔
- ڈائمنڈ لائٹ۔ ایک ایسا خطرناک نشہ جسے چھتیس گھنٹوں تک نہ لینے والا بھیانک موت ریڈ ڈیتھ کا شکار بن جاتا تھا۔
- ڈائمنڈ لائٹ۔ جسے عام لوگوں تک پہنچانے کے لئے اس دور کا جدید شیشہ استعمال کرایا جا رہا تھا۔
- وہ لمحہ۔ جب سلیمان کے سامنے ایک نوجوان ریڈ ڈیتھ کا شکار ہو گیا۔ اور سلیمان اسے موت کے منہ سے نہ بچا سکا۔
- وائٹ سٹار ایجنسی۔ جو پاکیشیا میں ایک ہولناک مشن لائی تھی۔
- سلیمان۔ جسے الیکٹرک چیئر پر بٹھا کر چیئر میں کرنٹ دوڑا دیا گیا۔ کیا سلیمان واقعی ہلاک ہو گیا تھا؟
- وائٹ سٹار ایجنسی۔ جس کے دو ایجنٹوں نے عمران، جولیا اور صفدر کی موجودگی میں خود کو ہلاک کر لیا۔ کیوں؟
- وائٹ سٹار ایجنسی۔ جس کے چیف نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو حتمی طور پر ہلاک کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ اور پھر؟

ایک طرف سلیمان ڈائمنڈ لائٹ سینڈیکیٹ سے برسر پیکار تھا تو دوسری طرف عمران اور اس کے ساتھی وائٹ ایجنسی کے ساتھ پاکیشیا کی بقاء کے لئے جنگ لڑ رہے تھے۔ **جیت کس کی ہوئی** ......؟